ملفوظات

و

احوال و آثار

حضرت قطب جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

ذخیرہ
تحقیقی مرکز اکیڈمی

ملہمات

بشمول

احوال و آثار

حضرت قطب جمال الدین احمد بانسوی علیہ الرحمۃ

ترتیب و تالیف

سردار علی احمد خان

ناشرین

انجمن فلاح و بہبود زائرین پاکستان

۱۷۔ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور ۸

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

تعداد ایک ہزار

طابع : اشرف پرنٹنگ پریس۔ ایبک روڈ۔ لاہور

کتابت : محمد زاہد

جدید سن اشاعت ۱۹۸۵

Marfat.com

فہرست

۱۔ تعارف از حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ

۲۔ حمد باری تعالےٰ۔ از حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ

۳۔ نعت رسول مقبولؐ۔ از حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ

۴۔ منقبت حضرت امام اعظم ابوحنیفہؓ از حضرت قطب جمال ہانسویؒ

۵۔ منقبت در شان حضرت قطب جمال ہانسویؒ۔ از آرزو سہارنپوری

۶۔ احوال و آثار حضرت قطب جمال ہانسویؒ۔ از سردار علی احمد خاں

۷۔ تذکرہ خواجگان سلسلۂ چشتیہ جمالیہ، از سردار علی احمد خاں

۸۔ شہر ہانسی کا تاریخی تذکرہ۔ مرتبہ۔ سردار علی احمد خاں

۹۔ منظوم شجرہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ جمالیہ

۱۰۔ شجرہ خاندان حضرت قطب جمال ہانسویؒ

۱۱۔ جمال الدین احمد ہانسویؒ الخطیب مقالہ از پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب

۱۲۔ ملہمات عربی من تصنیف حضرت قطب جمال ہانسویؒ بمعہ فارسی و اردو تراجم

۱۳۔ انگریزی ترجمہ ملہمات۔ از سردار علی احمد خاں

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ سے دور کی نسبتِ غلامی اس دنیا کی سروریوں پر غایت درجہ فضیلت رکھتی ہے اور ان سے اقرب نسبت رکھنے والوں پر لاتعداد تاج شاہی ان کے قدموں کی خاک بننے کے آرزومند رہے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ ان کے در کی حاضری کو فخر و مباہات قرار دیتے رہے ہیں۔

حضرت خواجہ قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ کا سب سے بڑا کمال، سب سے بڑی عظمت اور سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ شیخِ بحر و بر حضرت گنج شکرؒ کے محبوب اور اجل خلفاء کرام میں سے ہیں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی دہلویؒ سے سلسلہ نظامیہ، حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر کلیریؒ سے سلسلہ صابریہ اور حضرت شیخ قطب جمال ہانسویؒ سے سلسلہ جمالیہ جاری ہوا۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ) ان سلاسل روحانی کے بزرگوں سے کروڑوں طالبانِ حق فیضیاب ہو کر مدارج علیا پر فائز ہوئے اور ہنوز سلسلۂ فیض جاری و ساری ہے

حضرت خواجہ قطب جمال ہانسویؒ حضرت خواجہ گنج شکر کا جمال ہیں

Marfat.com

اس جمال گنج شکر نے جہاں اپنی روحانی توجہات سے لاتعداد تشنگانِ علوم معرفت کی تشنگی کو دور کیا اور ہزاروں کو منزلِ مقصود پر پہنچایا وہاں بعد میں آنے والے صوفیا صافیہ کی رہنمائی کے لئے "ملہمات" کے نام سے عربی میں ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ یہ رسالہ فیض قبالہ نقل در نقل ہو اہل دل حضرات کے کتب خانوں کی زینت بنتا رہا۔ یہ رسالہ پہلی بار ۱۸۸۹ء میں فارسی اور اردو ترجمہ کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہوا تھا جو قلیل عرصہ میں "النادر کالمعدوم" کے مصداق ہو گیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے کچھ عرصہ بعد بیرسٹر عبدالشکور السلام صاحب (اولاد حضرت خواجہ قطب جمال) کی کاوش سے رسالہ ملہمات دوسری بار منظر عام پر آیا اور اب تیسری بار دودمانِ جمالیہ کے معارف پرور اور علم نواز فرد جناب جسٹس عبدالشکور السلام اور ہمارے فاضل محترم سردار علی احمد خان کی مساعی سے بعد انگریزی ترجمہ اور حالاتِ بابرکات حضرت قطب جمال اور تذکرہ خلفاء آں حضرت اور دیگر کئی اضافوں کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

انگلش ترجمہ اور حالات حضرت مصنف علیہ الرحمۃ جناب فاضل محترم سردار علی احمد خان کی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ سردار صاحب مدظلہ مختلف زبانوں کے ماہر ہیں اور ان کی انگریزی کو تو حلقۂ ادبا میں بہت زیادہ سراہا جاتا ہے جناب سردار صاحب کا علمی اور ادبی ذوق نہایت شستہ ہے موصوف انگریزی اور اردو زبانوں میں کتابیں تصنیف کرنے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ اور معلومات

Marfat.com

افزا مضامین و مقالات بھی لکھتے رہتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک ان کی زندگی کا حسین ترین پہلو یہ ہے کہ وہ شیخ الاولیا حضور داتا گنج بخش رضؓ کے عاشق صادق ہیں۔ روزانہ کی حاضری ان کا معمول ہے۔ آپ تمام سلاسل کے صوفیہ کرام کا تہہ دل سے احترام کرتے ہیں اور ان کے مزارات سے کسب فیض ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ سردار علی احمد خان کے علمی کارناموں کا تعارف اس مختصر تحریر کے ذریعہ نہیں کرایا جا سکتا۔ ان کی چند ایک تصانیف کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ سفرنامہ حج (اردو) ۲۔ دی نقشبندیز (انگریزی) ۳۔ شہزادی جہاں آرا بیگم کے رسالہ "صاحبیہ" کا انگریزی ترجمہ بمع حالاتِ زندگی۔ ۴۔ حضرت برہان الدین غریب نواز علیہ الرحمۃ کے ملفوظات کا انگریزی ترجمہ ۵۔ نغمۂ بلبل (سروجنی نائیڈو کی نظموں کا منظوم اردو ترجمہ) ۶۔ برصغیر کے دبستان مصوری (اردو)

سردار صاحب کا شعری ذوق بھی بڑا بلند ہے آپ اردو، انگریزی اور فارسی میں لکھتے ہیں۔ ان کے کلام کا غالب نعت و منقبت پر مشتمل ہے۔

"ملہمات" کا پیش نظر ایڈیشن انجمن فلاح و بہبود زائرین پاکستان لاہور کی طرف سے طبع و شائع ہوا ہے۔ انجمن کے جملہ اراکین ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جناب جسٹس عبدالشکور السلام نے کتاب کا پیش لفظ تحریر کر کے حق فرزندی ادا کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الخیر

خاک راہِ دردمنداں

(حکیم) محمد موسیٰ عفی عنہ ——— لاہور

۶۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

Marfat.com

ذخیرہ

حمد باری تعالےٰ

حمدے کہ ہمچو بحر کرم بے کراں بود — حمدے کہ شکر نعمت ہر دو جہاں بود
حمدے کہ چوں ز حیطۂ جاں سر بُروں کشد — ہر تار موے بر تن ازاں صد زباں بود
حمدے کہ چوں زباں دہدش نور رابیں — تحسیں قدسیاں ہمہ نعم البیاں بود
بادا نثار یار کہ قدوس و کبریا — کاں مقصد مجاہدۂ قدسیاں بود
وآں را کہ دیدہ بر تو بود ز آتش درون — چوں ابر بر بساطِ جہاں درفشاں بود
در محنت فراق چو دل می رود ز دست — در لذّت وصال بہ بیں تا چہ ساں بود
ہر مرہمے ز غیر تو دل جراحت است — زخمے کہ از تو میرسد آرام جاں بود

ترا باشد سزا عزو خدائی — تو داری مُلک و باد شاہی
دہندہ برگ گل از باد و خاکے — لبنگ اندر نہندہ تا رہائی
توئی فردِ قدیر و حیّ و قیّوم — توئی بے شبہ و بے چون و چرائی
نہ جنبان و نہ ساکن بر زمینے — نہ اورنگ و معلّق در ہوائی
مقدس از زن و فرزند نسلے — منزّہ از خور و خواب و ز جائی
منم امیدوار وصلت تو — مبادا کز توم باشد جدائی
برائے لقمۂ جاں بادشاہا — بکویت می کنم دائم گدائی

مکن بیگانہ احمدؒ را چو ہم تو
بخود دادی مرا او را آشنائی

Marfat.com

نعت

وائے سیدِ نیکو شیم، وائے خواجۂ عالی ہمم — وائے پیشوائے محتشم وائے مقتدائے محترم
اسم شریفت مصطفیٰ ذات لطیف مجتبیٰ — قول غریبت مرتضیٰ کفِ عطا باش تو یم
در لفظِ تو ذوقِ شکر از نورِ تو یک ذرہ خور — بار اے تو روئے قمر ہمچو غبارے در ظلم
مصباحِ علم افروختی، عود رسالت سوختی — احکام شرع آموختی آنرا کہ از دیں زد رقم
عالم کہ تو پر نور شد کفر و ضلالت دور شد — شہرے ہدیٰ محمود شد در دے چو بنہادے قدم
در ہر دو عالم سروری مر مہترے را در خوری — بر ذات تو پیغامبری شد ختم یا خیر الامم
احمد کہ ہست آں امتت رمزے بگفت از قربت — تا روز محشر از مدحت گوید نیابد ہیچ کم
فردا شفاعت کن وراد حضرتِ پاک خدا — تا گردد از آتش رہا گو ہست ترساں و دژم

نعت

بذکرِ خواجہ عالم زباں بیارائیم
دہان بستہ بمدح رسول بکشائیم

نوائے عزّ و جل چوں ستودہ سیدؐ را
مرا چہ زہرہ و یارائے آنکہ بستائیم

Marfat.com

در مدح حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ

زہے لفظِ دہان بو حنیفہؒ — چنیں شیریں بیانِ بو حنیفہؒ
مبین گشت علمِ فقہ و شائع — زِ الفاظِ دہانِ بو حنیفہؒ
کشادہ گشت قفلِ بابِ فتویٰ — زمفتاحِ بنانِ بو حنیفہؒ
عروسِ شرع زیور کرد ازاں زر — کہ حاصل شد زِ کانِ بو حنیفہؒ
ندیدہ دیدۂ کس در فقاہت — دریں عالم بیانِ بو حنیفہؒ
دریدہ سینۂ جہل از درایت — سرِ نوکِ سنانِ بو حنیفہؒ
عقابِ مبتدع بودہ لکد کوب — ز بازِ آشیانِ بو حنیفہؒ
بتقویٰ و دیانت بودہ برتر — زہفت اختر مکانِ بو حنیفہؒ
زجوئے بردباری گشتہ سیراب — نہالِ بوستانِ بو حنیفہؒ
بفضل و علم و حلم و زہد و تقویٰ — ہمہ دادہ نشانِ بو حنیفہؒ
بحق جوئی و دیں داری رسیدہ — بمقصد بس روانِ بو حنیفہؒ
بسے برداشت الوانِ حقائق — ابو یوسفؒ زخوانِ بو حنیفہؒ
زبہرِ نعمتِ علمی بسے شد — محمدؒ میہمانِ بو حنیفہؒ
زفرؒ گنجِ معانی کرد حاصل — طبع دُرفشانِ بو حنیفہؒ
کجا مردے بہ صفِ علم آں گو — بکف گیرد کمانِ بو حنیفہؒ

Marfat.com

کرا باشد بسیار فضل و دانش
کہ گردد میزبانِ بوحنیفہؒ

کہ تا امروز برخوانِ تعلّم
ہمی یابند نانِ بوحنیفہؒ

مسائل کے شدی حل گر مفسّر
نکردے ترجمانِ بوحنیفہؒ

سزد گر عاقلاں برجاں نگارند
رموزاتِ بیانِ بوحنیفہؒ

مرا فخر است بر اہل زمانہ
کہ گشتم مدح خوانِ بوحنیفہؒ

خداوند از احمدؒ شاد گرداں
بفضل خود روانِ بوحنیفہؒ

قرین رحمت و رضوانِ خود دار
بماہ و سال جانِ بوحنیفہؒ

منقبت

حضرت خواجہ قطب جمال ہانسویؒ

اے جمالِ ہانسوی اے جانِ جانانِ فرید
زینت و آرائشِ بزمِ درخشانِ فرید

بادشاہِ ملکِ عرفان و سراج الاولیاء
پیکرِ نورِ حقائق مظہرِ ذاتِ خدا

قدرت آئینہ ہے تیرا فطرت اک شانہ ترا
مضمر اک لفظ محبت میں ہے افسانہ ترا

تیری آنکھیں ایک مرکز کثرتِ انوار کا
تیرا دل ہے اک خزینہ وحدت الامر کا

تیری ہستی میں ہیں انوارِ ازل جلوہ فگن
خواجہ ہند الولی کی زلف ہے سایہ فگن

کون ہے وہ جو فیض باطنی پاتا نہیں
تیری چوکھٹ سے تہی دامن کوئی آتا نہیں

طلعت بابا فریدالدینؒ ہے طلعت تری
ہے میرے فہم تصوّر سے کہیں رفعت تری

Marfat.com

حضرت قطب

جمال الدین احمد ہانسوی

کریم و عالی صفت حضرت جمال الدینؒ

عطا بہ ملتِ بیضا چو آیت یزداں

نام و نسب آپ کا اسم گرامی احمد اور لقب جمال الدین تھا۔ آپ ۵۸۳ھ میں غزنی شہر (افغانستان) میں تولد ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت قاضی حمید الدین عرف شیخ محمد تھے جو دینی علوم کے علاوہ فن سپہ گری میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔ جب سلطان شہاب الدین محمد غوری نے ہندوستان پر دوسرا حملہ کیا تو قاضی حمید الدین اس لشکر میں ایک پلٹن کے سالار تھے اور حضرت قطب جمال کے حقیقی ماموں سید نعمت اللہ شاہ ولیؒ بھی لشکر مجاہدین میں شامل تھے۔ انہیں شہادت نصیب ہوئی اور ہانسی کے قلعہ میں مدفون ہوئے۔ ان کا مزار اب تک موجود ہے۔ ہانسی کی فتح کے بعد حضرت حمید الدین قاضیٔ شہر مقرر ہوئے۔ اور آپ نے یہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ حضرت قطب جمال پانچ برس کے تھے۔ کہ اپنی والدہ ماجدہ اور دیگر اہل خاندان کے

Marfat.com

ساتھ مستقل اقامت کیلئے ہانسی وارد ہوئے ۔

حضرت قطب جمال الدین ہانسویؒ کا شجرہ نسب یوں ہے:

حضرت جمال الدین احمد بن قاضی حمید الدین بن حضرت سلطان محمود عرف شیخ مظفر بن شیخ سلطان ابراہیم بن سلطان ابوبکر بن حضرت سلطان عبداللہ بن حضرت سلطان عبدالرشید بن حضرت سلطان عبدالصمد بن حضرت سلطان عبدالسلام عرف امام حماد بن حضرت ابوحنیفہ نعمان المشہور امام اعظم بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن عقیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بن بہرام بن شاہ پور بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن اردشیر بن بابک بن ساسان بن بہمن بن بہمن بن اسفندیار بن گشاسپ بن لہراسپ بن بہمن بن کیقباد بن داراب بن طہماسپ بن نمیرود بن کیخسرو بن سیاؤش بن رستم بن دستان بن سام بن نریمان بن عام بن علوان بن عجلاق بن عاد بن عوض بن آرام بن حضرت نوح نجی اللہ علیہ السلام

(بحوالہ دیوان خلیل)

حضرت جمال الدین احمد قطب ہانسوی کا حسباً سلسلہ (نانہائی)

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلی کے علاوہ حضرت سید جلال الدین جہانیاں جہانگشت بخاری اوچی سے بھی ملتا ہے اور نانہائی سلسلہ کی ایک لڑی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر فاروقی اجودھنی سے بھی جا ملتی ہے ۔ حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ کے نانا حضرت مخدوم سید احمد گیسو دراز غزنوی تھے

Marfat.com

جو ایک خدا رسیدہ بزرگ اور درویش کامل تھے ۔ سراج النسب میں لکھا ہے کہ موصوف کی دو بیٹیاں تھیں ان میں سے ایک بی بی حافظ جمال صاحبہ تھیں جن کے بطن نوری سے حضرت شیخ شرف الدین عرف بو علی شاہ قلندرؒ پانی پتی پیدا ہوئے تھے دوسری صاحبزادی سائرہ بی بی نامی تھیں ۔ جو حضرت قطب جمال کی والدہ تھیں ۔

بچپن اور جوانی

حضرت جمال الدین احمد نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر حاصل کی بچپن سے ہی بڑے ذہین و فطین تھے آپ کے والد بزرگوار آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے تھے ۔ علوم مروجہ (یعنی تفسیر قرآن مجید، احادیث ، فقہ ، تاریخ ، صرف و نحو اور طب) میں سندِ فضیلت حاصل کی ۔ آپ علوم ظاہری و باطنی میں درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے ۔ فقہ آپ کا خصوصی مضمون تھا ۔ آپ فن تقریر میں ید طولیٰ رکھتے تھے ۔ مبدأ فیض نے آپ کو شاعری کا بھی ملکہ عطا کیا تھا ۔ آپ صاحب دیوان شاعر تھے ۔ اور خطیب تخلص کرتے تھے ۔ حضرت جمال شریعت کے بڑے پابند اور خلق محمدی کا نمونہ تھے ۔ نوجوانی میں بھی بڑے پارسا اور پرہیزگار رہے ۔ چھوٹی سے چھوٹی سنت کی ادائیگی کا بھی بڑا خیال رکھتے تھے ۔ آپ کے والد محترم حضرت قاضی حمید الدین ابھی حیات تھے کہ آپ شہر ہانسی کے خطیب مقرر ہوئے ۔ اسی نسبت سے آپ مولانا جمال الدین خطیب کے نام سے مشہور ہو گئے ۔ بڑے بڑے علماء

Marfat.com

آپ کی فضیلت علمی کے معترف تھے۔ حکومت وقت کی جانب سے جو قاضی علاقہ جات ہریانہ میں مقرر ہوتے تھے وہ آپ کی ہی منظوری سے ہوتے تھے۔

بیعت وخلافت

حضرت قطب جمال کی عمر پچاس برس تھی کہ آپ حضرت شیخ الاسلام بابا فریدالدین مسعود چشتی کے مرید ہوئے اور خلافت پائی۔ باباصاحب سے آپ کی بیعت ہانسی میں ہی ہوئی حضرت بابا فریدالدین گنج شکر بوجہ محبت حضرت قطب جمال ہانسی میں ہی فروکش رہے۔

رواق منظر چشم من آشیانہ تست کرم نماد فرود آکہ خانہ خانہ تست

حضرت بابا فریدالدین ہانسی میں مقیم تھے کہ آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ دہلی کی وفات کی خبر آئی چنانچہ آپ نے دہلی کا سفر اختیار کیا وہاں پہنچے تو حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حسب ارشاد قطب اقطاب آپ کو ان کی نعلین، عصا اور خرقہ سپرد کئے باباصاحب نے خرقہ زیب تن کیا اور تین چار روز آستانۂ قطب صاحب پر قیام کرنے کے بعد عازم سفر ہوئے۔ آپ کے پیر بھائیوں اور مریدانِ قطب الاقطاب نے عرض کیا کہ چونکہ آپ کو قطب صاحب نے اپنا جانشین مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے اب آپ کا قیام دہلی میں ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہمیں جو نعمت پیرؒ نے عطا کی ہے۔ وہ ہانسی اور اس کے جنگل میں ہے

Marfat.com

چنانچہ حضرت بابا فریدؒ ہانسی پہنچے اور حضرت قطب جمال کو خلافت عنایت کی۔ نیز حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے تبرکات یعنی خرقہ، عصا نعلین اور قلمی کتب عوارف المعارف مصنفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ عطا فرمائے۔ حضرت بابا فریدؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ "جمال جمالِ ماست" اور کبھی ارشاد ہوتا کہ "جمال می خواہم کہ گرد سر تو بگردم" اور کبھی یوں ارشاد فرماتے کہ "از خود برنجم لیکن از جمال نرنجم" (یعنی خود سے رنجیدہ ہو جاتا ہوں لیکن جمالؒ سے کبھی نہیں) حضرت قطب جمال کو بھی اپنے مرشد سے کمال الفت تھی۔ ان کی منقبت میں بہت سے اشعار لکھے ہیں ہم یہاں تبرکاً چند ابیات نقل کرتے ہیں۔

دارد و بُد ہر نفس و دل، پاک پیرِ من
کامروز ہست قدوہ سلاک پیرِ من
شاید وضو زکوثر و باشد سزا کہ تا
سازد زِ شاخ طوبیٰ مسواک پیرِ من
ملک جہان نخواہد در ہمت بلند
زر را طلا شمارد چوں خاکِ پیرِ من
خاشاک و خس نمود متاعِ دو قماش دہر
بگذاشت ایں ہمہ خس و خاشاک پیرِ من
در صدر قرب چوں بخداوند انس یافت
شاداں بود ہمیشہ نہ غمناک پیرِ من
ہر سر بپائے پیرِ معلّٰ کجا رسد

Marfat.com

چوں پا نہاد بر سرِ افلاک پیرِ من
پیرم فریدِ دین من احمدؔ مریدِ او
زاں میدہد بدستم فتراک پیرِ من

آنکہ بگرفت راہ پیرِ جمال
بار دادش الٰہ پیرِ جمال
کرد روشن شبِ مریداں را
طلعت ہمچو ماہ پیرِ جمال
چوں جنیدے کجا کہ تا گردد
محرمِ پیش گاہ پیرِ جمال
در صفِ اولیاء بود شایاں
از ملائک سپاہ پیرِ جمال
شاید او جبرئیل برخواند
قصۂ قدر و جاہ پیرِ جمال
ساحتِ حضرتِ خدا باشد
در خورِ خانقاہِ پیرِ جمال

والا فریدِ ملت و دین آنکہ نزد او
خرد و بزرگ از رہِ توقیر میرود
کز صد یکے بگفتم از آفرین او یمیں
در بیان مدحش تقصیر میرود

Marfat.com

شیخ عالم فریدِ ملّت و دیں
آنکہ از و زندہ گشت نام شیوخ

اپنی والہانہ خدمت وخلوص اور ارادت کی بدولت حضرت جمال الدین بابا صاحبؒ کے منظورِ نظر بن گئے۔ پاک پتن پہنچ کر انہوں نے کافی عرصہ اپنے مرشد کی خدمت میں گزارا۔ یہاں آپ کے سپرد لنگر فریدی کے لئے جنگل سے ڈیلہ (ایک قسم کا جنگلی پھل) لانے کی ڈیوٹی لگی۔ آپ یہ کام نہایت مستعدی سے سرانجام دیتے رہے۔

درویشانہ زندگی

حضرت قطب جمال نے جب بابا فرید صاحب کی صحبت اختیار کی تو سرکاری عہدۂ قضا وخطابت سے استعفیٰ دے دیا حکومت وقت نے مدد معاش کے لئے جو اس عہدہ ومنصب کے ضمن میں دیہات اور معافی اراضیات دے رکھی تھیں۔ وہ قطب صاحب نے واپس کردیں۔ متقدمین پیرانِ سلسلہ کے طریق پر آپ تمام عمر بادشاہ یا امراء کے در پر نہیں گئے

پشتِ پا زن تخت کیکاؤس را سر بدہ از کف مدہ ناموس را

حضرت قطب جمال نے تمام عمر امیرانہ لباس زیبِ تن نہیں کیا۔ آپ کی خوراک سادہ ہوتی تھی اور مقدار بہت کم۔ آپ ہمیشہ کم گفتن، کم خفتن کم خوردن پر عامل رہے۔ مہمان نوازی آپ کا خاصہ تھا

Marfat.com

سفر میں گھوڑے کی سواری کے علاوہ پیدل بھی چلتے تھے قطب صاحب نے سات مرتبہ پاک پتن جاکر اپنے پیر و مرشد حضرت بابا صاحب کی خدمت میں حاضری دی ۔ ؏

برائے دیدنِ روئے چو ماہست
ہمیشہ جان و دل سویت کشانت

اپنے دیوان میں ایک جگہ لکھتے ہیں :۔

برد در خدمت شیخ المشائخ فریدالحق والدین باارادت
چو احمدؓ شد مریدِ او، ولیکن نگہ میدار آدابِ عبادت

اتباع سنّت کی تلقین فرماتے اور خود چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی اس کی پیروی کرتے تھے ۔

حضرت قطب جمال عالم باعمل تھے ۔ اور صوفی باصفا اور عاشق رسول مقبولؐ تھے ؏

دارم ہمہ جا با ہمہ در ہمہ حال
در دل ز تو آرزو و در دیدہ خیال

دنیاوی شان و شوکت اور سرکاری مرتبہ و منصب ترک کرکے آپ نے درویشی اختیار کی اور یہ غریبی آپ کے لئے باعثِ فخر تھی ؏

نزدیک جہانیاں گدائیم
در عالم فقر بادشاہیم

حضرت قطب جمالؒ کسی سے کچھ طلب نہ کرتے تھے ۔ تحائف

Marfat.com

قبول کرنے میں بھی آپ کو تامّل رہتا۔ خانقاہ اور گھر بار کے خرچ میں تنگی رہتی تھی لیکن آپ نہایت حوصلہ مندی سے اور صبر سے گذر اوقات کئے جاتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ دہلوی سے روایت ہے کہ وہ پاک پتن جاتے ہوئے ہانسی پہنچے اور شیخ جمال الدین قطبؒ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہ مرشد بابا فریدؒ سے عرض کر دینا کہ میرے خرچ میں تنگی رہتی ہے۔ فراخی کے لئے دعا فرمائیں۔ بابا صاحبؒ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ قطب جمالؒ کو واضح کر دیجئے کہ جب کسی کو کہیں کی ولایت دی جاتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی جانب مائل کرے (بچوں ولایت بہ کسے دادہ شود اورا واجب است کہ استمالت آن ولایت بکند)

قطب صاحبؒ کی عظمت بزرگی

حضرت نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ قطب جمال کی قدر افزائی بابا صاحبؒ یہاں تک کرتے تھے کہ جب مجھے خلافت نامہ عطا ہوا تو مرشد نے ارشاد کیا کہ یہ خلافت نامہ مولانا جمال الدین کو دکھا دینا۔ چنانچہ ہانسی پہنچ کر میں نے اپنا وہ خلافت نامہ برائے ملاحظہ پیش کیا تو آپ خوش ہوئے اور شفقت سے میری (مزید) رسائی تربیت فرمائی اور یہ شعر پڑھا ؎

خدائے جہاں را ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردم بگوہر شناس

Marfat.com

ایک اور واقعہ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی نے یوں بیان کیا ہے کہ بابا صاحبؒ نے ایک آدمی کو خلافت نامہ دے کر قطب صاحب کے پاس ہانسی بھیجا۔ لیکن قطب صاحب نے اس شخص سے فرمایا کہ میاں تم خلافت کے لائق نہیں ہو۔ چنانچہ دستاویز خلافت نامہ چاک کر دی گئی۔ وہ شخص پاک پتن واپس لوٹ گیا۔ اور اس امر کی شکایت بابا صاحب سے کی۔ ان کا جواب یہ تھا کہ "دریدۂ جمال را فرید نتواں دوخت"۔ کتاب نوادر السفر" میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ مندرج ہے۔ لیکن اس میں عبارت یوں لکھی ہے:۔

"از بر کہ جمال جامۂ خلافت بستاند فرید اورا باز دادن نتواند"۔ سبع سنابل میں یہی واقعہ درج ہے۔

صاحبِ طبقاتِ حسامی نے تحریر کیا ہے کہ بابا فریدؒ جس کو خلیفہ نامزد کرتے اسی کو قطب جمال کے پاس بھیجتے تھے۔ قطب صاحب اس کی تربیت فرماتے۔ اگر لائق خلافت سمجھتے تو خلافت منظور فرماتے ورنہ خلافت نامہ چاک کر دیتے۔ وہ اگر بابا صاحبؒ سے شکایت کرتا تو جواب ملتا کہ "دریدۂ جمال را فرید نتواند دوخت"۔

نقل ہے کہ ایک بار حضرت بہاؤالدین ذکریا سہروردی ملتانی نے حضرت بابا صاحبؒ کو لکھا کہ میرے سارے مرید اور خلفاء کے بدلے آپ احمد جمال کو ہمیں دے دیجئے اور شرطِ محبت یہ ہے کہ اس سودے کو آپ درہم برہم نہ کریں۔ بابا صاحب نے جواب دیا کہ جمال میرا جمال ہے سودا مال میں ہوتا ہے نہ کہ جمال میں"۔

Marfat.com

تذکارِ قطب حضرت محبوب الٰہی کی زبانی

مولانا شمس الدین دبیرؒ۔ قطب جمال

احمد ہانسویؒ اور نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ، حضرت بابا صاحبؒ کے آستانہ پر چند دن قیام کرنے کے بعد رخصت لینے گئے۔ قاعدہ یہ تھا کہ قافلہ میں جو بزرگ ہوتا تھا اس کو مرشد رخصت کے وقت مناسب نصیحت فرماتے۔ اس موقعہ پر بابا صاحب نے قطب صاحب کو نصیحت فرمائی کہ نظام الدین کی خبر گیری کرنا۔ قطب جمال نے بڑی خبر گیری فرمائی۔ جب قصبہ اگروہہ وارد ہوئے تو وہاں کا حاکم حضرت قطب جمال کا دوست تھا وہ اپنے مکان پر لے گیا۔ اور نہایت پر تکلف دعوت کی۔ قطب صاحب نے روانگی کے لئے اجازت چاہی تو اس نے عرض کیا کہ یہاں لوگ قحط میں مبتلا ہیں۔ جب تک بارش نہ ہو آپ یہیں تشریف رکھیں۔ قطب صاحب خاموش ہو رہے۔ صبح نہ ہونے پائی تھی کہ خوب زور سے بارش ہونے لگی صبح کو حاکم اگروہہ نے سواری کے لئے گھوڑے پیش کئے اور ہم وہاں سے روانہ ہو گئے

حضرت محبوب الٰہی ایک بار ہانسی گئے تو سردی کا موسم تھا۔ شیخ جمال الدین احمدؒ نے یہ شعر پڑھا ؎

بار و غمن گاؤ اندریں روز خنک
نیکو باشد بر لبہ و نانِ تنک

محبوب الٰہی نے کہا کہ ذکرُ الغائبِ غیبۃٌ (غائب کا ذکر غیبت ہوتی ہے) قطب صاحب نے تبسم کیا اور کہا کہ موجود کر لیا ہے

Marfat.com

میں (نظام الدین) جب خلیفہ نامزد ہونے کے بعد قطب صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے تعظیم نہ دی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ پہلے تو ہمیں تعظیم دیتے تھے اب کیوں نہ دی۔ وہ خود گویا ہوئے کہ اے نظام الدین تعظیم نہ دینے کا سبب یہ ہے کہ اب میں اور تم ایک ہو گئے کیا کوئی اپنے کو تعظیم دیتا ہے۔

جب میں (نظام الدین) اپنا خلافت نامہ لے کر قطب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی نذر کے لئے جنگل سے کچھ خشک لکڑیاں اور مٹی کے چند ڈھیلے اپنے رخساروں سے صاف کر کے لے گیا۔ اس پر خلوص نذر پر حضرت قطب صاحب بے حد مسرور ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہمارے غسل میت کا پانی ان لکڑیوں سے گرم کیا جائے۔ اور یہ ڈھیلے ہماری قبر میں ساتھ رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

میں نے وصال کے بعد شیخ جمال الدین احمدؒ کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ نماز مغرب کی سنتوں کے ساتھ صلوٰۃ الروح اور فرضوں کے متصل آیت الکرسی پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اسی عمل کے سبب بخش دیا۔

سیر الاقطاب کی ایک روایت

حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ نے مخدوم بابا فرید الدین گنج شکرؒ اجودھنی سے کئی مرتبہ شیخ جمال الدین احمد ہانسویؒ کو مانگا لیکن بابا صاحب ہر بار یہی

39452

Marfat.com

جواب دیتے کہ "جمال الدین جمال ما است و کسے شخص جمال خویش را بہ دیگرے نمی دہد" آخر خواجہ بہاؤالدین زکریا نے اپنے جذب باطنی سے شیخ جمال الدین کو اپنی طرف کھینچا۔ شیخ جمال کے دل میں اضطراب پیدا ہو گیا اور انہوں نے بابا صاحب سے خواجہ زکریا ملتانیؒ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی۔ مرشد گرامی کو ان کا یہ اصرار ناگوار گزرا اور ایک روز حالتِ جلال میں شیخ جمال الدین ہانسویؒ سے فرمایا: "برو و روئے خود سیاہ کن" یہ الفاظ نکلتے ہی شیخ جمال الدین کا جمال صورت متغیر ہو گیا۔ اور کمالات باطنی سلب ہو گئے۔ وہ خانقاہ فریدی سے نکل کر دیوانہ وار دشت نوردی کرنے لگے۔ کہ بابا صاحب کی ناخوشی ان کے لئے سوہانِ روح بن گئی تھی۔ ہر وقت آہ و زاری کرتے اور مرشد گرامی کو یاد کرتے اکثر حالتِ جذبِ جنوں میں اپنا لباس پھاڑ ڈالتے اور کبھی سر پر خاک ڈالتے۔ اسی حالت میں ایک سال گذر گیا۔ بابا فریدؒ کا عقیدت مند ایک سوداگر مسمی شیخ عالم اس جنگل سے اپنے قافلہ کے ساتھ گزرا جہاں شیخ جمال الدین پریشان پھر رہے تھے۔ اس نے آپ کو پہچان لیا اور آپ کے حال پر نہایت تعجب اور افسوس کا اظہار کیا۔ شیخ جمال نے "ہائے فرید" کا نعرہ مارا اور بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو سوداگر سے التجا کی کہ سرکار فرید میں میری طرف سے یہ عرض کر دینا، ؎

حضرت گنج شکر قطبِ زماں قطبِ زمیں　　چشمِ رحمت یکشا جانب درویش بہ بیں

Marfat.com

بابا صاحب کو شیخ جمال کی حالت سن کر بہت رحم آیا اور جواباً ایک مرید کے ہاتھ انہیں یہ رباعی لکھ کر بھیجی ۔

رو گرد جہاں بگرد، و پا آبلہ کن
گر ہمچو منی یابی و مارا گلہ کن
یک صبح باخلاص ببر در ما
گر کار تو بر نیارد، آنگاہ گلہ کن

یہ رقعہ پاکر شیخ جمالؒ بے حد خوش ہوئے اسے بار بار چومتے اور آنکھوں سے لگاتے تھے۔ اسی وقت پاک پتن کے لئے چل کھڑے ہوئے اور مرشد کی خدمت میں آکر خوب روئے ۔ بابا صاحبؒ نے انہیں اپنے سینے سے لگا لیا اور تمام سلب کردہ کمالات واپس عطا کر دیئے ۔

(نوٹ :۔ بعض محققین کے نزدیک یہ روایت ثقہ نہیں ہے اور ناقابل تسلیم قرار دی گئی ہے)

بابا صاحب نے شیخ جمال الدین احمد کو قطب کا خطاب دے کر ہانسی روانہ کر دیا۔ جہاں آپ نے بقیہ عمر اصلاحِ خلق میں گزاری ۔

دوسری روایت

متذکرہ صدر روایت کے علاوہ ایک اور غیر ثقہ روایت سیر الاقطاب اور خزینۃ الاصفیاء میں درج ہے اور وہ یہ کہ بابا فریدالدینؒ کے بھانجہ مخدوم علاؤالدین علی احمد صابرؒ جب ہانسی پہنچے اور اپنی سند خلافت تصدیق و توثیق کے لئے شیخ قطب جمال کو

Marfat.com

پیش کی تو رات کا وقت تھا۔ حجرے کا چراغ ہوا کے ایک تیز جھونکے سے بجھ گیا۔ مخدوم علاؤالدین نے اپنی انگلی کھڑی کی۔ اور وہ چراغ کی طرح روشنی دینے لگی۔ قطب جمال کو ان کا یہ اظہارِ کرامت پسند نہ آیا۔ اور انہوں نے خلافت نامہ چاک کر دیا۔ مخدوم علاؤالدین جلال میں آ گئے کہ آپ نے میری سند خلافت چاک کی اور میں نے آپ کا سلسلہ چاک کر دیا۔ مخدوم بابا توقف واپس اجودھن پہنچے اور سب واقعہ بابا صاحب کے گوش گزار کیا۔ بابا صاحب نے فرمایا کہ "تیر پہلوانانِ دین خطا نمی رود" اور پھر پوچھا تم نے جمال الدین ہانسویؒ کا سلسلہ کس طرف سے چاک کیا۔ مخدوم علی احمد صابرؒ نے جواب دیا "اوّل سے" بابا صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ بھی اچھا ہوا۔ اللہ تعالےٰ کچھ مدت بعد تمہارے ایک مرید کی دعا سے سلسلۂ جمالیہ درست کر دے گا۔ میں تمہیں نئی سند لکھ دیتا ہوں۔

اقتباس الانوار میں اس روایت کے حوالے سے یہ تحریر ہے کہ سند خلافت چاک کرتے وقت شیخ جمال الدین احمد ہانسویؒ نے یہ الفاظ کہے۔

"چندیں سرعت چیست صاحب ولایت دہلی را بردباری
باید و شما طاقت نشستن یک ساعت ندارید ایں کار
چہ طور پیش خواہد رفت"

نئی دہلی میں قطب روڈ کی ایک سائیڈ روڈ "مکا پیر مارگ" کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں ایک نئی آبادی تقسیم ہند کے بعد

Marfat.com

تعمیر ہوئی جسے ٹمکا پیرا ایکس ٹینشن کہتے ہیں۔ یہاں حضرت شیخ ابوبکر حیدری کا مزار ہے۔ جہاں لوگ منت کے طور پر مٹکے چڑھاتے ہیں شیخ ابوبکر حیدریؒ سے حضرت قطب جمال ہانسویؒ کے مراسم بے حد دوستانہ تھے دونوں میں بڑی مودّت اور پیار تھا۔ قطب صاحب انہیں "باز سفید" کہا کرتے تھے۔ اور جب دہلی جاتے ان سے ضرور ملاقات کیا کرتے تھے۔

ایک بار قطب صاحبؒ عازم دہلی ہوئے۔ دہلی کے مضافاتی گاؤں کلکڑ (جو دریائے جمنا کے کنارے پر واقع ہے) میں قیام کیا۔ مولانا حسام الدین آپ کے استقبال کو آئے بعد سلام علیک آپ نے دریافت فرمایا کہ ہمارے سفید باز کا کیا حال ہے۔ مولانا نے عرض کیا کہ میں آپ کی ملاقات کے لئے آرہا تھا تو انہوں نے کہا کہ میری طرف سے قطب سے کہہ دینا کہ میں حج کو جاتا ہوں۔ حضرت قطب صاحبؒ نے مولانا حسام الدین سے فرمایا کہ آپ فوراً ان کی خدمت میں چلے جائیں اور بعد از سلام یہ کاغذ جس پر رباعی لکھی ہے انہیں دے دیں۔

بر پائے ترا سرم نثار اولیٰ تر
یک سر چہ بود بلکہ ہزار اولیٰ تر
در غارِ وطن ساز چو بوبکرؓ آنکہ
بوبکرؓ محمدیؐ بغار اولیٰ تر

روایت ہے کہ یہ رباعی پڑھ کر شیخ ابوبکر نے اس وقت سفر ملتوی

Marfat.com

کر دیا اور آپ کی ملاقات کے لئے چلے آئے ؎

دیدار دوستانِ موافق غنیمت است
چوں یافتیم حیف بُود گر رہا کنیم

ازواج و اولاد

حضرت قطب جمال ہانسویؒ نے دو نکاح کئے پہلی بیوی سے ایک صاحبزادہ تولد ہوا جن کا نام شاہ حامد عرف کمال الدین عرف رضی الدین تھا اور ایک بیٹی بانو نامی تھیں۔ صاحبزادہ شاہ حامد کچھ مجذوب سے تھے۔ حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی فرماتے تھے کہ وہ دیوانۂ معنوی تھے۔ ایک روز جب ان سے پوچھا گیا کہ اَلعلمُ حجاب الاکبر سے کیا مراد ہے تو فرمانے لگے کہ "علم دونِ حق است و ہرچہ دون حق است حجاب اکبر است"۔ اور یہ معانی ایسے ہیں کہ ہم نے ہزار ہوشیاروں سے بھی نہیں سنے۔ قطب صاحب کی دوسری زوجہ حضرت شرف الدین بوعلی قلندرؒ پانی پتی کی ہمشیرہ تھیں جن کے بطن سے حضرت قطب دوم صوفی برہان الدین علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے۔

تصانیف

حضرت جمال الدین احمد خطیب قطب ہانسویؒ صاحب تصنیف تھے۔ آپ کی علمی یادگاروں میں ایک دیوانِ فارسی ہے جو دو جلدوں میں ۱۸۸۹ء میں مطبع چشمۂ فیض دہلی نے حسب الارشاد پیر جی رفیع الدین صاحب بہادر تحصیلدار دہلی نے طبع کیا۔ مطبوعہ دیوان ۶۹۸ صفحات پر مشتمل ہے

Marfat.com

دیوان کی پہلی جلد میں حمد و نعت اور غزلیات ہیں اور دوسری جلد میں زیادہ تر رباعیات ہیں۔

مؤلف سیر الاولیاء نے لکھا ہے کہ آپ کی نظم دستور عاشقاں ہے۔ قطب صاحب کی عربی زبان میں تصنیف "ملہمات" ہے۔ جو ان الہامات کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً آپ کو ہوئے۔

ملہمات۔ پند نامہ فارسی اور نور المواعظ بھی طبع شدہ ہیں لیکن یہ کمیاب ہیں۔

وفات سیر الاولیاء میں حضرت قطب الدین منورؒ سے روایت مندرج ہے کہ جب قطب جمال نے یہ حدیث دیکھی اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ ط (ترجمہ: قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں میں سے) تب سے آپ بے قرار اور رنجیدہ رہتے تھے۔ اور ہر وقت عذاب قبر کے خوف سے بے چین رہتے۔

نیم بسمل صبدم و افتادہ دور از کوئے دوست
می روم افتاں و خیزاں تا بہ بینم روئے دوست

آپ کا وصال ۱۲ شعبان ۶۵۹ھ بروز پنج شنبہ کو ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۶ سال تھی۔ آپ کا مزار ہانسی میں ہے جو آج بھی مرجع خلائق ہے ہر سال آپ کا عرس بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے اور ہزاروں بندگانِ خدا کے لئے منبع فیوض و برکات ہے

Marfat.com

غم زدگان را بطرب دل کشائے
گم شدگان را بکرم رہ نمائے

جواہر فریدی میں لکھا ہے کہ چند لوگوں نے جب آپ کی قبر پر گنبد تعمیر کرنے کے لئے زمین کھودی تو وہاں سے بہشتی خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں۔

یہاں ہم تبرکاً حضرت جمال قطب ہانسویؒ کے دیوان سے چند اشعار نقل کرتے ہیں :۔

عاشقاں را کہ خستۂ ہجر ند
رویت بے حجاب خواہد بود
بندگاں را زِ حضرت مولےٰ
لذتِ اقتراب خواہد بود

چند خواہی ہمیشہ نعمت وجاہ — کاندریں خواستن درستی نیست
تندرستی طلب زِ حق زیراک — ہیچ نعمت ز تندرستی نیست

بے روئے تو ملک بادشاہی چہ کنم
بے وصل تو خسروی و شاہی چکنم
من می خواہم ترا بصد جاں یارب
لیکن تو مرا اگر نخواہی چہ کنم

Marfat.com

بوبکرؓ کہ یار غار پیغامبر بود — صدیق لقب بغایتش درخور بود
در دوستیٔ رسولؐ از صدق بداد — چیزے کہ بدستِ او زسیم و زر بود

جبرئیل چو از حضرت ایزد بشنود — بر خواجہؐ چنیں گفت کہ حق میفرمود
ما خوشنودیم اے ابوبکر ز تو — لیکن برگو کہ تو زما ہستی خشنود

مثل علم بے عمل آنست
چوں درختے کہ بے ثمر باشد

نعمانؒ کہ طریق فقر بیروں آورد
انصاف بدہ کہ خوب و موزوں آورد
قرآن احادیث چو دو جیحوں یافت
ایں جوئے رواں ازاں دو جیحوں آورد

کل علماء کہ قدوۂ خلقانند — در فقہ ہمہ متابع نعمانند
نعمانؒ ز بیان فقہ خوانے بنہاد — دیگر علماء ریزہ چیں از خوانند

من چشم نہادہ ام بسوئے در تو
یکبار مگر چہرہ نمائی اے دوست

Marfat.com

اصحاب نفوس را حرام است سماع　　ارباب قلوب را حلال است سماع
آرندۂ فرحت و سرور ست سماع　　بخشندۂ روشنی و نور ست سماع

از نوحہ نائے نالۂ زار شنو
وز زیر و بمش حدیث اسرار شنو
از نالۂ چنگ و نغمۂ تارش من
بس حمد و ثنا ز ہر تار شنو

در وقت سماع دلکش و روح افزائے　　آرندہ وجد، رقت و غم فرمائے
گر دست ہمی زنم ز یاد محبوب　　گاہے بامید وصل می کوبم پائے

درویش توام ستادہ ام در کویت　　از راہِ کرم بسوئے درویش نگر

در کار من خستہ نظر کن بکرم　　کز یک نظرت جملہ بر آید کارم

من خستہ جگر یک نظرت میخواہم　　وین بخشش تو پیش درت میخواہم

من خاک کفِ پائے کسے ام کہ او را
در حضرت ایزد آبروئے باشد

Marfat.com

من منتظر بار توام دستم گیر
من شیفتهٔ و وار توام دستم گیر

از غایت اشتیاق اندر شب و روز
خواهندهٔ دیدار توام، دستم گیر

از پائے چو در فتاده ام دستم گیر
دل عشق تیرا بداده ام دستم گیر

من سوختهٔ فراق بر بوئے وصال
سر بر در تو نهاده ام دستم گیر

دل راز پئے فراق محزون بینم
شیدا و سراسیمهٔ و مجنون بینم

بر جیس کہ داور و ستائی داده است
گفتی کہ ز آفتاب تابان زاده است

ناہید کزو نور فروی ریزد
گوئی ز دہان مہ بروں افتاده است

شب بسوئے چرخ رہے کرد نگاہ
بر روئے سپہر دیدرخشاں شده ماہ

گوئی کہ میان دشت پیدا گشته است
یک چشمهٔ آب و گرد او رسته گیاہ

Marfat.com

خطّاط چو کلک در انامل آرد
وآں کہ خط نغز بر ورق بنگارد
ماند بہ یکے زلف معنبر کہ نگار
بر عارض کافور صنعت بگذارد

گیسوئے عروس شب در آویختہ اند
مہ را بہ شبے او برانگیختہ اند
از بہر لباس ماہ پیرائیہ شب
دیباہ کشیدہ اند و در ریختہ اند

برخیز کہ نوبت سحر می بزنند
مرغان سحر نوائے تر می بزنند
در کورۂ صبح زر گران گردوں
از بہر عروس روز زر می بزنند

شب رفت و ستارہ ریخت اندر غم شب
مہ روئے سیاہ کرد در ماتم شب
افسوں گر صبح دم دم افسوں می خواند
تا مہرہ نہاد از دہن ارقم شب

Marfat.com

از صبح برانگیخته اند آتش و آب
در شرق مگر ریخته اند آتش و آب
بر روئے فلک چشمۂ خورشید نگر
گوئی کہ بیامیخته اند آتش و آب

پر زغم تو است سینہ، این غم کجا گذارم؟
پر نم ز تست دیدہ، این نم کجا گذارم
در عرصۂ قیامت اندر دلِ حزینم
آدر غمِ تو شادی، این غم کجا گذارم
من خستہ را ہمیشہ اندر امانِ خلوت
اندوہِ تست ہمدم، ہمدم کجا گذارم
در ہم شدہ است جانم از غایت تحیّہ
پیشِ تو عرضہ کردم، در ہم کجا گذارم
دارم بدام ماتم از قوتِ وصل و قربت
تا وصل تو نیابم، ماتم کجا گذارم
احمد بکویت آرم یک بار اگر بگوئے
من چو دورا بکویت دم، دم کجا گذارم

نیک باشد گر پذیرد جانِ ما جانانِ ما
خوش بود در خدمتِ جاناں مقام جان ما

Marfat.com

گر نسیم لطفِ او بر بوستان ما وزد
خار نبود گل بود بر گل بن بستان ما

اندوهش در سینهٔ ماهست مهمان عزیز
کس ندارد در همه آفاق چو مهمانِ ما

هر دلِ همچون دلِ ما غمگنان بنو داز انکه
داغ او دارد دل سرگشتهٔ حیرانِ ما

دردِ ما چو از حبیب آمد بعین و شین و قاف
هم از و باشد علاج و مرهم و درمانِ ما

کاروانِ وصل او باید که زان یابد خلاص
از چهٔ تاریک هجران یوسفِ کنعانِ ما

ما همی خواهیم از وے نعمتِ قربش ولیک
او چو مستغنی است از ما ئی کند فرمانِ ما

تا لقائے دل کشائے او نه بیند ناگهان
چون نه وا ماند ز گریه دیده گریانِ ما

گوید اندر جمع درویشان جمال از راهِ شوق
ما بکلی زانِ او . او زانِ ما . او زانِ ما

هست دل حزین من عشقِ ترا خزانه
ناوکِ اندوه ترا سینهٔ من نشانه

Marfat.com

مرغ محبت ترا روح من ست آشیان
عقل من شکستہ دل مرغ ترا ست دانہ
عشق ترا گزیدہ ام دردِ ترا خریدہ ام
زاں کہ چو تو نیافتم در دو جہاں یگانہ
کوئے تو مستقر من در شب و روز و سال و ماہ
نیست مرا چو کوئے تو مسکن و جائے خانہ
نعرہ زنم شوقِ تو نالہ کنم ز بہر تو
ذاکرِ نامت از گلو چو برکشد ترانہ
اشک دو دیدہ می چکد بر رخِ من ز عشقِ تو
نارِ غمت ہمی زند در دلِ من زبانہ
تازہ شود حیاتِ من گر بتو بنگرم دمے
ہمچو حیاتِ تشنہ ز آب خوش شبانہ
از روئے تو در دلم ماند گذشت عمر من
دید کسے بسان من سوختہ در زمانہ
وصلِ تو چوں نیافتم از غم ہجر ہم کنوں
زار بمیرم و شوم من بجہاں فسانہ

بحکم صانع بیچوں خزاں رفت و بہار آمد
کدورت گشت ناپیدا طراوت در دیار آمد
اگر آید نگارِ من، منِ دل خستہ ہم گویم
نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد

Marfat.com

گلِ صد برگ چوں چہرہ نمود از پردۂ غنچہ
بہ باغ اندر سرایندہ، ہزار آمد، ہزار آمد

خمار از فرقِ گل ناگہ صبا بربودہ درخندہ
بہ پیش بلبلِ عاشق ازاں گل نے خمار آمد

مگر آں ساغرِ لالہ مئے دادند نرگس را
وگرنہ از کجا نرگس تو با مستاں خمار آمد

ہمیشہ سوگوارم من، کہ دورم از حبیبِ خود
بنفشہ نیز ہمچو من بہ بستاں سوگوار آمد

چو مقری ہر زماں قمری میاں سبزہ می نالد
بسانِ نالۂ عاشق نوالیش زیر و زار آمد

ز دردِ فرقتِ دل بردلِ احمد دریں موسم
فگار آمد، فگار آمد، فگار آمد، فگار آمد

زیرک ولے کہ نامِ تو بر لوحِ جاں نوشت
ایامِ خود مبارک می جست زاں نوشت

چوں عین و غین راہ غمت دل نگار کرد
ایں ہر دو حرف بر ورقِ سر بجاں نوشت

آں را کہ کرد کاتب فضلت عنایتے
اسمش بمتنِ دفترِ تو رائیگاں نوشت

Marfat.com

دالِ دہن نہ دید مضاعف بدالِ درد
آں کس کہ ذالِ ذکر ترا بر زباں نوشت

مقبل کسے کہ بیم نمودش فراق تو
بس بہر او وصال تو غطِ اماں نوشت

تالافِ عشق تو نہ زند ہر مقلدے
عشق تو جاں بدادن بر عاشقاں نوشت

خواہم کہ تا کتاب نویسم زعشق تو
فصل زباغ عشق تو کے می تواں نوشت

مسکیں جمال انچہ بہ الہام از تو یافت
بر صفحہ صحیفۂ معنی ہماں نوشت

Marfat.com

تذکرہ خواجگان عالیہ سلسلۂ جمالیہ

مرتب : سردار علی احمد خان

خواجہ برہان الدین صوفی علیہ الرحمۃ (قطب دوم)

آپ حضرت قطب العالم غوث الاکرام مولانا جمال الدین احمدؒ خطیب ہانسوی کے فرزند تھے۔ آپ کی ولادت ۶۵۹ھ میں بمقام ہانسی ہوئی۔ آپ ابھی صغیر سن ہی تھے کہ بابا فرید الدین گنج شکر اجودھنیؒ نے آپ کو اپنی اور قطبِ اول یعنی حضرت جمال ہانسوی کی جانب سے خلافت عطا فرمائی۔ بموجب ارشاد باباصاحبؒ آپ نے حضرت نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی سے تعلیم ظاہری و باطنی حاصل کی آپ حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی کے حقیقی بھانجے ہیں

آپ کو تصوف میں کمال حاصل تھا۔ آپ عابد شب زندہ دار تھے اور نہایت ہی خلیق متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ اللہ تعالےٰ نے جس طرح آپ کو جمیل صورت عطا فرمائی تھی اسی طرح حسن سیرت بھی عطا ہوا تھا۔ آپ کی شادی حضرت ناصر شہید بردالوی کی صاحبزادی سے ہوئی جو حضرت قطب جمال کے ماموں تھے۔ (سراج النسب)

Marfat.com

حضرت قطب جمالؒ کی وفات کے بعد حضرت بابا صاحب ہانسی تشریف لے گئے تو خواجہ برہان الدین کو ان کی خادمہ مسمات "مادر مومنین" گود میں اٹھائے بابا صاحب کی خدمت میں لے گئی۔ بابا صاحب نے انہیں بہت پیار کیا اور خلافت کے لئے نامزد کر دیا خادمہ نے عرض کیا کہ حضور یہ خوجہ بالا ہے، یعنی خواجہ برہان ابھی بچہ ہیں۔ اس پر بابا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پونو کا چاند بھی بالا ہوتا ہے اور پھر فرمایا کہ "برگِ توت است کہ گشتہ است بتدریج اطلس" روایت ہے کہ خواجہ برہان الدین کے بعد بابا صاحب نے اور کسی کو خلافت نہیں دی۔

سیر الاولیاء میں لکھا ہے کہ :-

آپ بموجب فرمان بابا فرید الدینؒ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشائخ کبار کے اوصاف سے متصف ہوئے جب ان کی خدمت میں جاتے تو ہر مرتبہ غسل کر کے عطر لگا کر جاتے حضرت نظام الدین ان کی بڑی تواضع فرماتے تھے۔ آپ کے لئے چارپائی بچھواتے۔ لیکن خود چارپائی پر نہ سوتے۔ خواجہ برہان الدین نے تمام عمر کسی کو بیعت نہ کیا اور جو اس نیت سے آیا اس سے فرمایا محبوب الٰہی نظام الدین کی موجودگی میں مجھ سے مرید ہونے کی کیا ضرورت ہے جب یہ بات حضرت محبوب الٰہی تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کو مرید کیوں نہیں کرتے۔ ہم اور آپ ایک ہی شیخ کے خلیفہ ہیں۔ آپ نے عرض کیا کہ آپ کی موجودگی میں میری کیا مجال ہے۔

Marfat.com

خواجہ برہان الدین کا لقب صوفی تھا۔ آپ بتاریخ ۱۴ ربیع الثانی ۶۹۹ھ چالیس سال کی عمر میں واصلِ حق ہو گئے۔ آپ کا مزار ہانسی میں احاطہ قطب جمال میں ہے۔

خواجہ قطب الدین منوّر (قطب سوئم)

آپ حضرت برہان الدین صوفی کے صاحبزادے تھے اور حضرت قطب جمال کے پوتے تھے آپ کی ولادت ۶۹۹ھ میں ہوئی۔ آپ معدنِ وفا اور رکانِ صفا تھے۔ ظاہر و باطن محبت و عشق الٰہی سے آراستہ تھا۔ اور لذتِ عشق الٰہی میں لذت دنیا و عقبیٰ کو محو کئے ہوئے تھے۔ تمام عمر عبادت و ریاضت اور مجاہدۂ نفس میں گزار دی شہرت سے بیزار تھے۔ اہل دنیا کی جانب زیادہ التفات نہ رکھتے تھے۔ غیب سے جو کچھ مل جاتا اس پر قناعت کرتے۔ صدقِ دل سے جو کوئی شخص آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا عشق خداوندی سے دل معمور لے کر واپس جاتا۔ آپ حضرت نظام الدین اولیاء کے مرید تھے آپ کی بابت سیر الاولیاء میں اصل عبارت یوں مندرج ہے

" اول شیخ قطب الدین منور را طلب شد۔ سلطان المشائخ خلعتِ خلافتِ خود و جبّتے کہ آمدہ است فرمود و خلافت نامہ در نظر مبارک سلطان المشائخ بر دست مبارک او دادند فرمان شد کہ برود و گانہ بگزار، یاران مبارک باد کردند۔ دریں میان شیخ نصیر الدین را طلب شد ایشان را خلعتِ خلافت و جبّتے کہ باشد

Marfat.com

فرمود و خلافت نامہ بدستِ مبارک او دادند۔ شیخ نصیرالدین بخدمتِ سلطان المشائخ ایستادہ بود و شیخ قطب الدین منور را فرمود کہ شیخ نصیرالدین را مبارک بادِ خلافت بکن۔ شیخ قطب الدین منوّر ہمچنان کرد۔ ایں ہر دو بزرگ باز یافتن سعادت سرمدی و دولت ابدی از پیشِ تختِ فرقدسائے۔ سلطان المشائخ بیرون آمدند شیخ نصیرالدین روئے مبارک بسوئے شیخ قطب الدین منور کرد و گفت "وصیتے کہ سلطان المشائخ شمارا کردہ است مارا بگوئید تا آنچہ مرا وصیت کردہ است۔ من ہم شمارا بگویم شیخ قطب الدین منور گفت کہ آنچہ سلطان المشائخ وصیت فرمودہ است سرِّ بیت کہ بر بندگان خویش کشادہ است۔ ہم شما منصف باشید کہ سرِّ پیر رح بر کے کے توان کشاد، سرِّ شما با شما و سرِ ما با ما۔ شیخ نصیرالدین ازیں جواب دل کشا تحسین ہا کرد و انصاف ہا داد"

سلطان محمد تغلق بادشاہ دہلی نے چند گاؤں کی جاگیر کا فرمان آپ کی مدد معاش کے لئے قاضی کمال الدین صدر جہاں کے ذریعہ بھیجا آپ نے جاگیر قبول نہ کی اور فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے دنیا قبول نہیں کی ہم بھی قبول نہیں کرتے۔ قاضی صاحب نے اصرار کیا تو آپ نے کہا قاضی صاحب آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ ہمیں سلف صالحین کی اتباع سے روکتے ہیں۔ قاضی کمال الدین نے یہ بات بادشاہ کے گوش گزار کی اور کہا کہ قطب منوّر مردِ خدا ہے اسے اس کے حال پر رہنے دیں۔

Marfat.com

سلطان محمد تغلق کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ ہانسی گیا سب لوگ اس کے دیدار کے لئے گئے لیکن قطب منور حاضر دربار نہ ہوئے۔ بادشاہ نے آپ کو طلب کیا۔ فرستادہ بندہ حسن سربرہنہ نے آپ کو ہمراہ چلنے کے لئے کہا تو آپ نے پوچھا کہ میرا چلنا میری خوشی پر منحصر ہے یا حکم شاہی کی مجبوری پر، جواب ملا کہ حکم شاہی پر، آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ میں اپنی خوشی سے بادشاہ کے پاس نہیں جا رہا۔ اپنا مصلےٰ کاندھے پر ڈال کر عصا ہاتھ میں لیا اور پاپیادہ فرودگاہ بادشاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حسن سربرہنہ نے سواری کی پیش کش کی جسے آپ نے قبول نہ فرمایا۔ حضرت قطب جمال کی درگاہ راستہ میں پڑتی تھی وہاں حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ نکلے تو ایک شخص نے چند روپے نذر پیش کی۔ آپ نے قبول فرمائے اور کہا کہ ہمارے گھر دے دو کہ وہاں آپ نے اہل خانہ کو بلا خرچ چھوڑا تھا۔ آپ کی آمد کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی تو اس نے کہا کہ دہلی لاؤ وہاں ملیں گے۔ وہاں پہنچ کر طلبی ہوئی تو بادشاہ تعظیم نہ دینے کے خیال سے تیر اندازی میں مشغول ہو گیا۔ کچھ دیر بعد کھڑے کھڑے کہنے لگا کہ میں آپ کے شہر میں تھا آپ ملاقات کے لئے نہ آئے اور نہ ہی کوئی تربیت فرمائی آپ نے جواباً فرمایا کہ میں راعی اور رعایا کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ یہی فقیروں کا کام ہے مجھے ملاقات سے معذور رکھا جائے۔ بادشاہ نے فیروز شاہ کو حکم دیا کہ شیخ کی جو حاجت ہو پوری کی جائے۔ اس نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ بجز ذات الٰہی میرا اور کچھ مقصود نہیں۔ آپ اپنی قیامگاہ

Marfat.com

پر واپس تشریف لے گئے بادشاہ نے ملک اعظم کبیر سے کہا کہ میں نے بہت سے مشائخ سے مصافحہ کیا ہے ان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں کانپ جاتا تھا لیکن اس شیخ کے رعب سے خود میرا دل کانپ گیا۔ پھر ایک لاکھ ٹکے بطور نذر خواجہ ضیاء الدین برنی (مشہور مورخ اور مرید محبوب الٰہی دہلوی) کے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیجے۔ آپ نے قبول نہ فرمائے۔ دوبارہ پچاس ہزار بھجوائے وہ بھی قبول نہ فرمائے اس پر خواجہ ضیاء الدین برنی نے کہا کہ اب ہم بادشاہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ بڑی ردوکد کے بعد آپ نے دو ہزار قبول فرما کر کچھ رقم درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (واقع مہرولی دہلی) میں بھجوا دیئے اور کچھ ٹکے حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر اور ایک حصہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی خدمت میں بھجوا دیا۔ جو تھوڑی رقم بچ گئی اسے آخری حبہ تک خیرات کر کے ہانسی کی راہ لی۔ آپ نے ۷۶۰ھ میں وفات پائی۔ اور ہانسی میں مدفون ہوئے۔

فیروز شاہ تغلق دہلی سے ٹھٹھہ (سندھ) کا قلعہ فتح کرنے روانہ ہوا تو اس کی معیت میں حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی بھی تھے۔ قلعہ فتح ہو گیا اور لشکر آگے روانہ ہوا۔ جب سرسوتی کے مقام پر پہنچے تو حضرت چراغ دہلی نے فرمایا کہ یہاں تک میری حد تھی تمہارے لشکر کو امن و امان کے ساتھ پہنچا دیا۔ اب سرحد حضرت قطب الدین منوّر کی ہے۔ ان کی خدمت میں عریضہ بھیج دو

Marfat.com

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قطب منور نے جواب نامہ میں لکھا کہ جب میرے بھائی نصیر الدین محمود نے آپ کو میرے سپرد کیا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ تم دلّی کے بادشاہ ہوگے (اس وقت فیروز شاہ تغلق عہدہ وزارت پر مامور تھا) بادشاہ بن جانے کے بعد وہ ہانسی گیا اور جمعہ کے روز قطب منور کی زیارت کے لئے درگاہ پہنچا۔ آپؒ نے بادشاہ کو سلام دعا کہنے کے بعد فرمایا کہ میں نماز جمعہ کے لئے جا رہا ہوں اور وقت تنگ ہے اس لئے تفصیلی ملاقات نہ ہو سکے گی۔ پھر فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ شراب پیتے ہیں اس کا گناہ بادشاہ کے لئے زیادہ ہے۔ فیروز شاہ نے توبہ کی۔ پھر ارشاد ہوا یہ بھی سنا ہے کہ آپ کو جانور شکار کرنے کا از حد شوق ہے۔ آپ کے اس شوق میں مخلوق خدا کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ صرف بقدر ضرورت جائز ہے۔ فیروز شاہ تغلق بادشاہ نے کہا کہ آپ دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم میری دعا کے منکر ہو۔ یہ کیوں نہیں کہا کہ میں نے توبہ کی۔ دیگر مناسب نصائح فرما کر حضرت موصوف نماز کے لیے تشریف لے گئے

(حوالہ اور تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔ کتاب سراج النسب۔ گلزار خلیل۔ کرشمۂ جمال شجرۂ جمالیہ اور جلوۂ جمال

Marfat.com

خواجہ قطب نورالدین انور عرف نور جہاں مغل کُش

قطب چہارم

آپ خواجہ قطب الدین منور کے فرزندِ ارجمند تھے۔ آپ کی ولادت ۷۲۵ھ میں ہوئی۔ آپ کے والدِ گرامی کا وصال ۷۶۰ھ میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۵ سال تھی۔ یہی سال آپ کی خلافت ۳۹ سال زندہ رہے اور ۷۴ برس کی عمر میں ۶ محرم الحرام ۷۹۹ھ کو ہانسی میں وفات پائی آپ کا مرقد اپنے والد بزرگوار کے قرب میں ہے حسن وجمال میں آپ یوسفِ ثانی تھے اسی لئے لقب نور جہاں مشہور ہوا۔ آپ کا دوسرا خطاب یعنی مغل کش اس بناء پر معروف ہوا کہ آپ نے ہندوستان پر بار بار حملہ کرنے اور ظلم وغارت گری کا بازار گرم کرنے والے مغل لشکروں کا استیصال فرمایا اور آپ کے طفیل ہی عوام الناس کو امن وسکون میسر آیا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ میں آپ قطبِ چہارم مشہور ہیں۔

سلطان فیروز شاہ تغلق کو آپ سے عقیدت تھی جب اس نے حصار نامی شہر آباد کیا تو آپ کی ملاقات کے لئے ہانسی کا ورود کیا۔ آپ کی خدمت میں سامنے پہنچا تو آپ نے تعظیم دینا چاہی فیروز شاہ نے خدا کی قسم دے کر آپ کو تعظیم دینے سے روکا اور عرض کیا کہ اگر آپ حصار میں آباد ہو جائیں تو بڑا کرم ہو۔ خانقاہ تیار کرادوں گا اور

Marfat.com

مصارف خانقاہ بھی مقرر کر دوں گا۔ قطب چہارم نے فرمایا کہ میری خوشی تو اسی میں ہے کہ ہانسی ہی میں ہماری اقامت رہے بادشاہ نے کہا بہت اچھا آپ یہیں تشریف رکھیں آپ کی دعا کی برکت سے انشاء اللہ فیروز شاہ تغلق کا بسایا ہوا شہر حصار آباد رہے گا

خواجہ مخدوم برہان الدین ثانیؒ

قطب چہارم حضرت قطب نور الدین انورؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۷۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ سترہ برس کے تھے کہ خلافت پائی آپ صاحبِ تسلیم و رضا اور صاحب الاقدام و مستقیم الاحوال تھے۔ تمام عمر اپنے والدِ محترم کی جگہ پر گزاری۔ آپ ۸۱۰ ہجری ماہ ربیع الاول میں واصل بالحق ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر چوبیس سال تھی (سراج النسب)

حضرت محمد بہاؤ الدین سندھالویؒ

آپ کی پیدائش ۸۰۵ ہجری میں بمقام ہانسی میں ہوئی۔ پچیس برس کی عمر اپنے والد خواجہ برہان الدین ثانی سے خلافت پائی اکانوے (۹۱) سال کی عمر میں مورخہ ۸ صفر المظفر ۸۹۶ھ کو انتقال کیا۔ آپ کا مزار سندھالہ (مشرقی پنجاب) میں ہے۔ شجرہ جمالیہ

حضرت خواجہ بایزید عرف شاہ ادھن جمالیؒ ابن حضرت محمد بہاؤ الدین سندھالویؒ

Marfat.com

آپ ۸۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ سولہ برس کی عمر میں خلیفہ مقرر ہوئے ۱۵ ربیع الثانی ۹۴۹ھ کو ۶۹ سال عمر دنیاوی پا کر آپ انتقال فرما گئے۔ سرہند شریف (مشرقی پنجاب) میں دفن کئے گئے۔ کتاب سراج النسب میں لکھا ہے کہ سرہند کی خدمت آپ کو تفویض ہونے پر جب آپ وہاں پہنچے تو ایک جھونپڑی اپنے قیام کے لئے بنا کر یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ ایک حجام سے خط بنوا رہے تھے کہ یکایک اسے روک کر جھونپڑی کے اندر چلے گئے۔ جب واپس آئے تو تمام بدن پانی سے تر تھا۔ حجام نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ایک محب متعقد کا جہاز گرداب میں پھنس گیا تھا اس نے یاد کیا تو میں اس کی مدد کو پہنچا۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جہاز خطرے سے نکل گیا۔ حجام نے یہ تذکرہ جب آبادی میں آکر کیا تو لوگوں نے مذاق اڑایا لیکن ایک عرصہ بعد وہ سوداگر جس کا جہاز حادثہ سے دوچار ہونے لگا تھا سرہند پہنچا اور اس نے لوگوں کے پوچھنے پر تصدیق کی کہ جب اس کا جہاز تباہ ہونے لگا تو اس نے شاہ ادھنؒ کے واسطے سے دعا کی تھی اور یہ منت مانی کہ اگر جہاز بچ گیا تو اس کی شکل کا ایک مکان حضرت موصوف کو تعمیر کرا کر دوں گا اس کے بعد اہل سرہند کو آپ کے مرتبہ کا کچھ اندازہ ہوا۔ جہاز نما مکان آپ کے مزار کے سامنے ایک عرصہ تک قائم رہا۔

(سراج النسب)

مخدوم شاہ سراج الدین اولیاءؒ

آپ حضرت شاہ بایزید کے ہاں ۹۰۵ھ میں تولد ہوئے

Marfat.com

۲۰ سال کی عمر میں خلافت پائی۔ آپ بڑے کامل درویش تھے۔ ۵۴ برس کی عمر پاکر ۹۵۹ھ میں راہیٔ ملک بقا ہوئے (شجرہ حمالیہ)

حضرت علی شیر دلیرؒ ابن مخدوم شاہ سراج الدین اولیاءؒ

آپ نہایت ہی خلیق رحمدل اور سخی تھے۔ آپ دلیری اور شجاعت میں بھی یکتا تھے۔ یاد الٰہی میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے۔ ایک مرتبہ آپ دریائے حمنا کے کنارے چلّہ کر رہے تھے کہ مخالفت مذہبی کے باعث دشمنوں نے بحالتِ سجدہ شہید کر دیا۔

سراج النسب میں لکھا ہے کہ کوئی ہندو آپ کی دو بیگھہ اراضی پر کاشتکار تھا۔ حضرت نے اس سے ایک روز دریافت کیا کاشت کاری کے علاوہ بھی اس کا کوئی اور ذریعہ معاش ہے۔ اس نے عرض کیا کہ صرف یہی ہے اور افلاس اس قدر ہے کہ اپنی جوان بیٹی کی شادی بھی نہیں کر پا رہا۔ اس کی یہ بات سن کر حضرت نے دو سال کا محصول اسے معاف کر دیا۔ تیسرے سال جب وہ بٹائی کی رقم لایا اور معافی نامہ کی دستاویز پیش کی تو اس میں میعاد درج ہونے سے رہ گئی تھی۔ دستاویز ملاحظہ کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ کریم جب دوام کے لئے معاف کرے تو پھر علی شیر کون؟ جاؤ ہمیشہ کے لئے معاف کیا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالشکورؒ بن حضرت علیؒ شیر دلیرؒ

آپ کا سن پیدائش ۹۴۴ھ ہے خورد سالی میں (بعمر ۱۵ سال) میں ہی اپنے والد کے جانشین و خلیفہ مقرر ہوئے خلافت ملنے کے بعد ۲۶ سال زندہ رہے اور ۴۱ سال کی عمر پاکر ۹۸۵ھ میں وفات پائی۔ موصوف شریعت کے نہایت پابند تھے۔ اور اپنے زمانے کے فاضل اجل تھے۔ (سراج النسب)

حضرت شاہ محمد عبداللہؒ بن حضرت عبدالشکورؒ

حضرت خواجہ محمد عبداللہ کا سن ولادت ۹۶۳ھ اور سال وفات ۱۰۰۵ھ ہے۔ آپ کا مدفن سندھالہ (ضلع کرنال۔ ہریانہ) میں ہے موصوف کو بھی سجادگی صغر سنی میں ملی اس وقت آپ کی عمر سولہ برس تھی۔ مدت خلافت ۴۶ سال شمار کی جاتی ہے۔ آپ اپنے آبائی طریقہ میں کامل و اکمل تھے۔ اور بیشتر وقت یاد الٰہی میں گزارتے تھے۔ (سراج النسب)

خواجہ شاہ عطاء اللہؒ ابن شاہ محمد عبداللہؒ

آپ کی ولادت ۹۸۴ھ میں ہوئی ۲۵ برس کے تھے کہ خلافت سلسلہ جمالیہ عنایت ہوئی آپ کا وصال ۱۰۴۸ھ میں ہوا (سراج النسب)

حضرت خواجہ شاہ محمد فضیلؒ بن حضرت شاہ عطاء اللہ

آپ کی ولادت ۱۰۳۵ھ میں ہوئی آپ کو سلسلہ عالیہ جمالیہ

Marfat.com

کی خلافت ۲۲ برس کی عمر میں ملی ۳۵ سال کی عمر میں عین عالم جوانی میں ۹ ذی قعدہ ۱۰۰۰ھ کو واصل حق ہو گئے آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو حضرت سید محمود شاہ ولایت کرنال کے احاطہ مزار میں دفن کیا گیا۔ حضرت شاہ محمد فضیلؒ بہت حسین و جمیل تھے۔ ایک نوجوان خوبرو عورت آپ پر فریفتہ ہو گئی اور موقع پاکر تنہائی میں آپ کے پاس چلی آئی۔ آپ نے آنے کا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ میں خود نہیں آئی ہوں بلکہ آپ کی محبت مجھے لائی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کیا کوئی تجھ پر فریفتہ ہے۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ بہت سے۔ شاہ فضیل نے فرمایا کہ تو ان کی طرف کیوں متوجہ نہ ہوئی تو کہنے لگی کہ وہ میرے قابل نہ تھے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح میں بھی اللہ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوں میرا دل کسی اور کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اب میری اور تیری کیسے بنے گی؟ بہتر ہے کہ جس کا میں طالب ہوں اس کی تو بھی طالب ہو جا۔ تو پھر میرا اور تیرا ساتھ ابدی ہو جائے گا۔ اس کلام کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ تارک الدنیا ہو گئی اور یاد الٰہی میں فنا ہو گئی (سراج النسب)

حضرت مخدوم قاضی شاہ غلام محمدؒ بن خواجہ شاہ محمد فضیلؒ

آپ صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت میں کامل تھے۔ خلق خدا کی رہبری اور ہدایت میں عمر بھر کوشاں رہے۔ بادشاہ، حکام اور امرائے سلطنت آپ کی بڑی تکریم و تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ سرسادہ کے قاضی

Marfat.com

بھی تھے غربا اور مساکین کے لئے آپ کا لنگر ہمیشہ جاری رہتا۔ آپ کا سن ولادت ۱۰۵۲ھ ہے اور سن وفات ۱۰۹۶ھ (رمضان المبارک) ہے۔ سرساوہ میں مدفون ہیں آپ ۱۸ برس کی عمر میں خلیفہ مقرر ہوئے اور بعد خلافت ۲۶ سال حیات رہے (سرساوہ تحصیل نکوڑ سہارنپور یو۔پی میں ہے) "سراج النسب"

حضرت شاہ نظام الدین ثانیؒ ابن مخدوم قاضی شاہ غلام محمدؒ

آپ ۱۰۷۶ھ میں تولد ہوئے ۲۰ برس کی عمر میں اپنے والد کے خلیفہ و جانشین مقرر ہوئے ۹۰ سال کی عمر پاکر مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۱۶۶ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار سرساوہ میں ہے۔ سراج النسب میں لکھا ہے کہ حضرت موصوف صاحبِ معرفت کاملہ اور انوار ربانی میں مستغرق تھے۔ نیز آپ اپنے آباؤ اجداد کے قدم بقدم سنت نبوی کے سختی سے پابند تھے۔

حضرت شاہ محمد اویسؒ بن شاہ محمد نظام الدین ثانیؒ

آپ کی ولادت ۱۱۴۰ھ میں ہوئی ۲۶ برس کے تھے کہ خلافت عطا ہوئی اور اس کے بعد ۶۴ برس ہدایت خلق فرما کر ۶ جمادی الاول ۱۲۰۴ھ کو بمقام جنید (مشرقی پنجاب) وفات پائی اور وہیں ابدی محو خواب ہیں آپ کو سماع سے رغبت کم تھی زیادہ تر ریاضت و مجاہدۂ نفس میں مشغول رہتے تھے۔ آپ نہایت شفقت و محبت

Marfat.com

سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کے رعب کا یہ عالم تھا کہ حاضرین اکثر لرزہ براندام ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت شاہ محمد رمضان مجذوب سالکؒ

آپ حضرت شاہ محمد ادریسؒ کے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۰۵ھ میں ہوئی۔ عمر شریف ۲۵ سال تھی کہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور ۱۱ برس ہدایتِ خلق میں رہنے کے بعد ۳۶ سال کی عمر میں واصل بالحق ہوئے۔ آپ جھجر (ہریانہ) میں فوت ہوئے اور حسب الوصیت حضرت قطب جمال ہانسوی کی خانقاہ میں سپردِ خاک کئے گئے۔ آپ کی وفات بزم سماع میں ہوئی۔ تاریخ وصال ۷ صفر ۱۲۴۱ھ ہے اور اس مصرعہ سے سن وفات برآمد ہوتا ہے۔

"آہ در حالتِ فنا فی اللہ شد"

۱۲۴۱ھ

آپ نہایت خوب صورت وجیہہ مرد تھے چہرہ مبارک بارعب تھا۔ اکثر و بیشتر زبان سے حق حق کا نعرہ بلند کیا کرتے تھے۔ منہ سے کئی بار جھاگ نکلتی اور آپ پر ایک مخصوص حالت جذب طاری ہو جایا کرتی تھی۔ آپ اللہ کی محبت میں اس قدر فنا تھے کہ ہر شے کی آواز پر آپ کو وجد ہو جاتا تھا۔ ایک بار کسی شخص نے صراحی سے پانی انڈیلا تو فرمانے لگے یہ آواز "حق حق" بول رہی ہے۔ یہ کہہ کر آپ پر حالتِ وجد طاری ہو گئی۔ جو ایک رات اور پورا دن جاری

Marfat.com

رہی۔ آپ کو سماع کا خاص ذوق تھا مگر اس کے محتاج نہ تھے۔ چڑیوں کی چوں چوں اور دولاب (کنوئیں کا چاک) کی آواز بھی آپ کے لئے وجد آفریں تھی۔

ستمبر ۱۹۴۷ء کے فرقہ وارانہ فسادات سے قبل مزار موجود تھا اس کی لوح پر یہ اشعار کندہ تھے۔

خانقاہ محمد رمضانؒ — کز نژادِ جمال جدّم بود
کرد تعمیر او چو دھومن شاہ — در فیضش بروئے خلق کشود
بازشاہ حبیب فرزندش — کرد تعمیر او فراخ نمود
پس بہ سالِ ہزار و سہ صد و چہار — کردمش چوں فراخ و زیب آمود
جستم از حق خلیل سال بناش
ہذا کعبۃ الاصل فرمود،

۱۳۰۴ھ

Marfat.com

شہرِ جمال

ہانسی کا مختصر تاریخی تذکرہ

تحریر:- سردار علی احمد

ہانسی بھارت کے صوبہ ہریانہ پرانت کا ایک تاریخی شہر ہے اس کا جغرافیائی محل وقوع ۲۹ درجہ شمال اور ۷۵ درجہ مشرق پر ہے شہر حصار سے اس کا فاصلہ تقریباً پندرہ میل ہے ہانسی برصغیر پاک و ہند کی قدیم ترین بستیوں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر کشان راجپوتوں کے عہد حکمرانی میں بڑی اہمیت کا حامل تھا یہاں بعد میں بھٹی راجپوتوں اور چوہان خاندان کے راجاؤں نے بھی فرمانروائی کی۔ یہ شہر کئی بار اجڑا اور پھر آباد ہوا۔ یہاں آخری راجپوت حاکم راجہ انگ پال تھا۔ جس کا پایۂ تخت دہلی تھا۔ کرنل ٹاڈ کے بیان کے مطابق شہر آسی عرف ہانسی کی جاگیر بمعہ ملحقہ علاقہ جات راجہ انگ پال نے اپنے بیٹے لبال دیو چوہان کو ۱۰۰۰ء میں تفویض کی۔ یہ وہ دور تھا کہ جب شمال سے مسلمان مجاہدین کے لشکر ہندوستان پر برابر حملے کر رہے تھے۔ سلطان محمود غزنوی کا فرزند شہزادہ مسعود غزنوی ۱۰۳۶ء میں ہانسی پر حملہ آور ہوا اور اس نے رائے لبال دیو کو شکست دے کر یہاں کے قلعہ پر قبضہ

Marfat.com

کر لیا۔ فتح ہانسی کے بعد مسعود تو غزنی لوٹ گیا۔ لیکن اس کے انتظام کے لئے اس نے اپنے ایک کمیدان کو حاکم مقرر کر دیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہریانہ کے راجپوتوں نے بغاوت کی اور حکومتِ غزنی کے مقرر کردہ حاکم کو یہاں سے بھگا دیا اور دوبارہ ہانسی پر اپنی عملداری قائم کر لی۔

مشہور مورخ ابوالقاسم فرشتہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ۱۰۴۳ء میں دہلی کے چوہان مہاراجہ نے ہانسی کو فتح کر کے اسے اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ ہانسی کی فوجی اہمیت کے پیش نظر پرتھوی راج چوہان نے یہاں کہ قلعہ بندیوں کو مزید مضبوط کیا۔ اور دیگر دفاعی انتظامات بھی افغان حملوں کا سدّباب کئے جانے کی غرض سے کئے پایانِ کار ہانسی ایک بڑی فوجی چھاؤنی بن گیا۔ غزنوی خاندان کے بعد سلطان محمد غوری نے علمِ جہاد بلند کیا۔ اور ہندوستان سے ہندو راج کے خاتمہ کی ٹھانی۔ سلطان مذکور نے ۱۱۹۲ء میں ہانسی کو فتح کیا اور اسے ہریانہ کا انتظامی صدر مقام بنا دیا۔ اسلامی سلطنت قائم ہو جانے پر تبلیغ اسلام کے لیے راہ مزید ہموار اور ماحول سازگار ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ ہانسی اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ اور تبلیغ دین کا ایک اہم مرکز بن گیا۔ ہانسی کی مردم خیز سرزمین سے بڑے بڑے جید عالم فقہا، حفاظ اور صوفیائے کرام اٹھے کہ جنہوں نے اپنے فکر و عمل سے دکھی انسانیت اور غریب عوام کی بلا تخصیص مذہب و ملت ہمہ طور خدمت سرانجام دی۔ صوفیائے کرام نے بالعموم اور سلسلہ عالیہ

Marfat.com

چشتیہ کے بزرگوں نے بالخصوص اشاعت اسلام کا فریضہ غیر معمولی ولولے اور والہانہ استقلال و انہماک سے ادا کیا۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر اجودھنؒ کے خلیفۂ باوقار حضرت قطب جمال الدین احمد اور ان کے بعد آپ کے جانشین اقطاب نے نہایت منظم اور منضبط پروگرام کے ذریعہ ہریانہ کے ہزاروں راجپوتوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ بادشاہوں اور حکومتوں کی تبدیلی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے یوں تو کئی ایک انقلاب چشم ہانسی نے دیکھے۔ لیکن ۱۷۶۳ء میں ہونے والے خوفناک قحط نے ہانسی کو اجاڑ کر ویران کر دیا۔ سوائے چند متعلقین درگاہ شہر کی تمام آبادی نقل مکانی کر گئی۔ اس طرح سولہ برس اجاڑ اور ویران رہنے کے بعد ۱۷۹۸ء میں شہر کی دوبارہ آبادکاری شروع ہوئی۔ ایک برطانوی نژاد فوجی طالع آزما جارج ٹامس نے قلعہ ہانسی میں پڑاؤ کیا اور اپنی پلٹنوں کے ذریعہ علاقہ جات ہریانہ میں مار دھاڑ اور لوٹ مار کے ساتھ ساتھ اپنا قبضہ جمانا شروع کیا یہ دور طائف الملوکی کا تھا۔ مرہٹے۔ سکھ اور انگریز اپنی اپنی عملداری قائم کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ جنگیں روزمرہ کا معمول بن چکی تھیں اور عوام اس صورتِ حال سے بے حد پریشان تھے۔ ہانسی پر مرہٹہ سردار سندھیا ۱۸۰۰ء میں قابض ہو گیا لیکن ۱۸۰۳ء میں جنرل لوئیس نے مرہٹوں کو شکست دیکر یہاں سے نکال باہر کیا اور یہاں ایک فوجی چھاؤنی قائم کی شہر اور مضافات کے انتظام کے لئے نواب مرزا عظیم بیگ مقرر ہوئے اور ان کے بعد عہدہ نظامت

Marfat.com

مرزا الیاس بیگ کے سپرد ہوا۔ ہانسی میں پھر سے لوگ آ آکر بسنے لگے اور پھر سے چہل پہل شروع ہو گئی۔ مئی ۱۸۵۷ء میں انگریزی راج کا جوا اتار پھینکنے کے لئے جو تحریک چلی اس میں ہانسی کے مسلمانوں نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ تحریک ناکام ہوئی اور انگریز حاکموں نے ظلم کا بازار گرم کر دیا۔ سینکڑوں لوگوں کو تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا۔ اور ہزاروں لوگ قتل ہوئے سکھ سپاہیوں نے مسلمانوں کو بطور خاص لوٹ کر قلاش کر دیا۔ ایک سال سے زائد ہانسی میں دار و رسن کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ۱۸۵۹ء میں جاکر کہیں حالات پُرسکون ہوئے ہانسی کے عروق مردہ میں خون زندگی دوڑا تو یہاں فکر ملّی کے سرچشمے بھی پھر سے پھوٹ نکلے۔ اور یہ شہر ایک اہم علمی اور دینی مرکز بن گیا۔ مسلمانان ہانسی میں ملّی تشخص کے احیاء کی تحریک اور جہاد آزادی کا جو جذبہ پیدا ہوا اس کا رابطہ دہلی سے قائم تھا۔ جب مجاہدین آزادی نے ۱۸۵۷ء میں برطانوی استعمار کو للکارا اور جنگِ آزادی شروع ہوئی تو ہانسی کے مسلم راجپوت قبائل اس میں پیش پیش تھے۔ انگریزی افواج کے مقابلہ میں ہانسی کے مجاہدین نے بڑی بے جگری سے کئی لڑائیاں لڑیں اور داد شجاعت دی۔ دسمبر ۱۸۵۷ء سے ۱۸۵۹ء تک ہانسی اور اس کے متصلہ علاقوں پر انگریزوں نے بڑے مظالم کئے۔ ۱۸۶۰ء میں جب مکمل امن و سکون ہوا تو یہاں کی آبادی نے سکھ کا سانس لیا۔ اہالیان ہانسی نے تحریک خلافت۔ ترک اموال۔ تحریک آزادی اور حصولِ پاکستان

Marfat.com

کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔

اَب سے ستّر برس پہلے کا ہانسی

قاضی سید شریف حسین اپنی تالیف تذکرۂ ہانسی میں یوں رقمطراز ہیں۔

۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہانسی کی آبادی سولہ ہزار ہے۔ پیرزادوں کے خاندانوں کے علاوہ یہاں دوسری اقوام میں مغل، راجپوت شیخ۔ سید۔ پٹھان قانون گو مہاجن برہمن گوجر جاٹ اور مالی خاصی تعداد میں بستے ہیں ان کے علاوہ بیوپاری، باربردار جلاہے چمار کمہار، دھوبی تیلی اور لوہار بھی ہیں۔ کرنل سی بی سکنر کا خاندان بھی یہاں رہائش رکھتا ہے۔

ضلع حصار کا یہ قصبہ نہر جمن غربی کے کنارے دہلی سے شمالی مغرب کی طرف واقع ہے اور نصف دائرہ کی شکل میں مثل ہلال آباد ہے اور اس کی فصیل مضبوط ہے اور عہد مغلیہ کے دور کی یادگار ہے مکانات زیادہ تر پختہ بنے ہوئے ہیں بہت سی دو منزلہ اور تین منزلہ اونچی حویلیاں بھی تعمیر شدہ ہیں۔ شہر کی سڑکیں پختہ ہیں گلی کوچوں میں اینٹوں کا فرش ہے۔ شہر سے پانی کی نکاسی کے لیے بدررو نیں اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہانسی شہر کے چاروں طرف تالاب باغات اور چھوٹی نہریں جاری ہیں ریلوے سٹیشن آبادی سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ پختہ سڑک کے دونوں جانب سایہ دار درخت لگے ہوئے ہیں۔ تھانہ تحصیل کی عمارات کے علاوہ

Marfat.com

ڈاک بنگلہ اور ایلیٹ ٹینس کلب کی عمارتیں قابل ذکر ہیں۔ رابرٹ سکز اور کیپٹن اسٹینلے کی کوٹھیاں جدید طرز کی ہیں۔ روئی کے بھی دو بڑے کارخانے ہیں

تقسیم ہندوستان کے بعد درگاہِ جمال کے حالات

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر، بھارت اور پاکستان کی دو خود مختار مملکتوں میں تقسیم ہو گیا۔ اٹاری سے دہلی تک ہندو فرقہ پرستوں اور سکھوں نے مقامی انتظامیہ کی اعانت سے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا ہانسی اور اس کے مضافات میں نہتے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی ہزاروں نوجوانوں بچوں اور بوڑھوں کو تہہ تیغ کیا گیا اور ان گنت مسلم خواتین کو اغوا کیا گیا۔ جو لوگ اس قیامتِ صغریٰ کے ہنگاموں سے بچ گئے انہیں پاکستان دھکیل دیا گیا۔ مسلمانوں کی متروکہ سکنی و دیگر جائیدادوں پر غیر مسلم قابض ہو گئے۔ حضرت قطب جمال کی درگاہ میں پناہ گزین مسلمانوں کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔ تقسیم ہند کے وقت ہانسی میں حضرت قطب جمال ہانسوی کی اولاد میں سے پندرہ خاندان آباد تھے۔ درگاہ شریف کے متولی اور منتظم دیوان انوار الاسلام تھے (جو آج کل تحصیل پاک پتن میں آباد ہیں) ہانسی سے صرف ان کا کنبہ صحیح سلامت پاکستان پہنچا۔ جب کہ دوسرے چودہ خاندان احاطۂ درگاہ میں ہی شہید ہو گئے۔ ان میں سے ایک گھرانہ جناب جسٹس عبدالشکور السلام حال جج ہائی کورٹ لاہور کا تھا

Marfat.com

ان کے افراد خانہ میں ان کے بڑے بھائی جناب پیرزادہ عبدالسلام اور دو کم عمر بچیاں بی بی ملکہ بیگم اور بی بی بلقیس بیگم اور ننھا حاتم علی کفار کی تیغ ستم سے بچ کر وارد پاکستان ہوئے۔ باقی سب راہِ حق میں شہید ہوئے۔ ہانسی جب مسلمانوں سے یکسر خالی ہو گیا اور دیوان درگاہ بھی یہاں سے ہجرت کر گئے تو مغربی پنجاب سے وارد غیر مسلم شرنارتھیوں نے درگاہ اور اس کی ملحقہ عمارات پر قبضہ کر کے سکونت اختیار کر لی۔ احاطہ کی سب قبروں کو مسمار کر ڈالا اور ان کے کتبے اکھاڑ پھینکے مسجد جمالی کو بھی کافی نقصان پہنچایا۔ البتہ حضرت قطب جمال کی قبر شریف ان وحشیوں کی دست برد سے محفوظ رہی۔ روایت ہے کہ ایک گستاخ سکھ مزار کے گنبد پر چڑھ گیا اور طلائی کلس کو اتارنے لگا تو دھڑام سے نیچے آ رہا۔ اور مر گیا اس واقعہ کے بعد پھر کسی کو ایسی گستاخی کی جرأت نہ ہوئی جب حالات کچھ بہتر ہوئے تو سلسلہ جالیہ کے حلقہ گوشوں نے درگاہ شریف کی واگزاری کے لئے قانونی چارہ جوئی کی پایاں کار ۱۹۵۹ء میں واگزاری کے احکامات صادر ہوئے درگاہ شریف پر کئی ایک غیر مستحق دنیادار دانے اپنا اثر جمایا اس صورتحال کی اصلاح کے لئے پھر سے قانونی چارہ جوئی کی گئی اور اس کارِ خیر میں جے پور کے متعلقینِ سلسلہ نے دل کھول کر مالی و دیگر اعانت کی۔ سعیٔ ظاہری میں خواجہ مبارک علی جمالی جے پوری پیش پیش رہے۔ درگاہ کی بحالی کا دیوانی کا مقدمہ مورخہ ۲ فروری ۱۹۶۰ء کو شاہ محمد ولی الرحمٰن جمالی کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اور انہوں نے

Marfat.com

۱۹۶۱ء میں حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ کا عرس شاندار طریقہ سے منعقد کیا۔ موصوف نے درگاہ شریف کی مرمت اور آرائش کا کام بڑی محنت اور جذبے سے شروع کیا لیکن انہیں ۱۲ر جون ۱۹۶۱ء کو پیغام اجل آ گیا۔ ان کے جانشین شاہ محمد قطب العالم نے بقیہ کام سرانجام دیا۔ آج کل سجادگی انہی کے خانوادہ میں ہے۔ ۱۲ر شعبان کو ہر سال حضرت قطب جمال کا عرس منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں مسلمان زائرین کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں غیر مسلم بھی شریک ہوتے ہیں۔

تذکرہ ہانسی مطبوعہ مطبع گلشن ابراہیمی امین آباد لکھنؤ (جون ۱۹۱۵ء) تالیف قاضی سید شریف حسین فاتمی شہر ہانسی میں لکھا ہے کہ مہاراجہ پرتھوی راج چوہان کی بیٹی نے شہر ہانسی کو آباد کیا اور بستی کا نام "ہنسی" رکھا۔ جو بعد میں بگڑ کر ہانسی ہو گیا۔ یہ راجکماری تبدیلیٔ آب و ہوا کے لئے اس علاقہ میں کچھ عرصہ مقیم رہی تھی۔ اسی کتاب میں ایک دوسری روایت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جب پرتھوی راج عرف رائے پتھورا نے یہاں قلعہ کی بنیاد رکھنا چاہی تو پنڈتوں نے اسے مشورہ دیا کہ جب تک کہ دیوتا کی بھینٹ کسی انسان کو نہیں کر دیا جاتا تو قلعہ تعمیر نہ ہو سکے گا اور نحوست اس پر سایہ فگن رہے گی۔ ایک شخص آسا جاٹ نے زر زمین کے لالچ میں خود کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ جسے دیوار میں زندہ چنوا دیا گیا۔ اور بستی کو اسی جانثار کے نام سے موسوم کیا گیا۔ چنانچہ صدیوں پرانی ایک لوک کہاوت ہریانہ کے جاٹوں میں مشہور ہے کہ "آسی آسا جاٹ کی اور گڈھ پتھورا رائے"

Marfat.com

یعنی ہانسی آساجاٹ کی ہے اور قلعہ رائے پتھورا کا۔ مذکورہ روایت کے مطابق ہانسی کی بستی ۱۱۹۲ء کے لگ بھگ معرض وجود میں آئی تھی ہانسی کی اولین آبادکاری کے بارے میں ایک تیسری روایت یہ ہے کہ پال خاندان کے راجہ ہنس پریم نے (جو راجہ دیوپال کا بانی تھا) اس شہر کو ۹۱۷ء مطابق ۳۳۵ھ میں آباد کیا اور اسے ہنس پور کا نام دیا۔

اسی طرح کی ایک اور روایت یہ بھی ہے کہ راجہ انگ پال ہانسی کا پہلا بانی ہے اس نے یہ شہر اپنے پوجیہ گرو سہاکر کی یاد میں ۲۷۵ھ میں تعمیر کرایا راجہ موصوف کو اس عبادت گزار تارک الدنیا سے کمال عقیدت تھی اور اس کی سمادھی تیار کرانے کے بعد یہاں لوگوں کو آباد ہونے کی ترغیب دی۔ چنانچہ چند سالوں میں "ہنس نگری" بستی بس گئی اور یہی بعد ہانسی کے نام سے مشہور ہو گئی۔

ان سب روایتوں کے برعکس "آئین اکبری" میں ہانسی کے حوالے سے یہ تذکرہ ملتا ہے کہ مہاراجا اجے پال چکرورتی کے خانوادہ کا ایک راجہ نانک رائے تھا (جس کی اولاد عہد اکبر اعظم میں ریاست بوندی۔ راجستھان میں حکمران تھی) اس نے شہر ہانسی بسایا تھا اور ایک قلعہ تعمیر کیا تھا۔ راجہ نانک رائے کے عہد حکومت میں اول، اول مسلمانوں کے قدموں نے سرزمین راجپوتانہ کو چھوا تھا۔

ان روایتوں کی حقیقت کچھ بھی ہو لیکن یہ بات ثابت ہے کہ ہانسی ایک قدیم تاریخی شہر ہے۔

قدیم دروازے ۔ اس بستی کے قدیم پانچ دروازے ہیں

Marfat.com

جن کے نام یہ ہیں: بڑسی دروازہ امرو دروازہ قطب دروازہ
گشائیں دروازہ اور دہلی دروازہ

چھٹی کھڑکی (موری دروازہ کی ایک شکل) کھڑکی بھٹی کے نام سے مشہور ہے۔ ان دروازوں میں سب سے اعلیٰ قدیم ترین اور تاریخی حیثیت کا حامل بڑسی دروازہ ہے جو عہد سلطان علاؤ الدین خلجی میں ۷۰۳ھ میں تعمیر ہوا تھا۔ اس دروازہ پر یہ کتبہ کندہ ہے۔

بعہدِ مملکت بادشاہ روئے زمین — خدائیگاں سلطان شہ علاؤ الدین
ابوالمظفر شاہ جہاں محمد شاہ — کہ باد مملکتش جاوداں بروئے زمین
یگان خسرو گیہاں سکندر ثانی — رسید صیت معادلش تا باعلیین
بسمت حضرت دہلی کہ ہست دارالملک — بامر خسرو دوراں شدہ حصار حصین
بنا نمود شد بے نظیر دروازہ — کزار تفاع بہ کیواں کند ہمی تمکین
بنا نہادہ بروز دہم ربیع آخر — بسال ہفت صد و سہ شدہ عمارت این
۷۰۳ھ

یہ دروازہ نہایت خوشنما اور خوش وضع ہے اور بے مثل و بے نظیر ہے اس دروازے کے سامنے ایک چوپڑ کا بازار ہے جو فراخ اور خوب صورت ہے یہاں صبح و شام خریداروں کی ریل پیل رہتی ہے اس بازار کے وسط میں ایک بڑی عمدہ سبیل بنی ہوئی ہے جو حصار ضلع کے انگریز ڈپٹی کمشنر مسٹر ٹولنڈ کی خوشنودی کے لئے ایک رئیس شہر نے اپنے صرفہ سے بنوائی تھی

قلعہ ہانسی کے آثار

اب اس کے کھنڈرات ہی دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کی سائیٹ

Marfat.com

قصبہ کے شمال مشرقی کونہ پر ہے۔ قلعہ کی فصیل پختہ چونے سے بنی ہوئی تھی اور جا بجا خوبصورت برج تعمیر کئے گئے تھے۔ قلعہ کے چاروں اطراف گہری خندق کے آثار موجود ہیں۔ قلعہ کے بلند و بالا دروازوں پر پتھروں سے تراشیدہ خوفناک دیو بنا کر کھڑے کئے گئے تھے ان بتوں میں دو ٹکڑوں کو حضرت میر نعمت اللہ شاہ ولی کے مجاوروں نے اپنی رہائشی مکان میں اینٹ پتھر کی بجائے چن لیا تھا وہ اب تک موجود ہیں۔ کئی لوگ انہیں دیکھنے جاتے ہیں۔ قلعہ کی بعض دیواروں پر دیوی دیوتاؤں، پریوں، جانوروں اور پرندوں کی تصاویر کے نقوش اب مٹ چکے ہیں صرف ایک دیوار پر اہل ہنود کے بعض دیوتاؤں کی چند شبیہیں دکھائی دیتی ہیں قلعہ کے اندر دو تین پرانے کنوئیں تھے وہ بند کر دیئے گئے ہیں۔

درگاہ حضرت میر نعمت اللہ ولی شہید

یہ پرانوار مزار قلعہ کے شمال مشرقی کونے پر ہے اس خانقاہ کی ابتدائی عمارت سلطان ارسلان اور سلطان بہرام شاہ غزنی نے ۵۹۳ھ میں تعمیر کرائی تھی جو مرور ایام سے معدوم ہو گئی اب معمولی مکان ہے اور اصلی قدیم عمارت کی یادگار اور نشان ہے۔ آپ کا عرس شوال کے مہینے میں یکم اور دو تاریخ کو ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں تاریخیں آپ کی شہادت و تجہیز و تکفین کی ہے۔ ہر سال چیت بکرمی سمت کی دوسری جمعرات کو درگاہ شریف پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

میلہ میں دکانداری کرنے والے قاضیٔ شہر کو نذر دیتے ہیں جس کو قاضی کی چنگی کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں ایسا کرنے سے سودے میں نفع ہوتا ہے۔

مسجد قاضی

یہ درگاہ میر نعمت اللہ شہیدؒ کے دروازے کے بالکل سامنے موجود ہے یہ ایک چھوٹی سی مسجد نہایت خوب صورت اور موتی مسجد کے نمونے پر بنائی گئی ہے اس مسجد کی تعمیر قاضی حسن رضا نے کرائی تھی۔ مسجد میں بہت سے کتبات لگے ہوئے ہیں۔ ایک پر یہ عبارت کندہ ہے

بصدقِ دل نمودہ شیخ منعم — بنائے مسجد از روئے تحقیق
چو جستم سال تاریخ بنائش — خرد گفتہ کہ بیت اللہ تحقیق

بعض معروف شہدا کی قبور

قدیم قلعہ ہانسی کے وسیع احاطہ میں بہت سے اکابر اسلام مدفون ہیں چند ایک کے نام یہ ہیں۔ خواجہ حسام الدین سالار شہید (مدفن میدان میں ہے جہاں اب تعزیئے دفن کئے جاتے ہیں) خواجہ عثمان کمیدان اور شاہ قاضی (قیام سر تالاب کے کنارے ان دونوں کی قبور ہیں) غازی سلطان مجدد شہید (زیر قلعہ مزار ہے)

گنج شہیدان و چہل حافظہ

گنج شہیدان میں وہ ہزاروں شہداء محو خواب ہیں۔ جو سلطان

Marfat.com

شہاب الدین محمد غوری کے ساتھ ہانسی کے علاقہ پر ۱۱۹۳ء میں حملہ آور ہوئے تھے چہل حافظ میں لشکر اسلام میں شامل چالیس حفاظ شہداء کی مجموعی قبر ہے جو احاطہ میں واقع ہے۔ ۱۹۶۹ء تک یہ جگہ محفوظ و موجود تھی اور غالباً اب بھی ہے۔

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہٗ

منظوم شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ

یا الٰہی یا الٰہ العالمین — جز ترے فریاد رس کوئی نہیں
بہر ذاتِ اقدس حضرت رسولؐ — تو نے بخشا ہے جنہیں تاج قبول
واسطے حضرت علی مرتضیٰؓ — نور تیرا جلوہ گر ہو اے خدا
بہر شاہ دیں حسن بصریؒ مقام — بہر عبدالواحدؒ نورِ انام
اور فضیل شاہؒ اکرم کے لئے — شاہ ابراہیم ادہمؒ کے لئے
اور حذیفہؒ شاہ دین کے واسطے — بو ہبیرہؒ بالیقین کے واسطے
حضرت ممشادؒ شامی کے لئے — خواجہ بو اسحٰقؒ نامی کے لئے
خواجہ بو احمدؒ شہ دیں کے لئے — بو محمد شاہؒ تمکیں کے لئے
بہر بو یوسفؒ شہنشاہ انام — بہر شہ مودود چشتیؒ نیک نام
بہر شہ حاجی شریفؒ زندنی — بہر شہ عثمانؒ خواجہ ہرونی
شہ معین الدین حسنؒ کے واسطے — مجھ کو کار خیر کی توفیق دے
خواجہ قطب الدین کاکیؒ کے لئے — زنگ عصیاں کا مرے دل سے مٹے
شہ فرید الدینؒ بابا کے لئے — تیرے قربِ خاص کی دولت ملے
واسطے قطبِ جمال الدینؒ کے — اپنا شیدائی بنا یارب مجھے

Marfat.com

جن کی نعمت کے امین باصفا ہیں نظام الدینؒ نظام اولیاؑ
شاہ قطب الدینؒ منور کے لئے قطب نورالدینؒ انور کے لئے
واسطے برہانِ دینؒ بن نورِ دینؒ کر عطا یارب مجھے حق الیقیں
شہ بہاء الدینؒ سندھالی کے لئے میری آنکھوں میں ترا جلوہ رہے
بایزیدؒ شاہ ادھن کے لئے پردۂ دوری مرے دل سے ہٹے
واسطے شاہ سراج الدینؒ کے مجھ کو دکھلا جلوے اپنی ذات کے
از پئے حضرت علیؒ شیر دلیر دشت عرفاں کا بنا دے مجھ کو شیر
بہر شاہ حضرت عبدالشکورؒ اپنے مظہر کا بنا مجھ کو ظہور
واسطے سے شاہ عبداللہؒ کے داغ عصیاں دور کر دل سے مرے
واسطے حضرت عطاء اللہؒ کے کر عطا نعمت حقیقت کی مجھے
شہ فضیلؒ باصفا کے واسطے ساغرِ وحدت پلا یارب مجھے
جو محمدؐ کے غلام باوفا ہیں کر دے ان کے واسطے مجھ پر عطا
شہ نظام الدینؒ کی خاطر اے خدا لذتِ دیدار کا ساغر پلا
بہر شہ قطب اویسؒ نامدار فقر کی دولت سے کر دے کامگار
خسروِ دیں شاہ رمضانؒ کے لئے مست کر دے بادۂ توحید سے
شاہ دھومنؒ قطبِ دوراں کیلئے ان کا فیضِ قلب ہو حاصل مجھے
اور حبیب خاص رحمٰنؒ کے لئے سب بزرگوں کی محبت دے مجھے
دل نہ ہو میرا کبھی اندوہگیں کھول دے مجھ پر در حق الیقیں
اپنی ذات خاص کا شیدا بنا اور صفات پاک کا جلوہ دکھا
بادۂ وحدت سے مجھ کو مست کر اور دوئی کے وسوسہ کو پست کر

Marfat.com

اپنے ذوق وشوق سے مخمور کر　　نور سے اپنے مجھے معمور کر
میرے تن میں میری جاں میں نور دے　　میرے دل میری زباں میں نور دے
اپنی راہِ عشق میں مجھ کو چلا　　اور جمالِ خاص کا شیدا بنا

دین و دنیا کے بنیں سب میرے کام
اور مرادیں میری بر آئیں تمام
آمین
(منقول از تنویر طریقت)

Marfat.com

انتساب

والدِ مرحوم کے نام

تو آگہی کہ مرا از غروبِ ایں خورشید

چہ گنج ہائے سعادت زیانِ جان آمد

Marfat.com

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

جمال الدین احمد ہانسوی الخطیب

نام ولقب :۔ اسم گرامی جمال الدین احمد تھا اور لقب[1] خطیب۔ مگر بعض تذکروں میں قطب بھی لکھا ہے۔ چنانچہ مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں

"خطیب و قطب خطاب داشت"[2]

اور مرزا آفتاب بیگ سہسرامی نے بھی یہی لکھا ہے :

"خطیب اور قطب خطاب آپ کا تھا"[3]

موصوف کا جو مطبوعہ دیوان ہمارے پیش نظر ہے اس کے سرورق پر بھی یہی لکھا ہوا ہے :۔

"دیوان جمال الدین احمد قطب ہانسوی"[4]

مگر خود حضرت جمال الدین احمد نے "خطیب" ہی لقب اختیار کیا ہے۔ دیوان مذکور میں کئی جگہ لائے ہیں۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو۔

اے احمدِ خطیب جمالش نگر ز شوق تا کے کنی نگہ ز ہوس در جمال عید؟

---

[1] (و) محمد قاسم ہندو شاہ استرابادی : تاریخ فرشتہ، مطبوعہ مطبع معمورہ بمبئی ۱۸۳۲ء، ۱۲۳۷ھ ص ۷۳۰ مقالہ دوازدہم

(ب) شیخ عبدالحق محدث دہلوی : اخبار الاخیار بحوالہ اردو ترجمہ اخبار الاخیار۔ مطبوعہ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ ص۔ ۱۰۰۔ از سید یسین علی صاحب

[2] غلام سرور لاہوری : خزینۃ الاصفیا۔ مطبوعہ نولکشور پریس۔ لاہور ۱۲۸۳ھ

[3] مرزا آفتاب بیگ : تحفۃ الابرار مطبوعہ مطبع رضوی۔ دہلی ۱۲۲۳ھ۔ ص۔ ۴۴

[4] جمال الدین احمد ہانسوی : دیوان غزلیات و رباعیات۔ مطبوعہ مطبع چشمہ فیض۔ دہلی ۱۸۰۹ء

Marfat.com

اسی طرح ایک قطعہ میں لائے ہیں ملاحظہ ہو :- (ج ۱ ص ۲۹۶)

از حد شرع مگذر اے احمد خطیب
راہ مراد سپر اے احمد خطیب
آں چیز ہا کہ کردی و ایں ہا کہ می کنی
بکشائے چشم و بنگر اے احمد خطیب
عمرت گذشت از چہل ہر روزہ یک گناہ
بنشیں و جملہ بشمر اے احمد خطیب (ص ۲۰۰، ج ۲)

تخلص آپ نے جمالؔ اور احمدؔ دونوں تخلص اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ آپ کے دونوں دواوین میں یہ تخلص آتے ہیں مثلاً دیوان غزلیات کا یہ شعر ملاحظہ ہو

روزے نو دہی فرمان کا اے احمد سرگرداں
بار است ترا بر من بر گاہ کہ می آئی" (ص ۲۹۵)

دوسرا شعر ملاحظہ کریں

منم احمد نزار و زار گشتہ ز ہجرت ایں چنیں ایں چنیں

اور یہ دو شعر ملاحظہ ہوں جن میں جمال تخلص اختیار کیا ہے۔

آوازِ جمالؔ خستہ بشنو کز آرزویت بیارب آمد (ص ۲۹۶)
جمالِ خستہ می گوید چو بینم ایں چنیں وقتے ہمیں آواز بر دارم زہے دولت، زہے دولت
(ص - ۲۹۷)

بہر کیف جمال الدین احمد ہانسوی نے جمالؔ اور احمدؔ دونوں تخلص اختیار کئے ہیں یہ متعین کرنا ذرا مشکل ہے کہ کس مدت تک جمال تخلص اختیار کیا اور کب سے احمدؔ تخلص اپنایا ہے۔ دیوان میں مقدم و موخر دونوں تخلص نظر آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی زمانے میں دونوں تخلص اختیار کرتے تھے۔

Marfat.com

نسب حضرت جمال الدین احمد ہانسویؒ کا سلسلۂ نسب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ مختلف تذکرہ نگاروں نے اس کا ذکر کیا ہے مثلاً شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری لکھتے ہیں

لہ آپ کا اسم گرامی نعمان تھا۔ ابوحنیفہ کنیت اور امام اعظم لقب تھا ۸۰ھ میں کوفہ میں تولد ہوئے اس زمانے میں عبدالملک بن مروان (متوفی ۸۶ھ) تخت خلافت پر متمکن تھا۔ یہ وہ مبارک عہد تھا جس میں چند صحابہ بھی تھے۔ مثلاً انس بن مالکؓ (متوفی ۹۳ھ) سہل بن سعدؓ (متوفی ۹۱ھ) وغیرہ۔

امام اعظمؒ کے بچپن کا دور بڑا پرآشوب تھا۔ حجاج بن یوسف (متوفی ۹۵ھ) گورنر عراق نے ایک شورش برپا کر رکھی تھی۔ ہر طرف سراسیمگی کا عالم تھا۔ اس کی وفات کے بعد ۹۶ھ میں عبدالملک کا جانشین ولید اول بھی انتقال کر گیا۔ اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک (متوفی ۹۹ھ) تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اور حالات اعتدال پر آئے۔

اسی زمانہ میں امام شعبی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۰۴ھ یا ۱۰۶ھ) کی تحریک پر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ شہر کے مشہور استاد حضرت امام حماد رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۰ھ) سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ فن فقہ کی تکمیل انہیں سے کی مگر فن حدیث میں اوروں سے بھی استفادہ کیا۔ چنانچہ تہذیب التہذیب، تہذیب الاسماء، تذکرۃ الحفاظ وغیرہ میں امام اعظم کے شیوخ حدیث کا ذکر ہے۔ امام حماد رضی اللہ عنہ نے ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ موسیٰ بن کثیر ان کے جانشین ہوئے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد اہل کوفہ نے متفقہ طور پر موصوف کا جانشین بنا دیا۔ سلسلۂ درس و تدریس جاری ہوا اور اطراف و اکناف عالم سے لوگ مستفید ہوئے۔

۱۲۵ھ میں یزید دوم کے جانشین ہشام بن عبدالملک نے وفات پائی ان کے بعد

Marfat.com

"از نژاد ابو حنیفہ کوفی است"[1]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"سلسلہ نسب آپ کا حضرت امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے"[2]

مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :- ولید دوم، یزید سوم اور ابراہیم بن ولید یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوئے۔ اس زمانہ میں ابو مسلم خراسانی نے ملک میں سازشوں کا جال پھیلا رکھا تھا اور کوفہ اس کا خاص مرکز تھا ان حالات کے پیش نظر گورنر کوفہ یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے عراق کے تمام فقہا کو اپنے قبضہ میں لیا اور اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی افسر خزانہ کا عہدہ پیش کیا مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اس پر گورنر غضبناک ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ روزانہ دس درّے لگائے جائیں اس پر بھی امام صاحب اپنے مقام پر جمے رہے بالآخر آپ کو رہا کر دیا گیا۔ آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور ۱۳۶ھ تک وہیں قیام فرمایا

۱۳۲ھ میں سلطنتِ اسلامیہ نے پہلو بدلا۔ بنو امیہ کا خاتمہ ہوا اور آلِ عباس برسر اقتدار آئے۔ اس خاندان کا پہلا حکمران ابو العباس سفاح (متوفی ۱۳۶ھ) اس کے بعد ابو جعفر منصور، اس کا بھائی جانشین ہوا۔ اس نے سادات پر بڑے ظلم کئے۔ مجبور ہو کر محمد نفس ذکیہ (متوفی ۱۴۵ھ) نے علم بغاوت بلند کیا۔ مگر وہ مارے گئے۔ ان کے بعد ان کے بھائی ابراہیم نے ان کا علم سنبھالا۔ امام اعظم نے چار ہزار درہم سے ان کی مدد کی۔ یہ بھی شکست کھا گئے۔ امام صاحب کی تائید کی وجہ سے خلیفۂ وقت منصور کی آپ پر نظر تھی۔ چنانچہ اس نے دربار میں طلب کیا۔ آپ حاضر ہوئے اس نے بہانہ تراشنے کے لئے آپ کے سامنے عہدۂ قضاء پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا اس پر اس نے آپ کو قید کر دیا۔ یہ ۱۴۶ھ کا واقعہ ہے امام اعظمؒ نے قید خانہ میں بھی سلسلہ درس و تدریس جاری رکھا۔ امام محمدؒ نے قید خانہ ہی میں آپ سے پڑھا تھا۔ منصور کو یہ ہر دلعزیزی ناگوار ہوئی اس نے زہر دلوا دیا

Marfat.com

" و نسب شریف وے بچند واسطہ بہ ابو حنیفہ امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ می رسد[۳]

مولانا رحمان علی صاحب تحریر فرماتے ہیں

"انتساب او بہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی است[۴]

ڈاکٹر زبید احمد صاحب لکھتے ہیں

The author was a descendant of the Imam Abu Hanifa and a great Sufi in his age[۵]

حضرت جمال الدین احمدؒ نے خود اپنے دیوان میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؓ کی منقبت لکھی ہے۔

<u>بیعت و ارادت</u> حضرت جمال الدین احمد ہانسویؒ سلسلہ چشتیہ میں شیخ فریدالدین گنج شکرؒ (متوفی ۶۶۸ھ) سے بیعت تھے۔ چنانچہ شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری لکھتے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :- جب آپ نے اس کا اثر محسوس کیا تو سر بسجود ہو گئے اور اسی حالت میں جان۔ جاں آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(ماخوذ از "سیرۃ نعمان" مولفہ شبلی ۱۸۹۳ء) (ص - ۱۳ تا ۳۹)

[۱] ابوالفضل بن مبارک ناگوری آئین اکبری مطبوعہ بپٹسٹ مشن پریس۔ کلکتہ ۱۸۷۷ء ج - ۲ ص - ۲۱۹

[۲] سید لیسین علی ترجمہ اخبار الاخیار۔ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ ص ۱۰۰

[۳] مفتی غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیا مطبوعہ ہوپ پریس لاہور۔ ۱۲۸۳ھ

[۴] رحمان علی، تذکرۂ علمائے ہند مطبوعہ مطبع منشی نولکشور لکھنو۔ ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء ص ۴۲

[۵] Dr. M. Z. Zubaid Ahmed, The contribution of India to Arabic literature published at Pikshit Press, Allahabad 1945 A.D. P-82.

Marfat.com

"بہ خطاب وفتویٰ پرداختے، ازاں باز داشتہ از شیخ فرید گنج شکر ارادت برگرفت"[1]

حضرت جمال الدین احمد دیوانِ غزلیات میں خود تحریر کرتے ہیں

نصیحت می کنی اے یار دینی — شنو تا کم نگردد ایں زیادت
برو در خدمتِ شیخ المشائخ — فریدالحق ولدیں با ارادت
چو احمد شو مریدِ او ولیکن — نگہ می دار آدابِ عبادت[2]

(ج-۱، ص - ۸۰)

ایک اور جگہ کہتے ہیں :-

پیرم فریدِ دیں من احمد مریدِ او — زاں می دہد بدستم فتراک پیرمن[3]

(ج-۱، ص - ۱۰۳)

محبتِ شیخ: حضرت جمال الدین احمد ہانسویؒ کو اپنے مرشد سے بے انتہا محبت تھی اس کا اظہار انہوں نے قصیدہ میں بھی کیا ہے اور رباعیوں میں بھی۔ چند رباعیاں ملاحظہ ہوں

در بحرِ یقیں در ثمیں پیرِ من است — بر خاتم معرفت نگیں پیرِ من است
بے شک من بے توشہ بمنزل برسم — چوں شیخِ جہاں فریدِ دیں پیرِ من است

در مذہب عاشقاں فریدِ دیں است — در مجمعِ طالبان مزیدِ دیں است
من نیز کنوں سالک و طالب گردم — چوں پیرِ من خستہ فریدالدین است

وازند دید دیں پذیرفت مرا — جویاں مزید دیں پذیرفت مرا

---

[1] شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری: آئین اکبری۔ ج۔ ۲، ص۔ ۲۱۹ مطبوعہ بپٹسٹ مشن پریس۔ کلکتہ ۱۸۷۷ء

[2] جمال الدین احمد ہانسوی: دیوانِ غزلیات۔ ص۔ ۸۰، ۱۰۳ مطبوعہ چشمۂ فیض دہلی ۱۸۸۹ء

[3] جمال الدین احمد ہانسوی: دیوانِ رباعیات۔ ص۔ ۴۲ مطبوعہ مطبع چشمۂ فیض دہلی ۱۸۸۹ء

Marfat.com

من گرچہ بدم لیک کنوں نیک شدم　　چوں شیخ فرید دین پذیرفت مرا

(ج - ۲، ص - ۴۲)

یہی عشق و محبت تھا جو کشاں کشاں آپ کو کئی بار ہانسی سے پاک پتن (اجودھن) لے گیا۔ چنانچہ امیر حسن علا سنجری نے ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء "فوائد الفوائد" میں اس کا ذکر یوں کیا ہے۔

دوشنبہ دہم ماہ ذی الحجہ سنۃ المذکور (۷۰۹ھ)

سعادت پائے بوس میسر شد، سخن دراں افتاد کہ مریداں کہ زیارت پیر خواہند کرد و ہر یکے بعد از چند گاہ برود۔ بر لفظ مبارک راند کہ سہ کرت بخدمت شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین قدس سرہٗ العزیز رفتہ ام۔ ہر سال یکبار بعد ازاں کہ نقل فرمودہ ہفت بار دیگر رفتہ شدہ است یا شش بار۔ اما اغلب گمان آں ست کہ ہفت بار رفتہ شدہ است چناں کہ در خاطر ہمیں مقرر است کہ در حیات و ممات دہ بار رفتہ شدہ است بعد ازاں فرمود کہ شیخ جمال الدین ہفت بار رفتہ بود از ہانسی[1]

محمد بن احمد بدایونی نے "راحت القلوب" کے نام سے خواجگانِ چشت کے جو ملفوظات جمع کئے اس میں حضرت شیخ فرید الدینؒ کے ذکر میں شیخ جمال الدین ہانسویؒ کی حاضری کا جا بجا ذکر ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل مجالس میں ملاحظہ فرمائیں

مجلس دوم، روز دوشنبہ، تاریخ ۱۶ ماہ رجب ۶۵۵ھ ہجری

دولتِ قدم بوسی حاصل ہوئی۔ شیخ بدر الدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی... حاضر خدمت تھے

مجلس سوم، روز چہار شنبہ، ۲۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ

دولتِ قدمبوسی حاصل ہوئی، شیخ برہان الدین غزنوی، شیخ جمال الدین ہانسوی... حاضر خدمت تھے

---

[1] امیر حسن علا سنجری، المعروف بہ حسن دہلوی! فوائد الفوائد شریف (ملفوظات سلطان المشائخ محبوب الٰہی محمد نظام الدین اولیاء دہلوی) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ ۱۳۲۶ھ - ص - ۴۱ -

Marfat.com

مجلس پنجم، روز پنجشنبہ، بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم ۶۵۵ھ

"دولت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ جمال الدین ہانسویؒ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر تھے۔"

مجلس دہم، بتاریخ پنجم شوال المکرم ۶۵۵ھ ہجری

"سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ جمال الدین ہانسوی ۔ ۔ ۔ ۔ حاضر خدمت تھے۔"

مجلس پانزدہم، تاریخ بارہویں ماہ ذیقعدہ ۶۵۵ھ ہجری

"دولت قدم بوسی میسر ہوئی، مولانا بدرالدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور بہت سے بزرگ مجلس شریف میں حاضر تھے۔"

مجلس بست ویکم، بتاریخ نہم ماہ مذکور (ذی الحجہ ۶۵۵ھ)

"دولت قدم بوسی میسر ہوئی۔ شمس دبیر، شیخ جمال الدین ہانسوی، شیخ بدرالدین غزنوی اور بہت سے اصفیاء حاضر خدمت مبارک تھے۔"[1]

حضرت جمال الدین احمد محبت شیخ میں اتنے وارفتہ تھے کہ بیعت سے پہلے فتویٰ نویسی اور اس کے علاوہ جو دوسرے مشاغل تھے سب کو ترک کر دیا تھا حتیٰ کہ کھانا تک چھوڑ دیا تھا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

"ایک روز ایک شخص ہانسی سے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا "میرا جمال کیسا ہے؟" عرض کیا "مخدوم جس روز سے حضور کے مرید ہوئے ہیں، کل اسباب اور مواضع، وشغل کتابت کو بالکلیہ ترک کیا ہے اور سخت فاقہ اور بلائیں کھینچتے ہیں" اس کلام سے حضرت شیخ فریدالدین بہت خوش ہوئے اور فرمایا "الحمدللہ بہت خوش رہتے ہیں"۔[2]

---

[1] محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی: راحت القلوب۔ ترجمہ اردو گنج جہارم موسومہ بہ "معدن الصفا فیت والجواہر" یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت قدس اسرار ہم مترجمہ غلام احمد بریاں۔ مطبوعہ مسلم پریس جھجر۔ ۱۳۱۴ھ ص ۲۲۲۔

[2] شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ:۔ اخبار الاخیار۔ مترجمہ سید لیثین علی صاحب۔

Marfat.com

خلافت یہی محبت اور عشق تھا جس کی وجہ سے آپ حضرت باباصاحبؒ کے منظورِ نظر تھے۔ چنانچہ حضرت باباصاحبؒ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد دہلی جاکر واپسی میں جب ہانسی آئے تو اس وقت حضرت جمال الدین احمد کو خلافت سے نوازا، حضرت شیخ جمال دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"مسموع است کہ حضرت شیخ المشائخ جمال الدین ہانسوی درہماں ایام بہ تشریف خرقہ متبرکہ ایشاں مشرف شدہ بود کہ حضرت شیخ الاسلام فریدالدین قدس سرہ از شہر دہلی بعد از وفات پیر خویش قطب الملۃ والدین بخطۂ ہانسی مراجعت نمودہ بود"[1]

حضرت جمال الدین ہانسوی۔ شیخ فریدالدین شکر گنج کے اجلّہ خلفا میں سے تھے تمام تذکرہ نگاروں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

"حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر کے بڑے خلیفہ اور جامع کمالات ظاہری و باطنی ہیں"[2]

مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں:۔

"از اعاظم خلفائے شیخ فریدالدین گنج شکر است"[3]

مولانا رحمان علی تحریر فرماتے ہیں

"از اعاظم خلفائے شیخ فریدالدین گنج شکر قدس سرہما جامع کمالات ظاہر و باطن بود"[4]

---

[1] مولانا جمالی دہلوی: سیر العارفین۔ مطبوعہ مطبع رضوی دہلی۔ ۱۳۱۱ھ ص ۔۲۳۔

[2] سید لیسین علی صاحب: ترجمہ اردو اخبار الاخیار، مطبوعہ مسلم پریس دہلی۔ ۱۳۲۰ھ ص ۔۱۰۰۔

[3] مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیا، مطبوعہ مطبع پریس لاہور۔ ۱۲۹۳ھ

[4] رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند۔ مطبوعہ مطبع نامی نولکشور لکھنؤ ۱۳۱۴ھ ص ۔۴۰۔

Marfat.com

سید قربان علی بسمل لکھتے ہیں :-

"آپ خلفاءِ عظام و منظورِ نظر حضرت بابا صاحبؒ قدس سرہٗ کے تھے"[1]

مرزا عبدالستار بیگ سہسرامی لکھتے ہیں :-

"آپ کے خلفائے عظام بے حد و حساب ہیں لیکن اعاظمِ خلفاء حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء اور حضرت خواجہ علاؤ الدین صابر اور حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی ..... ہیں"[2]

ڈاکٹر زبید احمد نے بھی لکھا ہے

The great-grand desciple Mu'inal Din chishti[3] who is held to be the king of all the Indian saints

محمد نواب مرزا بیگ دہلوی نے لکھا ہے

"آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت گنج شکر کے تھے"[4]

مولا بخش نے "تذکرۃ المشائخ" میں جہاں حضرت بابا صاحب کے خلفاء کے نام گنائے ہیں وہاں لکھا ہے

"آپ کے پانچ خلیفہ ہیں اول قطب جمال الدین ہانسوی"[5]

---

[1] سید قربان علی بسمل :- "سبحۃ بہشت" معروف بہ سوانحری خواجگانِ چشت" مطبوعہ رحمانی پریس دہلی ۱۹۲۶ء

[2] مرزا آفتاب بیگ سہسرامی : مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین

[3] Dr. M. G. Zubaid Ahmed: The Contribution of India to Arabic Literature Published at Dikshit Press Allahbad 1945 A.D. P—82

[4] مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ دہلوی : تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع رضوی دہلی ۱۳۲۳ھ ص ۴۴

[5] مولا بخش : تذکرۃ المشائخ۔ ص ۸۰

Marfat.com

نظر شیخ : حضرت جمال الدین احمدؒ کو شیخ فریدالدین گنج شکرؒ سے جتنا عشق تھا اتنا ہی حضرت باباصاحب کو بھی آپ سے انسیت اور محبت تھی چنانچہ جب شیخ بہاؒ الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ[1] (متوفی ۶۶۱ھ) نے حضرت باباصاحب سے شیخ جمال الدین احمد کو اپنے ہاں بلانے کی بار بار درخواست کی تو حضرت باباصاحب نے یہی فرمایا

"جمال الدین، جمالِ ما است"

اور باوجود مکرر التجا کے آپ کو نہ بھیجا[2]

حضرت باباصاحبؒ کے خلفاء میں حضرت جمال الدین احمد ہی کو یہ بلند مقام حاصل تھا کہ جس کسی مرید خاص کو باباصاحبؒ خلافت نامہ عطا فرماتے تھے تو اس سے یہ کہہ دیا کرتے کہ اس پر جمال الدین احمد سے مہر تصدیق ثبت کرالو۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں :-

"بارہ برس تک حضرت شیخ فریدالدین (گنج شکر) ان کی محبت سے ہانسی میں رہے اور ان کے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ "جمال، میرا جمال ہے اور کبھی فرماتے کہ "جمال! میں چاہتا ہوں کہ تمہارے سر کے گرد پھروں اور جس کسی کو حضرت خلافت دیتے خلافت نامہ ان کے پاس بھیجتے اگر وہ قبول کرتے تب خلافت درست ہوتی اور اگر وہ رد کر دیتے تو شیخ بھی رد کر دیتے اور فرماتے "جمال کے پارہ کئے ہوئے کو فرید نہیں سی سکتا[3]

مفتی غلام سرور لاہوری نے حضرت شیخ دہلوی کے الفاظ نقل کر دیئے ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں

"شیخ فریدالدین را چنداں نظر توجہ و عنایت بجمال دے بود کہ تا دوازدہ سال

---

[1] شیخ عبدالحق : اخبار الاخیار۔ مطبع مجتبائی۔ دہلی ۱۳۳۲ھ۔ ص۔ ۲۰۔

[2] مرزا آفتاب بیگ معروف بہ محمد نواب مرزا بیگ دہلوی : تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع رضوی دہلی ۱۳۰۳ھ۔ ص۔ ۴۴۔

[3] سید لیسین علی صاحب : ترجمہ اردو اخبار الاخیار۔ مطبوعہ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ۔ ص۔

Marfat.com

بسبب محبتِ دے در ہانسی قیام فرمود و در حق دے ارشاد کردے کہ "شیخ جمال جمال ما است و اکثر فرمودے کہ "جمال الدین می خواہم کہ گرد سرِ تو بگردم" و ہر کرا کہ شیخ خلافت دادے بعد تحریر خلافت نامہ نزد دے فرستادے و اگر دے قبول فرمودے خلافتِ دے درست بودے و اگر جمال الدین رد کردے باز شیخ خلافت او را قبول نداشتے"۔[1]

سید قربان علی بسمل نے بھی یہی عبارت نقل کردی[2] اور دوسرے تذکروں میں بھی یہی عبارت ملتی ہے۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ حضرت بابا صاحبؒ خلافت نامہ دینے کے بعد اپنے خلیفہ کو حضرت جمال الدین احمد کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے اور خلیفہ کی خلافت کا تحقق، ان کی قبولیت یا عدم قبولیت پر ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت علی احمد صابر اور خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی کے معاملے میں جو واقعہ پیش آیا وہ بطور حجت و برہان پیش کیا جا سکتا ہے۔

مقام جمال :۔ محمد قاسم ہندوشاہ استرابادی المعروف بہ "فرشتہ" نے تذکرۃ الاتقیا کے حوالہ سے اس واقعہ کو یوں لکھا ہے

"سہ کس "نظام" نام در خدمتِ شیخ بودند یکے شیخ نظام پسر شیخ دوم شیخ نظام خواہر زادۂ شیخ۔ سوم شیخ نظام الدین اولیاء۔ چوں پسر شیخ مقام ابدال داشت ازیں جہت سجادہ بہ او نداد و چوں ہمشیرہ شیخ بسیار سعی کرد کہ سجادہ نشینی بہ پسرم عنایت شود شیخ حرمتِ او نگاہ داشتہ مثال نوشت و بخواہر زادہ گفت کہ "بہ ہانسی پیش جمال الدین ہانسوی رفتہ صحیح کن" و مولانا جمال الدین ہانسویؒ آں مثال را صحیح نہ کرد۔ او برگشتہ شکایت نمود۔ بالآخر شیخ باز حسب الالتماس خواہر مثالے دیگر نوشتہ فرستاد و دریں کرت مولانا جمال الدین ہانسوی

---

[1] مفتی غلام سرور لاہوری :۔ خزینۃ الاصفیاء۔ مطبوعہ ہوپ پریس لاہور۔ ۱۲۰۳ھ

[2] سید قربان علی :۔ "بہشت بہشت" معروف بہ سوانح عمری خواجگان چشت مطبوعہ رحمانی پریس۔ دہلی۔ ۱۹۲۴ء

Marfat.com

اعراض شدہ آں نوشتہ را پارہ کردہ گفت "پارہ کردہ جمال الدین ہانسوی را شیخ نمی تواند دوخت"
وبعد ازیں بمدتے شیخ مثال سجادہ نشینی ولایت دہلی شیخ نظام الدین اولیاء دادہ پیش مولانا
جمال الدین ہانسوی فرستاد و دے خوش وقت شدہ ایں بیت دراں مثال نوشت۔ بیت

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

وکتبہ را صحیح نمودہ روانہ دہلی ساخت [1]

مولانا حیدر علی سہسوانی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں

..... اپنی ہمشیرہ کے بہت سے اصرار سے بھانجے کے نام سجادہ نشینی کا فرمان لکھ کر فرمایا کہ تم ہانسی جاکر مولانا جمیل الدین [2] ہانسوی سے اس پر صحیح کروا لو لیکن جب مولانا جمیل الدین نے اس پر صحیح نہ کی تو آپ نے اپنی ہمشیرہ کے دوبارہ اصرار سے ایک اور فرمان لکھ کر بھیجا۔ اس مرتبہ مولانا جمیل الدین ہانسوی نے اس فرمان کو پھاڑ ڈالا۔ اس وقت جناب شیخ نے فرمایا کہ مولانا جمیل الدین کے پھاڑے کو شیخ نہیں سی سکتا"۔ اور اس سے کچھ عرصہ بعد جناب شیخ نے دہلی کی سجادہ نشینی کا فرمان شیخ نظام الدین اولیاء کو دے کر ہانسی بھیجا۔ مولانا جمیل الدین بہت خوش ہوئے اور یہ شعر اس فرمان پر لکھ دیا۔ شعر

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

اور فرمان صحیح لکھ کر شیخ نظام الدین اولیاء کو روانہ دہلی کیا [3]

---

[1] محمد قاسم ہندو شاہ استرابادی المشہور بہ فرشتہ: تاریخ فرشتہ مطبوعہ طبع معمورہ بمبئی ۱۸۳۲ء/۱۲۲۸ھ جلد دوم مقالہ دوازدہم ص ۲۹۰ - ۳۰۰ -

[2] آپ کا اسم گرامی جمال الدین احمد ہی تھا "جمیل الدین" یا تو کاتب کی غلطی ہے یا مصنف کی غلط فہمی۔

[3] حیدر علی سہسوانی: تاریخ الاولیاء مطبوعہ مطبع مہ نیمروز بجنور ۱۸۸۷ء ص ۴۶ -

Marfat.com

مولانا ولایت علی صاحب نے بھی "سعد الاخبار" میں یہی قصہ نقل کر دیا ہے[1]۔ البتہ مرزا آفتاب بیگ دہلوی نے کچھ اختلاف کے ساتھ اس واقعہ کو نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں۔

"اور جس کسی کو خلافت نامہ دیتے تو ارشاد ہوتا کہ اول جمال الدین کو ملاحظہ کراؤ۔ چنانچہ حضرت علی احمد صابر قصبہ اجودھن سے قصبہ ہانسی میں چوڑول پر سوار ہو کر خانقاہ حضرت شیخ جمال الدین میں آئے۔ آپ نے دروازۂ خانقاہ تک استقبال کیا اور باعزاز و اکرام مسند پر بٹھایا۔ بعد فراغت نماز مغرب حضرت علی احمد صابر نے مثال قطیب کو مہر کرنے کے لیے آپ کے روبرو پیش کیا۔ اتفاقاً چراغ گل ہو گیا۔ حضرت علی احمد صابر نے فی الحال اپنے دم کی پھونک سے چراغ روشن کر دیا۔ جب آپ نے یہ حال دیکھا مثال ان کے ہاتھ سے کر چاک کر ڈالی اور کہا "دہلی بیچاری تاب تمہارے دم آتشیں کی نہیں رکھتی"، اس حرکت سے حضرت علی احمد صابر نے غصہ میں آن کر فرمایا کہ "تم نے میری مثال کو پارہ پارہ کیا میں تمہارے سلسلے کو" آپ نے فرمایا "اول سے یا آخر سے" حضرت علی احمد نے فرمایا کہ "اول سے"، پھر حضرت موصوف نے اجودھن میں واپس آن کر تمام سرگذشت عرض کی۔ حضرت گنج شکرؒ نے فرمایا

"پارہ کردۂ جمال را فرید نتواں درخت"[2]

حضرت جمال الدین، حضرت بابا صاحبؒ کے ان مقبول بارگاہِ خلفاء میں ہیں جن سے حضرت بابا صاحبؒ نے اپنی علالت کے دوران دعا کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ مولانا جمال دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے:۔

نقل است از حضرت سلطان الاولیاء والمشائخ نظام الملۃ والدین قدس سرہٗ در آیا

---

[1] ولایت علی: سعد الاخبار و تذکرۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع حسنی۔ آگرہ ۱۳۱۶ھ ص ۱۶۲-۱۶۳۔

[2] مرزا آفتاب بیگ معروف بہ محمد نواب مرزا بیگ دہلوی: تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع دہلی ۱۲۲۳ھ ص ۴۴۔

Marfat.com

میکہ من بحضرت ایشاں در قصبۂ احمد دھن بودم اندام مبارک ایشاں تکسترے صعب واقع شدہ چناں چہ مراد مولانا جمال الدین ہانسوی را و مولانا بدر الدین اسحاق و درویش علی جہاری را اشارت فرمود کہ "بروید برائے صحت من در فلاں گورستان مشغول باشید" الخ[1]

ذوقِ شاعری حضرت جمال الدین احمد ہانسوی جہاں ایک بلند پایہ صوفی تھے وہاں وہ ایک بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مخدوم علاء الدین صابر کی ولایت دہلی کی سند چاک چاک کرنے والا جمالِ شعر سے ناآشنا ہوگا، مگر نہیں، ایسا نہیں ہے، جلال کے ساتھ ساتھ جمال بھی پوری تابناکی کے ساتھ جلوہ گر ہے ؎

اسی نگاہ میں ہے قاہری و جباری　　اسی نگاہ میں ہے دلبری و رعنائی

تذکروں میں آپ کے ذوقِ شاعری کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

"شیخ جمال الدین بعضے رسائل و اشعار دارد کہ در میانِ مردم یافتہ می شود ....."[2]

مولوی رحمان علی تحریر فرماتے ہیں:-

"صاحب ترجمہ رسائل و اشعار دارد کہ در میانِ مردم یافتہ می شوند"[3]

شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:-

"شیخ ہانسوی شاعر تھے اور ان کا ضخیم فارسی دیوان چھپ چکا ہے"[4]

قدیم تذکروں میں کہیں بھی حضرت جمال الدین ہانسوی کے دیوان فارسی کا ذکر نہیں ہے بلکہ بیشتر تذکروں نے تو آپ کی شاعری کے متعلق بھی خاموشی اختیار کی ہے اور کچھ میں ذکر ہے تو سرسری۔ مگر شیخ محمد اکرام نے صراحتاً لکھ دیا ہے۔

---

[1] مولانا جمال دہلویؒ:- سیر العارفین۔ مطبوعہ مطبع رضوی۔ دہلی ۱۳۱۱ھ۔ ص ۴۸-۴۹۔

[2] عبدالحق محدث دہلویؒ: اخبار الاخیار فی اسرار الابرار۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی۔ دہلی ۱۳۴۱ھ ص ۶۸۔

[3] رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند۔ مطبع منشی نولکشور۔ لکھنؤ۔ ۱۳۲۲ھ/۱۹۱۴ء ص ۴۳۔

[4] شیخ محمد اکرام: آب کوثر۔ طابع فیروز سنز۔ ۱۹۵۲ء۔

Marfat.com

احقر کے پاس حضرت شیخ جمال ہانسوی کے دو مطبوعہ دیوان ہیں ایک دیوانِ غزلیات اور دوسرا دیوان رباعیات و قطعات۔ دیوانِ غزلیات ۱۸۸۹ء ۱۳۰۷ھ میں مطبع چشمۂ فیض دہلی میں پیر جی رفیع الدین صاحب بہادر تحصیل دار صوبہ دہلی کی فرمائش پر طبع ہوا اس کے آخر میں مولوی امو جان صاحب المتخلص بہ ولی نے دیوانِ مذکور کا قطعہ تاریخِ طباعت لکھا ہے جس کے آخر کے دو شعر یہ ہیں:۔

جی میں سوچا کہ کیا لکھوں تاریخ
کہ ہوئی غیب سے ندا فی الحال
فکر مت کر ولی یہ مصرعہ پڑھ
اللہ اللہ نظمِ قطبِ جمال

۶۶ + ۶۶ + ۹۹ + ۱۰۰ + ۴۷ = ۱۳۰۷ ھ

---

۵۴ جمال ہانسوی: دیوانِ غزلیات مطبوعہ مطبع چشمۂ فیض۔ دہلی ۱۸۸۹ء ص ۴۱۶۔

Marfat.com

خلیفہ اعظم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

شجرۃ النسب

حضرت خواجہ سلطان احمد عرف حضرت
مولانا محمد جمال الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
معہ اولاد

پتہ

پیرزادہ محمد حنیف جمالی ہانسوی وارڈ نمبر ۸ مکان نمبر ۱۱۲
سرکلر روڈ نزد مسجد میونسپل کمیٹی شجاع آباد
ضلع ملتان

Marfat.com

۱۔ رفع توهم :۔

اسم مبارک حضرت قطب صاحب دراصل سلطان بود۔ ہرگاہ شیخ الشیوخ العالم بابا فرید الدین گنج شکر در ہانسی آمدند۔ بخوآمان قطب صاحب کہ سلطان احمد بجمال الدین ملقب شدند۔

۲۔ تفصیل واجب الاظہار :۔

دیوان شیخ جلال محمد پنج پسر داشتہ۔ اول شیخ حسام الدین کہ بہ اولادِ او کہ عہدہ دیوانی تا ایں دم جاری است در ہانسی دوئم شیخ ابوالفتح کہ اولاد او کنجپور و ضلع کرنال است۔ سوئم شیخ نعمت اللہ کہ اولاد ایشاں در ہانسی و پیرجی رفیع الدین صاحب کہ در اولاد شیخ نعمت اللہ اند۔ چہارم شیخ یار محمد کہ اولاد ایشاں در مورنڈہ و ہانسی۔ پنجم شیخ مظفر کہ اولاد ایشاں فتح پور جھنجھنوں بود۔ دیوان شیخ قائم محمد دو پسر داشت۔ یکے شیخ جلال محمد کہ در بالا مذکور شد۔ دوئم شیخ ابوالحسن کہ اولاد ایشاں قصبہ ڈہاٹرت تحصیل کیتھل ضلع کرنال بود۔ دیوان شیخ احمد والد دیوان شیخ نور محمد و ایشاں والد دیوان شیخ قائم محمد مذکور دو پسر داشت۔ یکی دیوان شیخ نور محمد موصوف۔ دوئم شیخ اشرف کہ از اولاد ایشاں پیرزادہ محمد حنیف و برادرش وغیرہ ہم در ہانسی و جمال پور اند۔ ایں شجرہ از کاوش پیرزادہ محمد ممتاز الاسلام کہ از اولاد امجاد حضرت شیخ سلطان احمد المعروف شیخ الشیوخ الاسلام محمد جمال الدین احمد ہانسوی مرتب کردہ شد۔

انتباہ :۔ ایں شجرہ نسب حضرت قطب محمد جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ سو اولاد و احفاد او بہ تصحیح خلاصہ خاندان نقاد و دودمان پیرجی رفیع الدین صاحب نبیرہ قطب صاحبؒ ممدوح بخط بر بخط احمد حسن چشتی تحریر گردیدہ مطبوع گردید۔ اللّٰھم اغفر لکاتبہ والمصحح ولحافظہ کلھم اجمعین دیگر آنکہ از شجرہ مرتب کردہ پیرجی رفیع الدین صاحب بنیز و قطبؒ صاحب ممدوح نقل کرد و پیرزادہ محمد حنیف نبیرۂ قطب صاحبؒ بہ زیور طبع و آراستہ کرد۔

Marfat.com

حضرت نوح پیغمبر علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام

آدم ثانی

سام

گیومرث

نوشیرواں عادل منتہی

بسلطان شہنشاہِ ایران

ہرمز

کیکاؤس

ثابت

آں چراغ شریعت و ملت

آں شمع دین آں امام

جہاں حضرت امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان کوفیؒ

خواجہ عبدالسلام عرف شیخ حماد

امام زادہ

خواجہ سلطان عبدالصمدؓ

خواجہ سلطان عبدالرشید

خواجہ سلطان عبداللہؓ

خواجہ سلطان ابوبکرؓ

خواجہ سلطان ابراہیمؓ

خواجہ شیخ مظفرؓ

خواجہ سلطان محمودؓ

خواجہ سلطان حمیدالدینؓ

حضرت خواجہ سلطان احمد

المعروف قطب الاقطاب محمد جمال

الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت قطب برہان الدین صوفی

ہانسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت قطب الدین منور

رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت قطب نورالدین نورجہاں

رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت دیوان برہان الدین

ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

دیوان مولانا فریدالدین حضرت

گنج علم رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت دیوان شیخ محمد امیر

رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت دیوان فریدالدین

ثانیؒ گنج رواں ہانسوی

حضرت دیوان محمد لطف اللہ

رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

دیوان شیخ احمد ہانسوی

دیوان نور محمدؒ ہانسوی — شیخ اشرف ہانسوی

دیوان شیخ قائم محمد ہانسوی

دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی — پیر ابوالحسن ڈھانوت

Marfat.com

دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی کی اولاد عہدہ دیوانی و دیگر ہجرت ۱۹۴۷ء تک ہانسی میں رہی اور اب پاک پتن شریف وچک نمبر ۱۶ ج.ب تحصیل پاک پتن میں آباد ہے۔

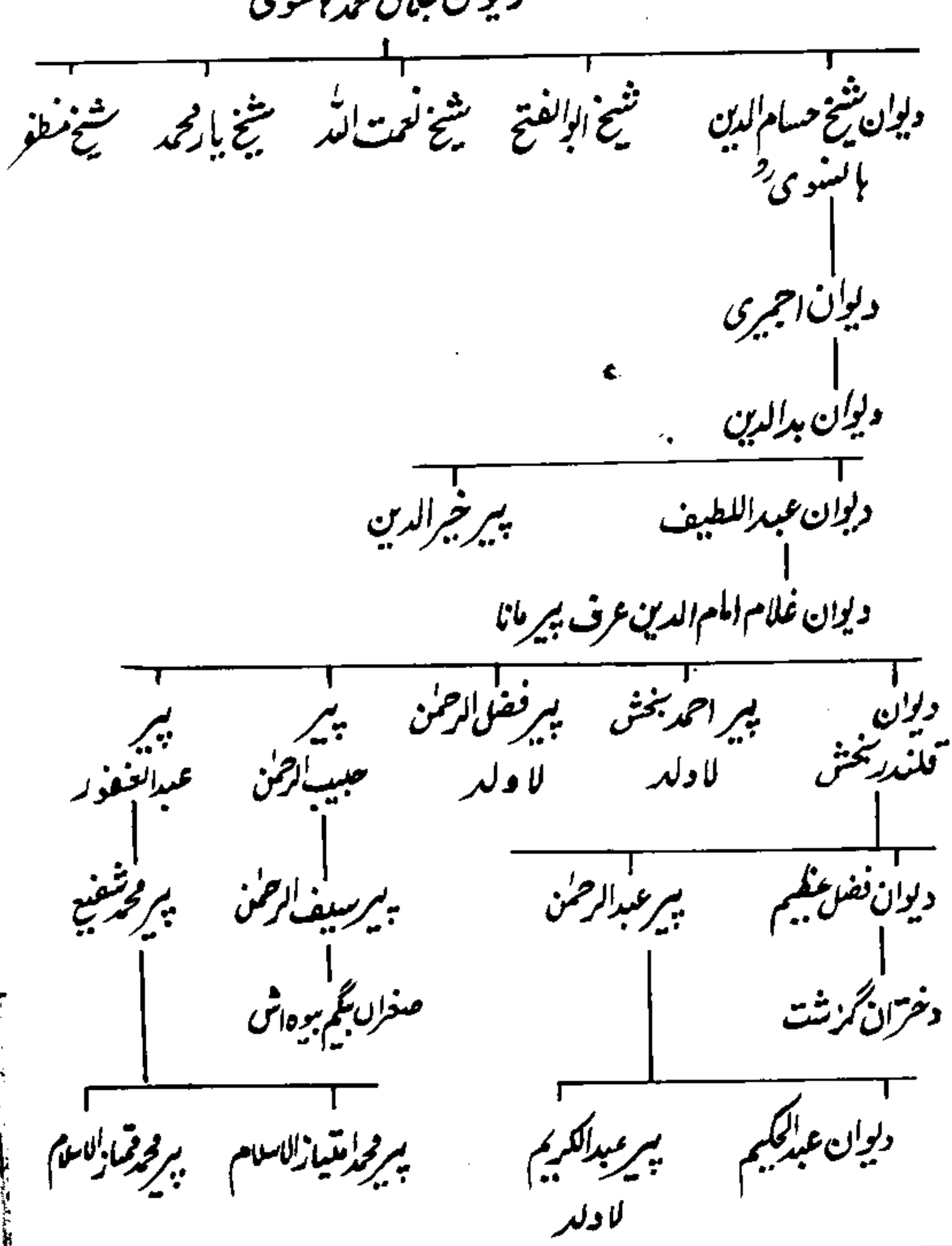

Marfat.com

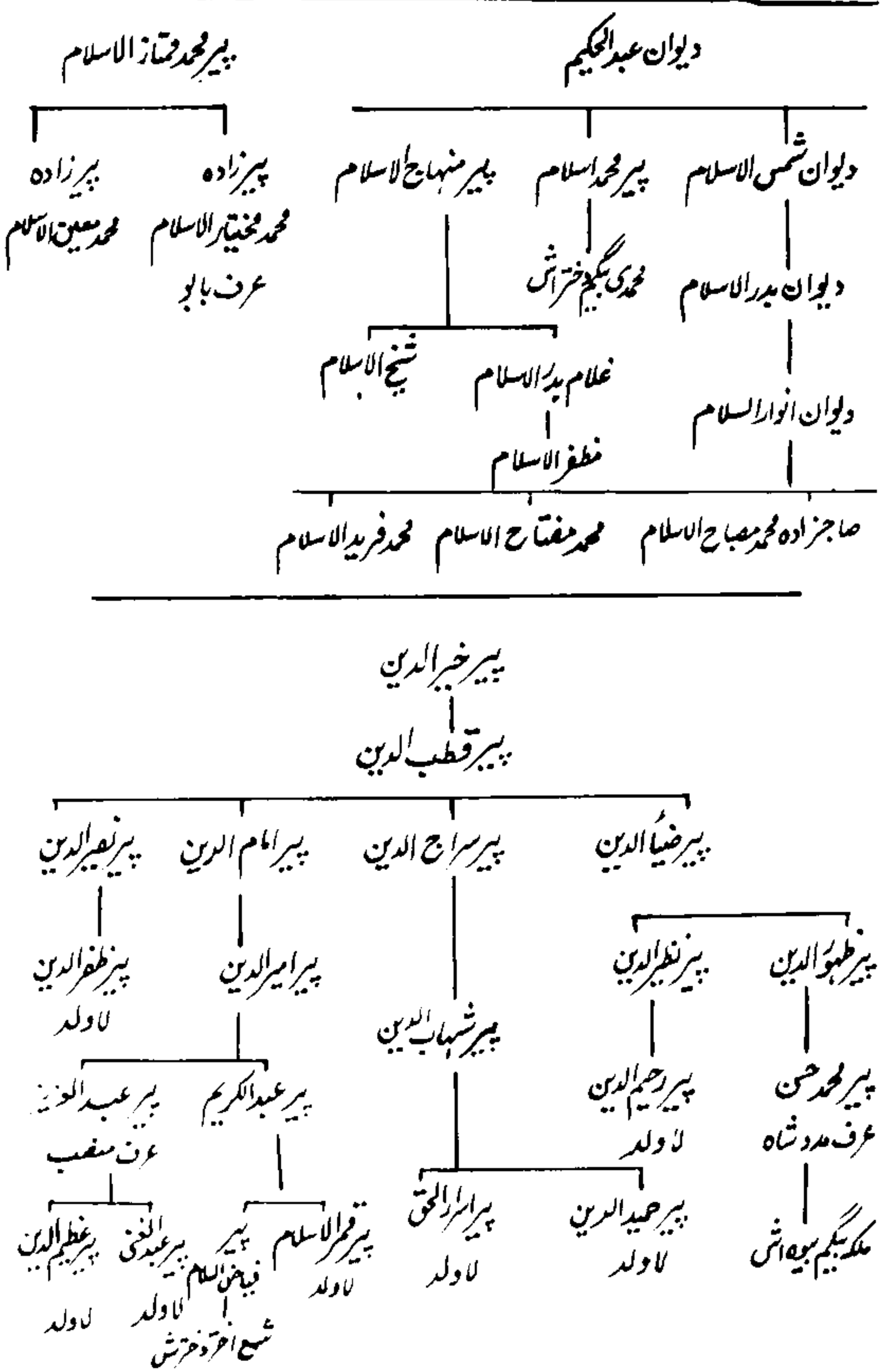
دیوان عبدالحکیم
پیر محمد ممتاز الاسلام
دیوان شمس الاسلام
پیر محمد اسلام
پیر منہاج الاسلام
پیرزادہ
پیرزادہ
محمد مختیار الاسلام
عرف بابو
محمد معین الاسلام
دیوان بدر الاسلام
محمدی بیگم خترانش
غلام بدر الاسلام
شیخ الاسلام
دیوان انوار السلام
مظفر الاسلام
صاحبزادہ محمد مصباح الاسلام
محمد مفتاح الاسلام
محمد فرید الاسلام
پیر خیر الدین
پیر قطب الدین
پیر ضیاء الدین
پیر سراج الدین
پیر امام الدین
پیر نصیر الدین
پیر ظہور الدین
پیر نظیر الدین
پیر شہاب الدین
پیر محمد حسن
عرف مدد شاہ
پیر رحیم الدین
لاولد
ملکہ بیگم بیوہ اش
پیر حمید الدین
لاولد
پیر اسرار الحق
لاولد
پیر امیر الدین
پیر ظفر الدین
لاولد
پیر عبدالکریم
پیر عبدالعزیز
عرف منصب
پیر قمر الاسلام
لاولد
پیر فیض الاسلام
شمع اختر خترش
پیر عبدالغنی
لاولد
پیر عظیم الدین
لاولد

Marfat.com

شیخ ابوالفتح بن دیوان جلال محمد ہانسوی کی اولاد تا دم ہجرت ۱۹۴۷ء تک موضع کنجپور ضلع کرنال میں رہے اور اب سرگودھا میں آباد ہیں

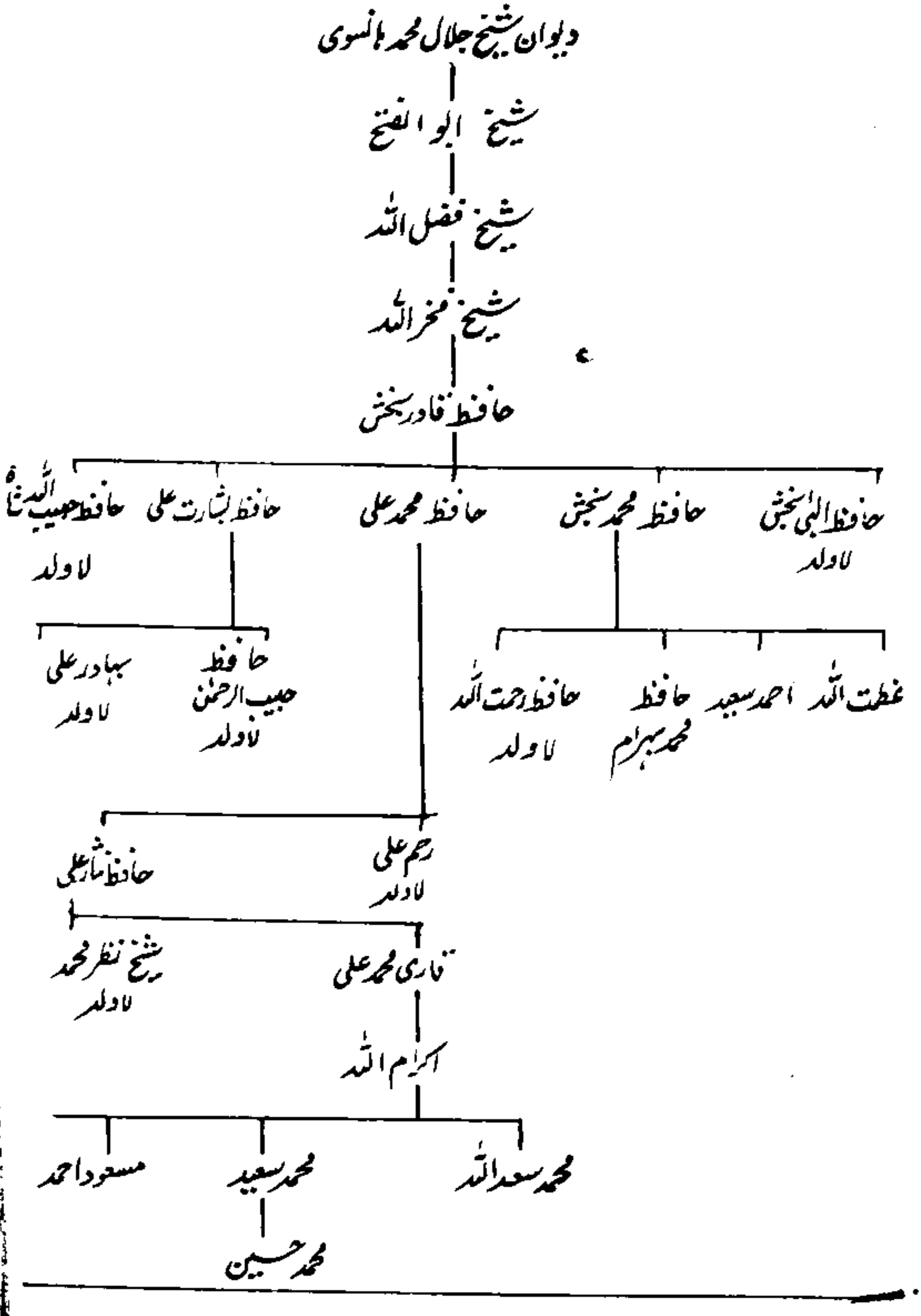

Marfat.com

شیخ نعمت اللہ دیوان شیخ جلال محمد کی اولاد تا دم ہجرت ۱۹۴۷ء تک ہانسی میں رہی۔ اور اب ملتان شہر میں آباد ہیں۔

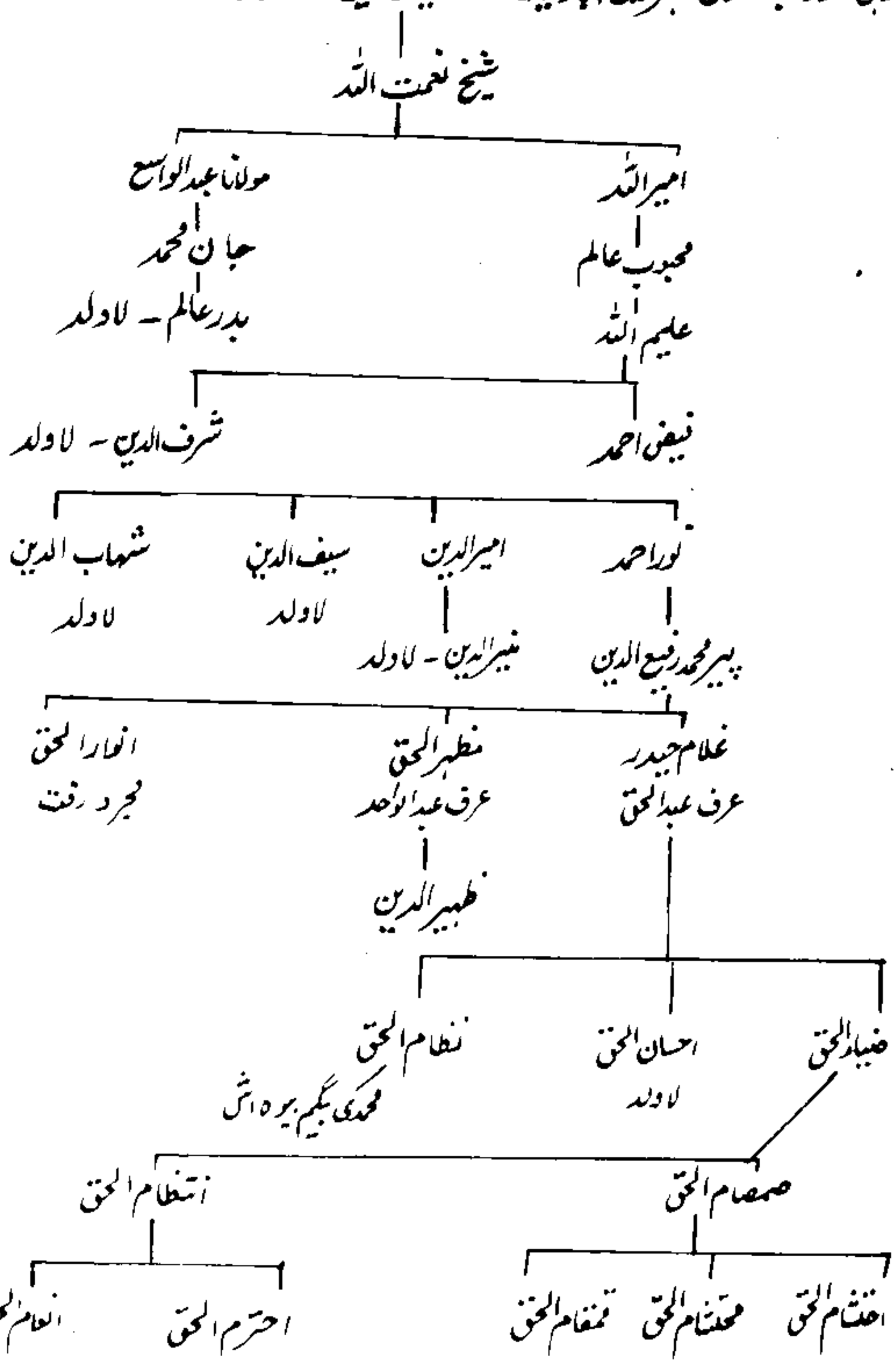

Marfat.com

شیخ یار محمد بن شیخ جلال محمد کی اولاد تا دم ہجرت ۱۹۴۷ء تک مورنڈہ روپڑ تحصیل روپڑ ضلع انبالہ اور ہانسی میں رہے۔ اور اب چک ۲۲/۲-R تحصیل اوکاڑہ، اوکاڑہ شہر میں آباد ہے

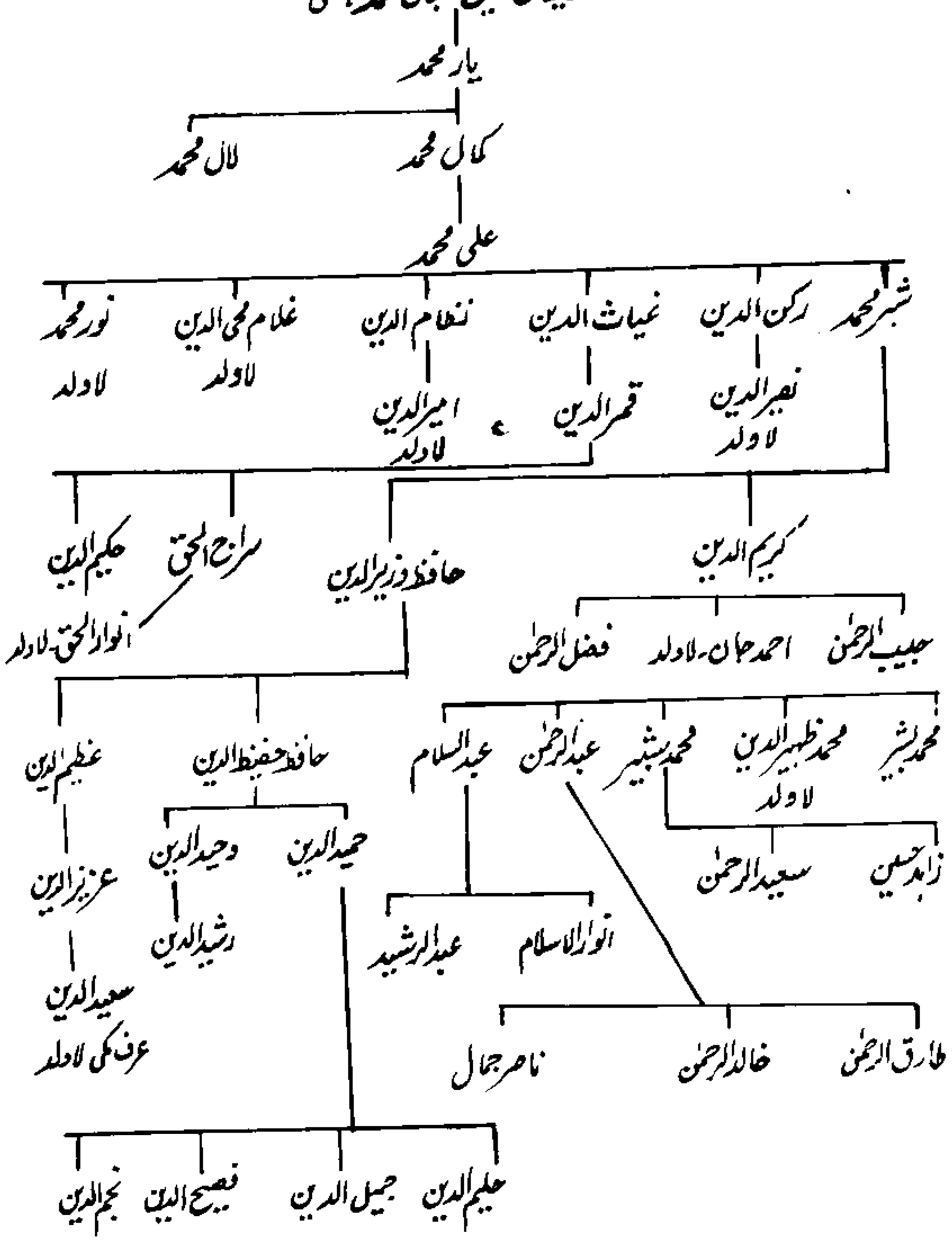

Marfat.com

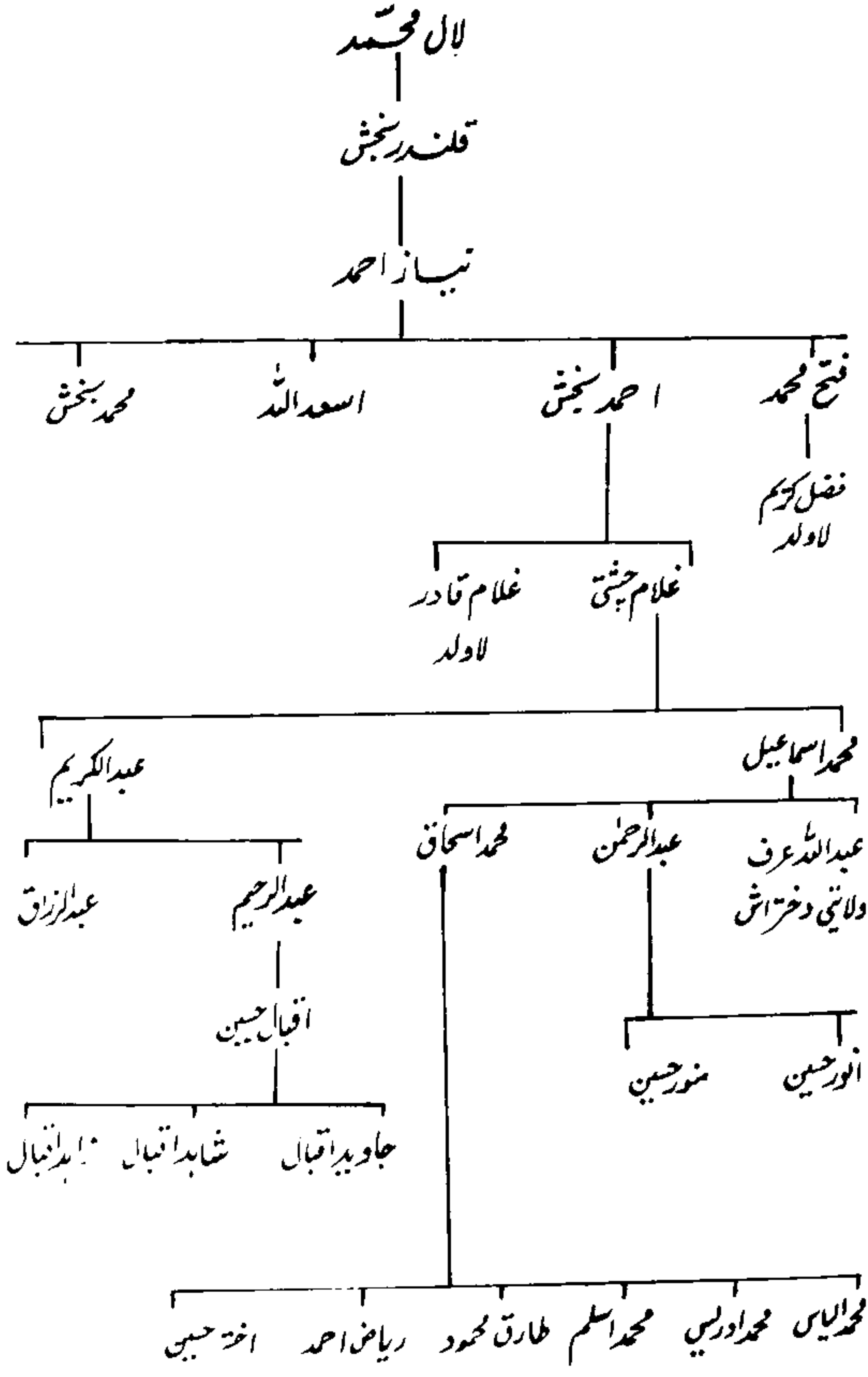
لال محمد
قلندر بخش
نیاز احمد
فتح محمد
احمد بخش
اسعد اللہ
محمد بخش
فضل کریم
لاولد
غلام چشتی
غلام قادر
لاولد
محمد اسماعیل
عبدالکریم
عبداللہ عرف
ولائتی دخراش
عبدالرحمٰن
محمد اسحاق
عبدالرحیم
عبدالرزاق
انور حسین
منور حسین
اقبال حسین
جاوید اقبال
شاہد اقبال
زاہد اقبال
محمد الیاس
محمد ادریس
محمد اسلم
طارق محمود
ریاض احمد
اختر حسین

Marfat.com

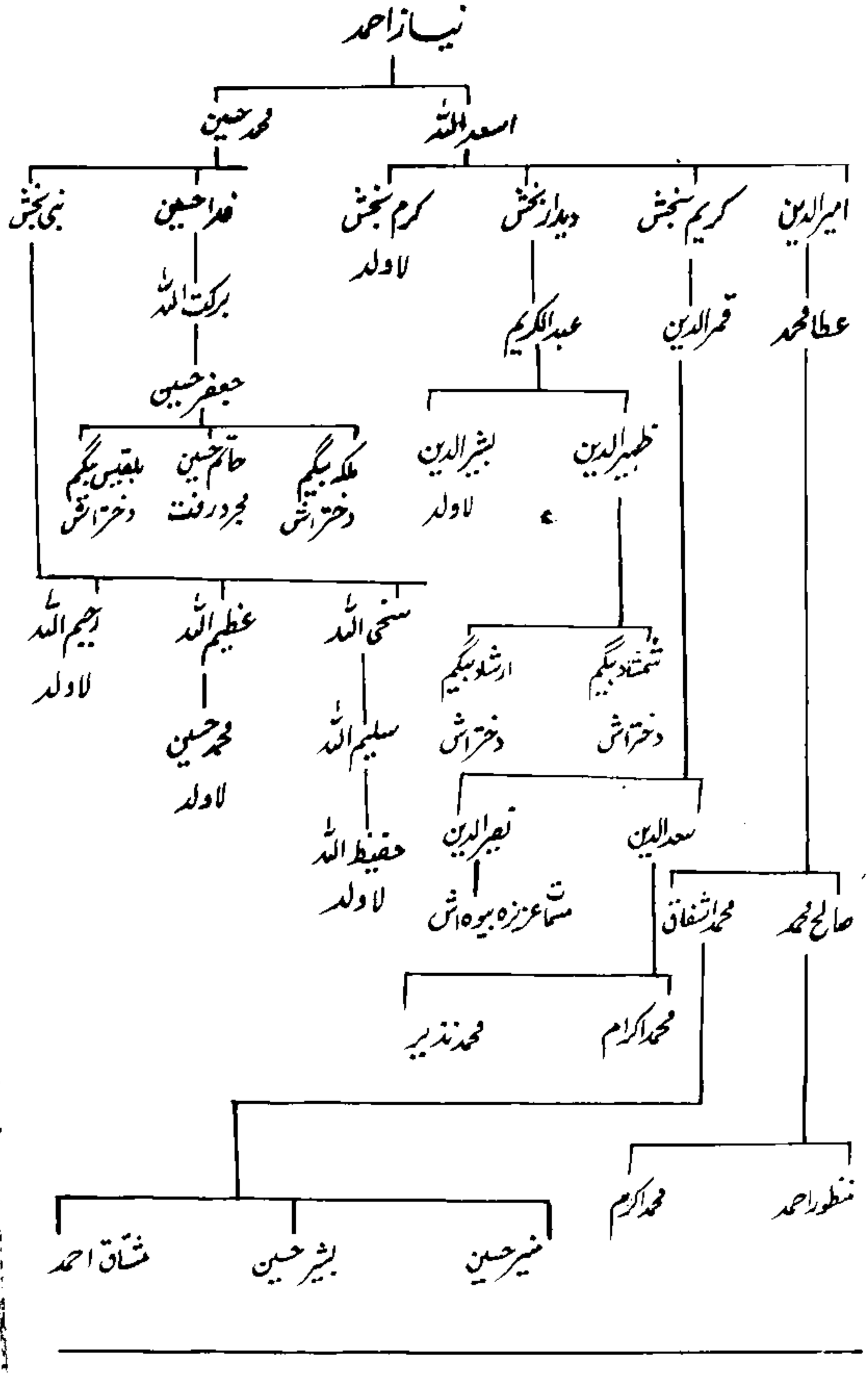
نیاز احمد
اسعد اللہ
محمد حسین
امیر الدین
کریم بخش
دیدار بخش
کرم بخش
لاولد
فدا حسین
نبی بخش
عطا محمد
قمر الدین
عبد الکریم
برکت اللہ
جعفر حسین
ظہیر الدین
بشیر الدین
لاولد
ملکہ بیگم
دختر اش
حاتم حسین
مجرد رفت
بلقیس بیگم
دختر اش
سخی اللہ
عظیم اللہ
رحیم اللہ
لاولد
شمشاد بیگم
دختر اش
ارشاد بیگم
دختر اش
سلیم اللہ
محمد حسین
لاولد
حفیظ اللہ
لاولد
سعد الدین
نصیر الدین
مسماۃ عزیزہ بیوہ اش
صالح محمد
محمد اشفاق
منظور احمد
محمد اکرم
محمد اکرام
محمد نذیر
منیر حسین
بشیر حسین
مشتاق احمد

Marfat.com

شیخ مظفر بن شیخ جلال محمد ہانسوی کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۴۷ء تک فتح پور و جھنجنوں ریاست جے پور میں رہی اور حیدرآباد سندھ میں آباد ہیں۔

شیخ جلال محمد ہانسوی
|
شیخ مظفر
|
محمد یوسف
|
احمد علی

Marfat.com

پیر ابوالحسن کی اولاد قصبہ ڈہاٹرت تحصیل کیتھل ضلع کرنال میں تادم ہجرت ۱۹۴۷ء تک آباد رہے اور اب شہر حیدر آباد سندھ، بوریوالہ اور شیخوپورہ میں آباد ہے

دیوان شیخ قائم محمد ہانسوی

پیر ابوالحسن ڈہاٹرت

پیر عباد اللہ

پیر الٰہی بخش

مولوی محمد علی

- پیر امام محمد
  - پیر محمد اکبر — لاولد
  - پیر عبدالصمد
    - پیر نثار احمد
      - پیر نیاز احمد عرف بندو
      - پیر نذیر احمد عرف چھیمی
  - پیر آفتاب عالم
  - پیر محمد مستقیم
    - پیر محمد سلیم
    - پیر محمد نسیم
      - پیر محمد منعم
        - پیرزادہ فخر الدین
      - پیر محمد اسلام عرف پیر بلی
        - پیرزادہ انوار الاسلام
- پیر غلام غوث
  - پیر محمد ظہور الدین
    - پیر محمد شفیع
  - پیر محمد امیر الدین — لاولد
  - پیر عبداللطیف
    - پیرزادہ عبدالعزیز
  - پیر محمد صدیق — مجرد رفت

Marfat.com

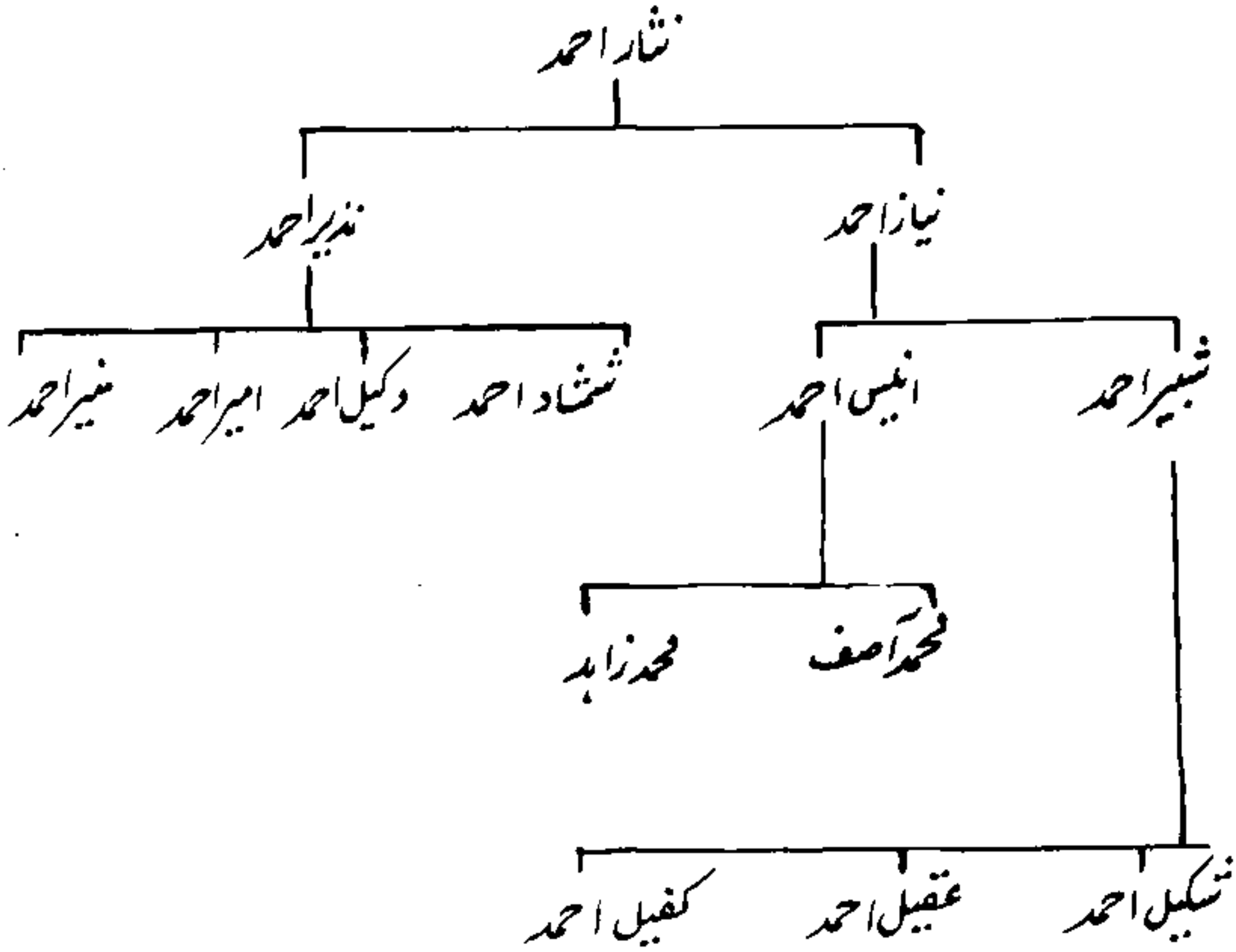
نثار احمد
نیاز احمد
نذیر احمد
شبیر احمد
انیس احمد
شمشاد احمد
وکیل احمد
امیر احمد
منیر احمد
محمد آصف
محمد زاہد
شکیل احمد
عقیل احمد
کفیل احمد

Marfat.com

شیخ اشرف کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۴۷ء تک ہانسی ضلع حصار میں رہی اور شجاع آباد شہر ضلع ملتان۔ اوکاڑہ شہر ضلع ساہیوال اور لاہور ماڈل ٹاؤن میں آباد ہے۔

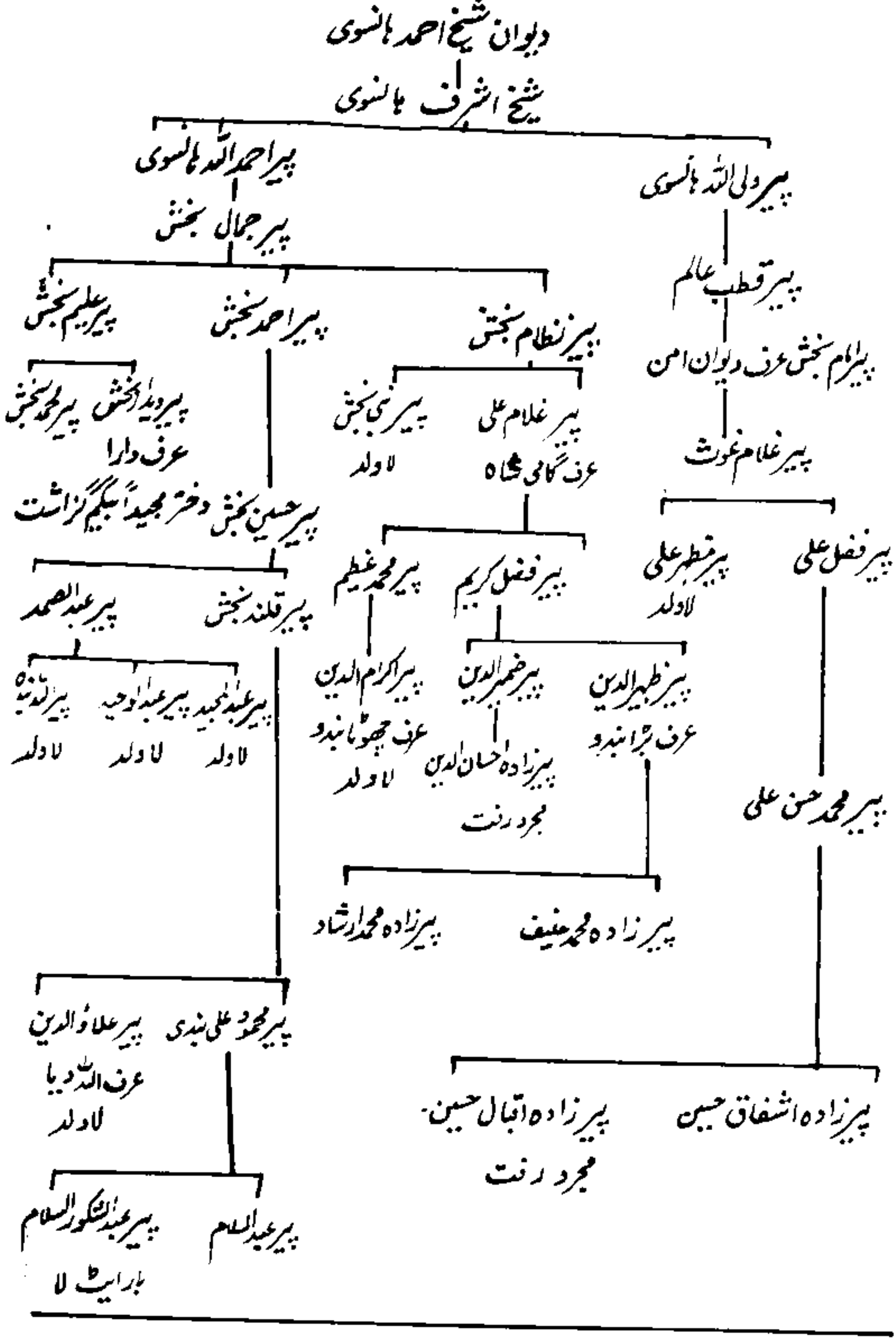

Marfat.com

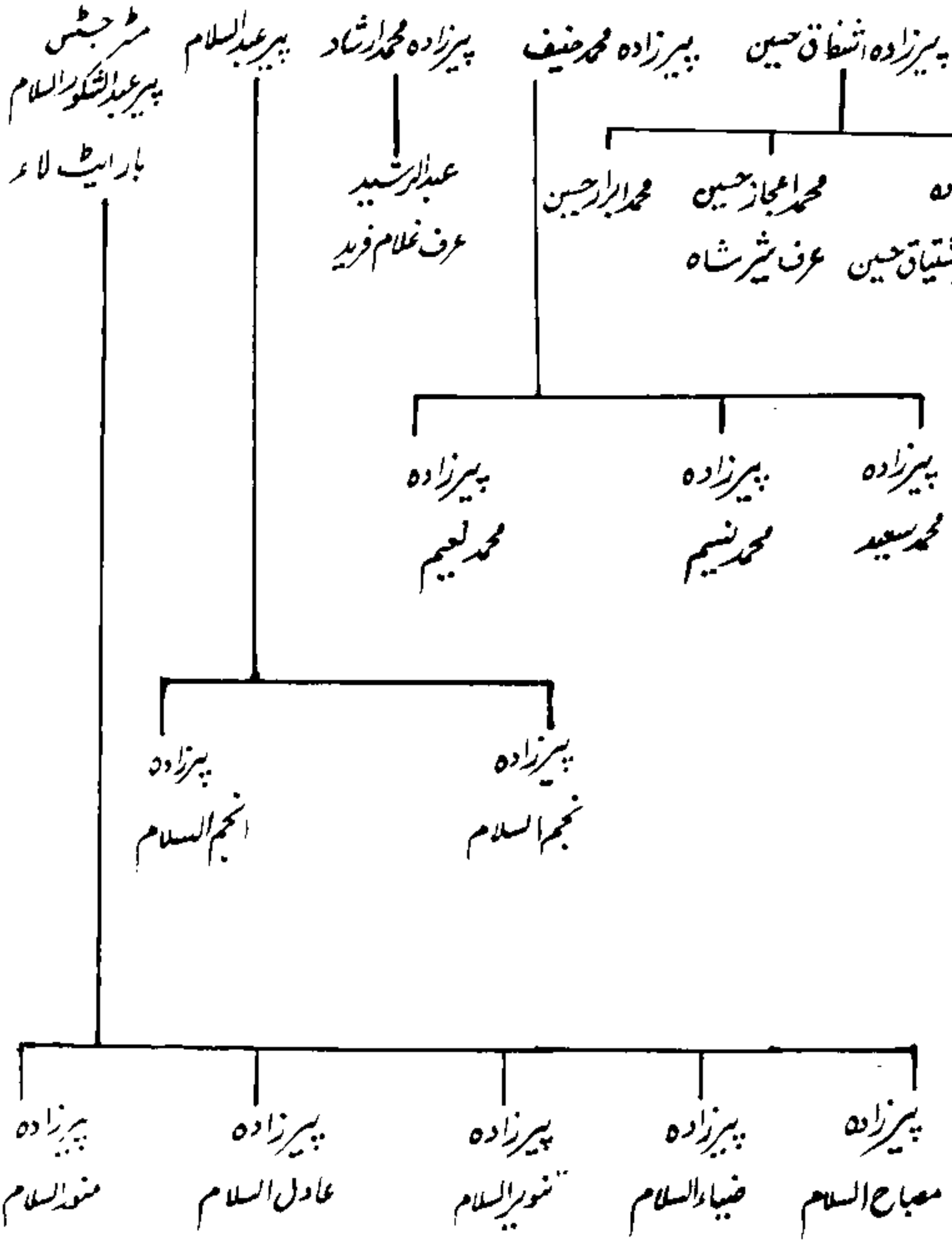
پیرزادہ اشفاق حسین
پیرزادہ محمد حنیف
پیرزادہ محمد ارشاد
پیر عبدالسلام
مسٹر جسٹس پیر عبدالشکور السلام
بار ایٹ لاء
پیرزادہ محمد اشتیاق حسین
محمد اعجاز حسین عرف شیر شاہ
محمد ابرار حسین
عبدالرشید عرف غلام فرید
پیرزادہ محمد سعید
پیرزادہ محمد نسیم
پیرزادہ محمد نعیم
پیرزادہ نجم السلام
پیرزادہ انجم السلام
پیرزادہ مصباح السلام
پیرزادہ ضیاء السلام
پیرزادہ تنویر السلام
پیرزادہ عادل السلام
پیرزادہ منور السلام

Marfat.com

Marfat.com

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

الحمد للہ کہ دریں جزو زمان میمنت فرجام ملفوظات نادرہ مسمّٰی بہ

ملہمات من

تصنیف حضرت قدوۃ السالکین قطب الدین احمد الہانسوی

ناشر

پیرزادہ عبدالشکور السلام

ایل ایل۔ایم (لندن)، ایل ایل۔ ایم (دہلی)، بیرسٹرایٹ لاء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع میکنم بنام خدا کہ او بسیار مہربان و بخشندہ است

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کے کہ وہ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَۃُ

حمد و سپاس مر خدائے را کہ پروردگار عالمیان است و نیکی آخرت

سب تعریفیں اللہ کو ثابت ہیں جو پروردگار دو جہان کا ہے اور حسن آخرت

لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

مر پرہیزگاران راست و رحمت حق تعالیٰ و سلامتی او بر فرستادہ او

متقیوں کے لئے ہے اور درود اور سلام نازل ہو جیو

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ

کہ نامش محمد است و بر آل او و یاران او ہمہ امابعد پس

اسکے رسول مقبول پر کہ نام پاک جسکا محمد ہے اور انکی آل اور اصحاب کل پر بعد اسکے

فَھٰذِہِ الرِّسَالَۃُ الْمُتَبَرَّکَۃُ مِنْ مُلْھَمَاتٍ

ایں رسالہ ایست متبرکہ از ملہمات

واضح ہو کہ اس رسالہ متبرکہ میں ملہمات

Marfat.com

مَولٰنَا الشَّیخِ الْاَجَدِّ الْاِمَامِ الْعَارِفِ

صاحب ما بزرگ عمدہ تر پیشوائے شناسائے

حضرت شیخ کامل اور عارف واصل امام العارفین

بِاللّٰہِ جَمَالِ الدِّیْنِ الْہَانْسَوِیْ رَحْمَۃُ

خداوند نام مبارکش جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ

شیخ جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ

اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ التَّوْبَۃُ مَاحِیَ الْحُوْبَۃِ وَلَہٗ

خدا تعالیٰ بروے۔ کہ گفت او توبہ کردن از نواہی محو کنندۂ گناہ است

اللہ علیہ کے مندرج ہیں کہا شیخ صاحب نے کہ توبہ مٹانے والی گناہوں کی ہے

یَا اَحْمَدُ فِیْکَ خَصَائِلُ حَمِیْدَۃٌ وَخَصَائِلُ ذَمِیْمَۃٌ

اے احمد در تو خصلت ہائے نیک وخصلت ہائے

اور نیز اے احمد تجھ میں خصائل حمیدہ بھی ہیں اور خصائل

فَاحْفَظِ الْحَمِیْدَۃَ بِالطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

بدہستند نگہدار خصلت ہائے نیک را بطاعت ہا و بندگی ہا

ذمیمہ بھی پس خصائل حمیدہ کو طاعات اور عبادات سے

وَامْحِ الذَّمِیْمَۃَ بِالرِّیَاضَاتِ وَالْمُجَاہَدَاتِ

محو کن بدیہا را بہ محنتہا وکوششہا

محفوظ رکھ اور خصائل ذمیمہ کو ریاضات اور مجاہدات سے

Marfat.com

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ مَجْمَعُ الطَّاعَاتِ

اے احمد نماز مفروضہ جائے جمع شدن طاعت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز مجمع طاعات

وَمَخْزَنُ الْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ

وخزانہ عبادت ہاست اے احمد نماز

اور مخزن عبادات ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

كَالْجَسَدِ وَالْحُضُوْرُ كَالرُّوْحِ وَكُلُّ صَلٰوةٍ

ہم چوں تن البہت وحضوری نماز ہم چوں جان است وہمہ نماز

نماز مثل جسم کے ہے اور حضوری مثل روح کے اور جس نماز میں حضوری

لَيْسَ فِيْهَا الْحُضُوْرُ كَجَسَدٍ لَيْسَ فِيْهَا الرُّوْحُ

کہ نیست درو حضور مانند جسدیست کہ نیست درو جان

نہیں وہ مثل اوس جسم کے ہے جس میں روح نہیں

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصَّلٰوةُ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ

اے احمد نماز بہترین عبادت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز سب عبادتوں سے افضل ہے

وَمِفْتَاحُ السَّعَادَاتِ فَلَمْ يُقِمْهَا اِلَّا مُؤْمِنٌ

وکلید سعادت ہاست پس برپا نمیدارد او را مگر مؤمن

اور ہر سعادت کی کنجی ہے پس ادا نہیں کرتا اسکو مگر مؤمن

Marfat.com

قَوِیٌّ وَمُسْلِمٌ تَقِیٌّ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَقْوَی الْکَرَامَاتِ

کہ اعتقاد قوی دارد و مسلمانی پرہیزگار است اے احمد بسیار قوی کرامات

قوی اور مسلم تقی اور الہام ہوا اے احمد بڑھکر کرامت

اَنْ یُّوَفَّقَ الْعَبْدُ لِاَدَاءِ الصَّلٰوۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

آنست کہ توفیق یافتہ باشد بندہ برائے ادا کردن نماز اے احمد

یہہ ہے کہ بندہ کو ادائے نماز کی توفیق دیجاوے اور الہام ہوا اے احمد

اَحْضِرْ قَلْبَکَ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی تَجِدَ

حاضر ار دل خود را در نماز تا بیابی

نماز میں دل کو حاضر رکھہ تاکہ تجھے

لَذَّۃَ الْمُنَاجَاتِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْحُضُوْرُ

تو لذت عاجزی بخدا اے احمد حضور

لذت مناجات کی حاصل ہو الہام ہوا اے احمد

فِی الصَّلٰوۃِ نُوْرٌ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ عَیْنٌ وَنُوْرُھَا

در نماز نورست چراکہ نماز چشم است و نور او

نماز میں حضوری ہونا نور ہے کیونکہ نماز آنکھہ ہے اور اسکا نور

حُضُوْرٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الصَّلٰوۃُ مَعَ الْحُضُوْرِ

حضورست اے احمد نماز گذاردن با حضور

حضور ہے اور الہام ہوا اے احمد نماز حضوری کے ساتھ

Marfat.com

كَمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الطُّوْرِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

ہمچو موسیٰ است بروے سلام خدا در کوہ طور اے احمد

جیسے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلصَّلٰوةُ بِلَا حُضُوْرٍ وَذِهْنٍ كَالطَّعَامِ بِغَيْرِ

نماز بغیر حضور وذہن مانند طعام ست کہ بے نمک

نماز بغیر حضور کے مثل اس طعام کے ہے جس میں نمک

مِلْحٍ وَدُهْنٍ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَيْسَ

وبے روغن باشد اے احمد ہر نمازیکہ نیست

اور روغن نہو اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نماز میں حضور نہیں

فِيْهَا الْحُضُوْرُ كَالْقَمَرِ الْمَخْسُوْفِ ذَهَبَ

دراو حضور مانند ماہیست بے خسوف باشد ۱۲ کہ برود

وہ مثل اس چاند کے ہے کہ جس میں نور نہیں

عَنْهُ النُّوْرُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ حُضُوْرُ الْقَلْبِ فِي

ازو نور اے احمد حضور دل در

اور الہام ہوا کہ اے احمد حضور دل

اَلصَّلٰوةِ نُوْرٌ كَالْاٰيٰتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اِذَا اَحَبَّ

نماز نور است ہم چو نشانیہا اے احمد وقتے کہ دوست مے دارد

نماز میں نور ہے مثل آیات قرآنی کے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب دوست رکھتا ہے

Marfat.com

اللّٰہُ عَبْدًا وَفَّقَہٗ لِلطَّاعَۃِ وَاِذَا اَبْغَضَہٗ

اللہ تعالیٰ بندہ را توفیق مے بخشد مر او را بعبادت وقتیکہ غضب کند

اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو تو توفیق دیتا ہے اوسکو عبادت کی اور جب غضب کرتا ہے

اللّٰہُ وَدَّعَہٗ فِی الْمَعْصِیَۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

باو اللہ تعالیٰ مے اندازد او را در معصیت اے احمد

اللہ کسی بندہ پر تو چھوڑتا ہے اوسکو گناہ اور معصیت پر اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلذِّکْرُ حَلَاوَۃُ اللِّسَانِ وَرَاحَۃُ الْجِنَانِ

ذکر اللہ تعالےٰ شیرینی زبانست وآرام دلست

ذکر اللہ تعالےٰ حلاوت زبان ہے اور راحت دل وجان ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الذِّکْرُ مِجْمَرُ الْفُؤَادِ وَمُثْبِتُ الْوِدَادِ

اے احمد ذکر مجمر دلہاست وثابت کنندہ دوستی است

اور الہام ہوا اے احمد ذکر جھٹی دلوں کی ہے اور ثابت کرنیوالا دوستی کا ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الذِّکْرُ ثَلٰثَۃُ اَحْرُفٍ اَلذَّالُ وَالْکَافُ وَالرَّاءُ

اے احمد لفظ ذکر را سہ حرفست اول ذ دوم ک ورا

اور الہام ہوا اے احمد ذکر کے تین حرف ہیں ذال کاف رے

فَالذَّالُ عِبَارَۃٌ عَنِ الذَّکَاءِ وَالْکَافُ عِبَارَۃٌ عَنِ

پس ذال کنایت است از ذکاء وکاف کنایت ست از

پس ذال مراد ہے ذکاء سے اور کاف مراد ہے

Marfat.com

الْكِيَاسَةِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّقَّةِ فَمَنْ

دانائی در کنایت است از رقت یعنی سوز دل

کیاست سے اور رے رقت سے پس جو شخص

ذَكَرَ الْمَوْلٰى لَصَارَ ذَكِيَّ الْقَلْبِ وَكَيِّسَ النَّفْسِ

کسیکہ یاد کند خدا تعالیٰ ہر آئینہ گردد پاک دل و شکستہ نفس امارہ

ذکر مولیٰ کرتا ہے وہ ذکی القلب اور کیس النفس

وَصَاحِبَ الرِّقَّةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا ذَكَرْتَ

وخداوند رقت اے احمد وقتیکہ یاد کنی ذات

اور صاحب الرقت ہو جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو اپنی ذات اور

نَفْسَكَ فَكَاَنَّمَا نَسِيْتَ رَبَّكَ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

خودرا پس گویا کہ فراموش کردی رب خودرا اے احمد

نفس کو یاد رکھے گا تو گویا اپنے رب کو فراموش کرے گا۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ غَفَلَ عَنِ الذِّكْرِ فَقَدْ حَرَّمَ خَيْرًا وَلَهُ

کسے کہ غافل باشد از یاد خدا تعالیٰ پس تحقیق حرام کرد نیکی را بر خود

جو کوئی غافل ہوا ذکر خدا تعالیٰ سے اوسنے حرام کیا نیکی کو اپنے اوپر اور

يَا اَحْمَدُ اَلْزِمِ الْعِبَادَاتِ وَمَنْ وُفِّقَ لَهُ الذِّكْرُ فَقَدْ

اے احمد لازم گیر عبادت ہا وکسیکہ توفیق دادہ شد با یاد خدا تعالیٰ پس

الہام ہوا کہ اے احمد لازم پکڑ عبادات کو اور جو شخص توفیق دیا گیا ذکر کے لئے پس تحقیق

Marfat.com

فَقَدْ اُعْطِیَ اَفْضَلُ الْکَرَامَاتِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طُوْبٰی

پس دادہ شود بہترین بزرگی و کرامتہا اے احمد نیکی و خوبی

پس عطا کی گئی ہے اوسکو کرامت یعنے عبادت کی توفیق بڑی کرامت ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد

لِمَنْ قَامَ فِی الْمَقَامِ فِی الْاَسْحَارِ فَاشْتَغَلَ

مرکسے را کہ قایم باشد در جاے در سحر و مشغول باشد

خوشخبری ہے اوسکے لیے جو قایم ہوا کسی جگہ صبح کے وقت اور مشغول ہوا

بِالصَّلٰوۃِ وَالتِّلَاوَۃِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَلَهٗ یَا

بنماز وخواندن قرآن وطلب مغفرت اے

نماز اور تلاوت اور استغفار میں اور الہام ہوا کہ اے

اَحْمَدُ رُبَّ قَرِیْبٍ بَعِیْدٌ وَرُبَّ بَعِیْدٍ قَرِیْبٌ

احمد بسیار نزدیکان دورند وبسیار دوران نزدیک

احمد بہت سے قریب بعید ہیں اور بہت سے بعید قریب ہیں

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الذِّکْرُ ذِکْرَانِ ذِکْرُ الْعَبْدِ

اے احمد ذکر دو ذکر اند ذکر بندہ

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر دو ہیں ایک ذکر بندہ کا

وَذِکْرُ الرَّبِّ ذِکْرُ الْعَبْدِ اَلتَّوْبَۃُ وَالْاِنَابَۃُ

وذکر رب ذکر بندہ توبہ از گناہاں کردن وامیدوار بودن

دوسرا ذکر رب کا بندہ کا ذکر توبہ اور انابت ہے۔

Marfat.com

وَذِكْرُ الرَّبِّ اَلْقَبُوْلُ وَالْاِجَابَةُ وَلَهٗ يَا

وذکر رب آنکہ توبہ قبول کند واجابت فرماید

اور رب کا ذکر قبول اور اجابت ہے

اَحْمَدُ طُوْبٰى لِمَنْ ذَكَرَ رَبَّهٗ فِيْ جَوْفٍ

اے احمد خوشی مر آن کسے راکہ یاد کرد پروردگار خود را در وسط

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہے اُس شخص کو جو ذکر کرے اپنے رب کا

اللَّيَالِيْ وَالْوَيْلُ عَلٰى مَنْ بَاتَ فِي الْمَعْصِيَةِ

شبہا و خرابی بر آن کس کہ شب بگزارد بگناہاں

راتوں کو اور خرابی ہے اوسکے لئے جو رات کاٹے گناہوں میں

وَلَا يُبَالِيْ وَلَهٗ اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا

و بے باک باشد اے احمد طالب دنیا

اور نہ پرواہ رکھے اوسکی الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

مَغْرُوْرٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰى مَسْرُوْرٌ وَطَالِبُ

مغرور است وطالب آخرت خوشحال است

مغرور ہے وطالب عقبیٰ کا مسرور ہے

الْمَوْلٰى مَنْصُوْرٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

وطالب خدا تعالےٰ سرفراز است اے احمد

اور طالب مولیٰ کا منصور ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

طَالِبُ الدُّنْیَا جَاهِلٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی

طالب دنیا نادان ست و طالب عقبیٰ

طالب دنیا کا جاہل ہے اور طالب عقبیٰ کا

عَاقِلٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی کَامِلٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

دانا است و طالب خدا تعالیٰ کامل است اے احمد

عاقل ہے اور طالب مولیٰ کا کامل ہے اور الہام ہوا اے احمد

طَالِبُ الدُّنْیَا مَرْدُوْدٌ وَطَالِبُ

طالب دنیا مردود است و طالب

طالب دنیا کا مردود ہے اور طالب

الْعُقْبٰی مَوْدُوْدٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مَحْمُوْدٌ

عقبیٰ دوست داشتہ شدہ و طالب خدا تعالیٰ ستودہ شدہ

عقبیٰ کا موّدود ہے اور طالب مولیٰ کا محمود ہے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا مَغْبُوْنٌ

اے احمد طالب دنیا زیاں کار است

اور الہام ہوا اے احمد طالب دنیا کا مغبون ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مَیْمُوْنٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی

و طالب عقبیٰ مبارک کار است و طالب خدا تعالیٰ

اور طالب عقبیٰ کا میمون ہے اور طالب مولیٰ کا

Marfat.com

مَامُوْنٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا مَحْرُوْمٌ طَالِبُ

امن دادہ شدہ اے احمد طالب دنیا محروم است و طالب

مامون ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا محروم ہے اور طالب

الْعُقْبٰی مَرْحُوْمٌ لَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا مَخْذُوْلٌ

آخرت بخشندہ شدہ اے احمد طالب دنیا مخذول است

عقبیٰ کا مرحوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا مخذول ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مَخْدُوْمٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا

طالب عقبیٰ یعنے آخرت بزرگ است اے احمد طالب دنیا

اور طالب عقبیٰ کا مخدوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

هَالِكٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی سَالِكٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی

ہلاک شوندہ است و طالب آخرت راہ راست روندہ و طالب خدا تعالیٰ

ہالک ہے اور طالب عقبیٰ کا سالک اور طالب مولیٰ کا

مَالِكٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا اَسِیْرٌ وَ

مالک است اے احمد طالب دنیا پائے بند است

مالک ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا اسیر ہے

طَالِبُ الْعُقْبٰی بَصِیْرٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی اَمِیْرٌ

وطالب آخرت بینا است وطالب خدا تعالیٰ امیر است

اور طالب عقبیٰ کا بصیر ہے اور طالب مولیٰ کا امیر ہے

Marfat.com

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا صَغِیْرٌ وَطَالِبُ

اے احمد طالب دنیا خرد است وطالب

اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا صغیر ہے اور طالب

الْعُقْبٰی کَبِیْرٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی

آخرت بزرگ است وطالب خدا تعالےٰ

عقبےٰ کا کبیر ہے اور طالب مولےٰ کا

خَطِیْرٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا ذَلِیْلٌ

بزرگ تراست اے احمد طالب دنیا خوار

خطیر[1] ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا ذلیل ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبٰی جَلِیْلٌ وَّطَالِبُ

وطالب آخرت باکرامست و طالب

اور طالب عقبےٰ کا جلیل ہے اور طالب

الْمَوْلٰی خَلِیْلٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ

خدا تعالےٰ دوست تراست اے احمد طالب

مولےٰ کا خلیل ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْیَا دَنِیٌّ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی غَنِیٌّ

دنیا کمینہ است وطالب آخرت توانگر است

دنیا کا دنی اور طالب عقبےٰ کا غنی ہے

[1] زیادہ بزرگ۔

Marfat.com

وَطَالِبُ الْمَوْلٰی سِنِیٌّ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ

و طالب خدا تعالیٰ بزرگ است اے احمد طالب

اور طالب مولیٰ کا سنی[1] ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْیَا لَئِیْمٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی کَرِیْمٌ وَطَالِبُ

دنیا ملامت کردہ شدہ و طالب آخرت مکرم است و طالب

دنیا کا لئیم ہے اور طالب عقبیٰ کا کریم ہے اور طالب

الْمَوْلٰی عَظِیْمٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاھِدُ تَارِکُ الدُّنْیَا

خدا تعالیٰ معظم است اے احمد پرہیزگار ترک کنندہ دنیا

مولیٰ کا عظیم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد دنیا کو

لِلْعُقْبٰی وَالْعَارِفُ تَارِکُ الْعُقْبٰی لِلْمَوْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

برائے آخرت و عارف ترک کنندہ آخرت برائے خدا تعالیٰ است ای احمد

عقبیٰ کے واسطے ترک کرتا ہے اور عارف عقبیٰ کو مولیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اور الہام ہوا

الزَّاھِدُ یُطَھِّرُ ظَاھِرَہٗ بِالْمَاءِ وَالْعَارِفُ یُطَھِّرُ بَاطِنَہٗ

پرہیزگار پاک میکند ظاہر آب و عارف پاک مے کند درون

اے احمد زاہد پاک کرتا ہے ظاہر اپنی کو پانی سے اور عارف پاک کرتا ہے باطن اپنی کو

مِنَ الْھَوٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاھِدُ یَغْسِلُ الْاَعْضَاءَ

از ہوا و کبر اے احمد پرہیزگار مے شوید دست و پائے

خواہشات نفسانی و شیطان سے اور الہام ہوا اے احمد زاہد دھوتا ہے اعضاء کو

[1] بزرگ ۱۲

Marfat.com

وَالْعَارِفُ یَرَی رَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاھِدُ

وعارف مے بیند پروردگار زمین وآسمانرا اے احمد زاہد

اور عارف دیکھتا ہے رب الارض والسماء کو اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

یَقْطَعُ السَّبِیْلَ وَالْعَارِفُ بَلَغَ الْمَنْزِلَ وَتَرَکَ الرَّحِیْلَ

براہ مے رود وعارف بمنزل رسید وترک سفر کرد

قطع کرتا ہے سبیل کو اور عارف منزل کو پہنچتا ہے اور چھوڑتا ہے زاد ورحیل کو

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ حِرْفَۃُ الْعَارِفِ سِتَّۃُ اَشْیَآءَ اِذَا

اے احمد ہنر عارف شش چیز است وقتیکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد پیشہ عارف کا چھہ اشیاء میں جب

ذَکَرَ اللّٰہَ اِفْتَخَرَ وَاِذَا ذَکَرَ نَفْسَہٗ اِحْتَقَرَ

یاد کند خدایرا خوشی کند ووقتے کہ یاد کند نفس خودرا حقیر

یاد الٰہی کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب نفس کو یاد کرتا ہے تو اوسکو حقیر جانتا ہے

وَاِذَا نَظَرَ فِیْ اٰیَاتِ اللّٰہِ اِعْتَبَرَ وَاِذَا ھَمَّ

وبیکار واند ووقتیکہ بیند در آیات خدا تعالیٰ یقین کند ووقتیکہ خواہش

اور جب آیات الٰہی دیکھتا ہے تو قبول کرتا ہے اور جب

بِمَعْصِیَۃٍ اَوْ شَھْوَۃٍ اِنْزَجَرَ وَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ

کند بگناہ یا بشہوت زجر کند خودرا وچوں یاد کند خدائے را

گناہ یا موجب اندوہ کرتا ہے تو نفس کو جھڑکتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کرتا ہے

Marfat.com

اِسْتَبْشَرَ وَاِذَا ذَكَرَ ذُنُوْبَهٗ اِسْتَغْفَرَ وَلَهٗ

بشارت دہد خود را و چون یاد کند گناہان خود طلب مغفرت کند

تو خوشنود ہوتا ہے اور جب گناہوں کا خیال کرتا ہے تو استغفار پڑھتا ہے

يَا اَحْمَدُ اَلدَّارُ دَارَانِ دَارُ الدُّنْيَا

اے احمد خانہ دو خانہ است خانۂ دنیا

اور الہام ہوا کہ اے احمد دار یعنے گھر دو ہیں ایک دنیا

وَدَارُ الْعُقْبٰى اَمَّا الدُّنْيَا وَطَالِبُهَا بَخِيْلٌ اَمَّا الْعُقْبٰى

و خانۂ آخرت لیکن دنیا و طالب او بخیل لیکن آخرت

دوسرے عقبےٰ دار دنیا اور اوسکے طالب بخیل ہیں اور دار عقبےٰ

وَطَالِبُهَا قَلِيْلٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَطْلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ

و طالب او اندک است اے احمد خواہش عارفان

اور طالب اسکے قلیل ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد مطلوب عارفوں کا

مِنْ سِوَى الدَّارَيْنِ وَهُوَ الْمَوْلَى الْجَلِيْلُ وَلَهٗ

ورائے دو جہاں است و آں اللہ است کہ بزرگ تر است اے

سوائے دارین کے ہے اور وہ مولی الجلیل ہے اور

اَلزَّاهِدُ صَاحِبُ الْمُجَاهَدَةِ وَالْعَارِفُ

احمد زاہد صاحب مجاہدہ و کوشش است و عارف

الہام ہوا کہ اے احمد زاہد صاحب مجاہدہ ہے اور عارف

Marfat.com

صَاحِبُ الْمُشَاهَدَةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ

صاحب دیدار است اے احمد زاہد صبح و شام

صاحب مشاہدہ ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

يُجَاهِدُ الْمَلَوَيْنِ لِيَخْرُجَ عَنْ نَفْسِهِ وَالْعَارِفُ

کوشش میکند تا برآید از نفس خود و عارف

طرح بطرح کی کوشش کرتا ہے کہ نفس کے ہاتھ سے چھوٹے اور عارف

خَرَجَ عَنْهُ وَيُشَاهِدُ جَمَالَ الْمَحْبُوبِ عَلَى

براند ازو و مے بیند جمال محبوب را

اس سے گزر کر ہمیشہ جمال محبوب کا مشاہدہ کرتا ہے

الدَّوَامِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ طُوبٰى لِمَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا

ہمیشہ اے احمد خوشی مر آں کس را کہ ترک کرد دنیا را

اور الہام ہوا کہ ای احمد خوشخبری اس شخص کو کہ جس نے دنیا کو ترک کیا

وَشَغَلَ بِاَمْرِ الْمَوْلٰى وَلَهُ يَا اَحْمَدُ وَالْوَيْلُ عَلٰى

و مشغول شد بامر خدا اے احمد و خرابی بر

اور مولیٰ کے حکم کیطرف مشغول ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد خرابی ہے اسکے لئے

مَنِ اشْتَغَلَ بِالدُّنْيَا وَغَفَلَ عَنْ شُغْلِ

آں کس کہ مشغول بدنیا و غافل شد از شغل

جو دنیا میں مشغول ہوا اور عقبیٰ کے شغل سے غافل رہا

Marfat.com

الْعُقْبٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ النَّاسُ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ

آخرت اے احمد آدمیان سہ جنس اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد آدمی تین قسم کے ہیں

طَالِبُ الدُّنْیَا کَثِیْرٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی قَلِیْلٌ

طالب دنیا بیشتر وطالب آخرت اندک

ایک طالب دنیا اور یہ کثیر ہیں دوسرے طالب عقبیٰ اور یہ قلیل ہیں

وَطَالِبُ الْمَوْلٰی اَقَلُّ الْقَلِیْلِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

وطالب خدا اندک تر اندک است اے احمد

تیسرے طالب مولیٰ یہ بہت ہی کم ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْمَوْلٰی حَیٌّ لَا یَمُوْتُ فَکَذٰلِكَ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ

خدا تعالےٰ زندہ است نمی میرد پس چنیں اولیاء خدا

مولیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرنے کا ایسی ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں کبھی

لَا یَمُوْتُوْنَ لِاَنَّ الْوَلِیَّ قَدْ حَیَّ بِمَعْرِفَةٍ

نمی میرد برائے آنکہ تحقیق ولی زندہ گشتہ است بمعرفت

نہیں مرنیکے کیونکہ ولی بسبب معرفت خدا کے زندہ ہوتے ہیں

اَلْمَوْلٰی فَهُوَ بِالْبَقَاءِ اَحْرٰی وَاَوْلٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

خدا پس بہ بقا الیق و بہتر است اے احمد

پس بقا رہنا ان کا ظاہر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَلْفِرَاقُ مَمَاتٌ وَالْوِصَالُ حَیَاتٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

جدائی از محبوب موت است و واصل شدن بدوست زندگانیست اے احمد

جدائی دوست سے موت ہے اور وصال دوست سے زندگانی ہے اور الہام ہوا کہ اے

مَطْلُوْبُ الزَّاھِدِ عُقْبَاہُ وَمَحْبُوْبُ الْعَارِفِ

مطلوب زاہد آخرت اوست و محبوب عارف

احمد مطلوب زاہد کا عقبےٰ ہے اور محبوب عارف کا

مَوْلَاہُ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ عَلَامَۃُ الْعَارِفِیْنَ

خدائے اوست اے احمد نشانی عارفین

مولےٰ ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نشانیاں عارفوں کی

ثَلٰثَۃٌ اَکْلُہٗ کَاَکْلِ الْمَرْضٰی وَنَوْمُہٗ کَنَوْمٍ

سہ است خوردن او چوں خوردن بیمار وخواب او ہمچو خواب

تین ہیں کھانا ان کا مثل مریضوں کے اور سونا انکا مثل

الْعُرَفٰی وَبُکَائُہٗ کَبُکَاءِ الثَّکْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

عارفان وگریہ او ہمچو گریۂ زن کہ پسرش مرد اے احمد

عارفوں کے اور رونا انکا مثل اس عورت کے جسکا لڑکا مر گیا ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْمُسَارَعَۃُ اِلٰی بَابِ الْمَوْلٰی اَجْدَرُ

سرعت کردن بسوی در خدائتعالےٰ شایستہ

جلدی کرنی خدا کے دروازے کیطرف شایستہ

Marfat.com

وَاَحَقُّ وَاَوْلٰی وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ بَابُ اللّٰہِ مَفْتُوْحٌ وَعَطَائُہٗ غَیْرُ

وبہتر وخوب تراست اے احمد در خدا تعالیٰ کشادہ است و بخشش او

اور خوب اور بہتر ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد دروازہ خدا تعالےٰ کا مفتوح ہے

مَمْنُوْعٍ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ بَابُ الْبَلَاءِ عَلَی الْعَاشِقِ مَفْتُوْحٌ

عام اے احمد در بلا بر عاشق کشادہ است

اور بخشش اسکی غیر ممنوع ہے اور الہام ہوا ای احمد دروازہ بلا کا عاشق پر کھلا ہوا ہے

وَدَمُہٗ بِسَیْفِ الْعِشْقِ مَسْفُوْحٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ سَکَبَتْ دِمَاءُ

وخون او بشمشیر عشق ریختہ شدہ اے احمد ریختہ شد خون

اور خون عاشق کا تیغ عشق سے گرا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد خون

الْعُشَّاقِ بِسَیْفِ الْعِشْقِ وَالْاِشْتِیَاقِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

عشاق بشمشیر عشق واشتیاق اے احمد

عاشقوں کا عشق اور اشتیاق کی تلوار سے بہایا گیا ہے اور الہام ہوا

الْعَاشِقُ مَضْبُوْطٌ بِقَلْقِ الْفُؤَادِ وَمَرْبُوْطٌ بِحَبْلِ الْوِدَادِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

عاشق ضبط کردہ شدہ است بولولہ دل وبستہ شدہ است برسن دوستی اے احمد

کہ ای احمد عاشق مضبوط ہی واسطے قلق دل کے اور بندھا ہوا ہے رسی محبت سے اور الہام

قَلْقُ الْعُشَّاقِ مُهَیِّجُ ذَوْقِ الْمُشْتَاقِ یَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ نَارٌ تُوْقَدُ بِحَطَبِ الْاِشْتِیَاقِ

ولولہ عشاق برانگیزندہ ذوق مشتاق است ای احمد عشق نار ہست کہ افروختہ میشود بہیزم اشتیاق

ہوا کہ ای احمد قلق عاشقوں کا مشتاق کے ذوق کا اٹھانیوالا اور برانگیختہ کرنیوالا ہے اور الہام ہوا

Marfat.com

وَتُحَرِّقُ الْقُلُوْبَ فِیْ صُدُوْرِ الْعُشَّاقِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

وی سوزد دل ہارا در سینہ ہای عشاق اے احمد

کہ ای احمد عشق ایک آگ ہے جو اشتیاق کی لکڑیوں سے سلگائی گئی ہے اور عاشقوں کے سینوں میں دلوں کو

اَنَا مِنْ اَهْوٰی وَمَنْ اَهْوٰی اَنَا نَحْنُ رُوْحَانِ

من آنم کہ دوست می دارم وکسی کہ او دوست دارد منم انا نحن دو جان اند کہ

جلاتی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد میں وہ ہوں جو کہ دوست رکھتا ہوں اور جو دوست رکھتا ہے وہ میں ہوں

حَلَلْنَا بَدَنَا فَاِذَا اَبْصَرْتَنَا اَبْصَرْتَهٗ وَاِذَا اَبْصَرْتَهٗ

در بدن ما فرود آمدہ اند پس وقتیکہ دیدی تو مارا دیدی مرا و را و چون دیدی مرا و را

ہم دو روحیں ہیں کہ حلول کیا ہے ہمنے اپنے بدنوں میں پس جس وقت دیکھتا ہے تو ہمکو دیکھتا ہے تو اسکو اور جس وقت دیکھتا ہے

اَبْصَرْتَنَا وَالْعِشْقُ وَالْعَقْلُ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ

دیدی تو مارا وعشق وعقل جمع نے شوند در

دیکھتا ہے تو ہمکو اور عشق وعقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتے کیونکہ

قَلْبٍ وَاحِدٍ لِاَنَّهٗ اِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعِشْقِ

بہ یک دل زیرا کہ وقتی کہ بادشاہ عشق در حالیکہ ضابط

جب سلطان عشق ضبط اور قدرت کے

ضَابِطًا مُقْتَدِرًا فَقَدْ فَرَّ الْعَقْلُ مُنْهَزِمًا

ومقتدر باشد پس تحقیق بگریز وعقل او فتان خیزان

ساتھ آتا ہے تو عقل غائب وخاسر ہو کر اور چھپکر

Marfat.com

مُتَوَارِ يَا وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدِ ابْتُلِيَ بِاَنْوَاعِ

اے احمد کسیکہ عاشق شد پس تحقیق گرفتار شد در بلا ہائے

بہا گئی ہے اور الہام ہوا ای احمد جو شخص عاشق ہوا پس وہ طرح طرح کی

الْبَلَاءِ وَرُبِطَ بِحَبْلِ الْمَشَقَّةِ وَالْعِنَاءِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

گوناگون وبستہ شد در رسن مشقت ورنج اے احمد

بلاؤں میں مبتلا ہوا اور مشقت وعناء کی رسی میں جکڑا گیا اور الہام ہوا کہ ای احمد

مَنْ عَشِقَ فَقَدْ هُجِرَ عَنِ الرَّاحَاتِ وَاُلْقِيَ فِي حُبِّ

کسی کہ عاشق شد پس تحقیق جدا شد از راحت ہا وانداختہ شد در الفت

جو عاشق ہوا جدا ہوا راحتوں سے اور ڈالا گیا بلاؤں کے عشق

الْبَلِيَّاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدْ قَرُبَ

بلاہا ومشقتہا اے احمد کسیکہ عاشق شد پس تحقیق نزدیک شد

میں اور الہام ہوا کہ اے احمد جو عاشق ہوا نزدیک ہوا

بِالْغَمِّ وَمَلَأَ صَدْرَهُ بِالْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

بغم وپر شد سینہ او بہ بیقراری واندوہ اے احمد

غم سے اور بھرا سینہ اسکا کرب اور ہم سے اور الہام ہوا کہ ای احمد

اَلْعِشْقُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْعَيْنُ وَالشِّيْنُ وَالْقَافُ

عشق سہ حرف اند عین وشین وقاف

عشق کے تین حرف ہیں عین شین قاف

Marfat.com

وَالْعَيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الْعَنَاءِ وَالشِّيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الشِّدَّةِ

وعین کنایت است از رنج وشین کنایت است از سختی

عین عبارت ہے عناء یعنی رنج سے اور شین عبارت ہے شدت یعنی

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْحِ فَجُمِعَتْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةُ وَ

وقاف کنایت است از خستگی پس جمع کردہ شدہ ایں سہ حرف و

سختی سے اور قاف عبارت ہے قرح یعنی خستگی سے یہ تینوں جمع کئے گئے اور

سُمِّيَتْ عِشْقًا فَمَنْ عَشِقَ صَارَ جَسَدُهٗ كُلَّ عِنَاءٍ

نامیدہ شد بعشق پس ہر کہ عاشق شد گشت بدن او ہمہ برنج

عشق نام رکھا گیا پس جو شخص عاشق ہوتا ہے اسکا جسم تمام رنج

وَشِدَّةٍ وَقُرْحٍ وَقَلْبُهٗ بِغَلَبَاتِ الْمَحَبَّةِ فَرِحًا وَلَهٗ

وسختی وخستگی ودل او بغلبہاے محبت شاد

اور سختی اور خستگی سے مضرور ہوتا ہے اور قلب اسکا بسبب غلبات محبت کی

يَا اَحْمَدُ مَنْ وَصَلَ اِلٰى حَضْرَةِ الْمَوْلٰى فَهُوَ بِالتَّبْجِيْلِ

اے احمد کسیکہ پیوست سوی درگاہ خدا پس او بزرگی و

مسرور ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد جو واصل بطرف حضرت مولیٰ ہے وہ بزرگی

وَالْاِكْرَامِ اَوْلٰى وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنِ انْفَصَلَ فَقَدِ

واکرام لائق ست اے احمد کسیکہ جدا شد پس تحقیق

اور اکرام کیواسطے بہتر اور اولیٰ ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو جدا ہوا یعنی ماسوا حق سے

Marfat.com

اتّصل وله یا احمد کیف نری المریض اذا منع

پیوستہ شد اے احمد چگونہ پاک شود بیمار وقتی کہ منع کند

واصل ہوا یعنی حق سے اور الہام ہوا کہ ای احمد کس طرح پاک ہوے مریض جبکہ

الطبیب وکیف یعیش المحب اذا ھجر من الحبیب

طبیب وچگونہ عیش کند عاشق وقتیکہ جدا شد از معشوق

ممانعت کرے طبیب اور کیسے عیش کرے محب جبکہ جدا ہو حبیب سے

وله یا احمد وکیف تعیش الحوت فی النیران وکیف

اے احمد وچگونہ عیش کند ماہی در آتش وچگونہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد کسطرح عیش کرے مچھلی آگ میں اور کیسے

یصبر المھجور فی الھجران وکیف یسکن المشتاق

صبر کند مہجور در جدائی وچگونہ قرار گیرد مشتاق

صبر کرے مہجور جدائی میں اور کسطرح قرار پکڑے مشتاق اشتیاق میں

فی الاشتیاق وکیف تعیش العشاق الی الفراق

در اشتیاق وچگونہ زندگانی کند عشاق در فراق

اور کیسے زندگانی کرے عاشق طرف فراق کے

فان العشاق لیس لھم قرار نھارا ولیلا کمثل المجنون

پس بدرستی کہ عاشق نیست مراورا قرار روز وشب ہمچو مجنون

کیونکہ عاشق رات دن بے قرار ہے مثل مجنون کے

Marfat.com

مِنْ فِرَاقِ لَيْلٰى وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ فِرَاقُ الْمَحْبُوْبِ سَمٌّ

از فراق لیلی اے احمد جدائی محبوب زہرست

فراق لیلی سے الہام ہوا کہ اے احمد جدائی محبوب کی سم ہے

وَوِصَالُهٗ تِرْيَاقٌ بَلْ حَيٰوةُ الْعَاشِقِ وَصْلٌ وَمَوْتُهٗ

وملاقات او تریاق ست بلکہ حیات عاشق وصال است وموت او

اور وصال اسکا تریاق ہے بلکہ زندگی عاشق کی وصل ہے اور موت

فِرَاقٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ مُقْلِقُ الْعُقَلَاءِ وَ

فراق اے احمد عشق بے چین کنندہ عاقلانست

اسکی فراق ہے اے احمد عشق بیقرار کرنے والا عاشقوں کا ہے

مُهَيِّجُ الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ

وبرپاکنندہ شدت وبلاست اے احمد عشق

اور برانگیختہ کرنے والا شدت اور بلا کا ہے - الہام ہوا کہ اے احمد شوق

مُزْعِجُ الْاَوْطَانِ وَمُخْرِبُ الْبُيُوْتِ وَالْاَوْطَانِ

دور کنندہ وطن ہا وخراب کنند خانہا است دو وطنہا

او کھاڑنے والا وطنوں کا ہے اور خراب کرنے والا مکانوں کا ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الشَّوْقُ شَوْقَانِ شَوْقُ الْعَوَامِ وَشَوْقُ الْخَوَاصِ

اے احمد شوق دو شوق اند شوق عوام وشوق خاص

الہام ہوا کہ اے احمد شوق دو ہیں ایک عوام کا اور دوسرا خاص کا

Marfat.com

فَشَوْقُ الْعَوَامِ اِلَى الْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ وَشَوْقُ الْخَوَاصِ

پس شوق عوام بہ حور و قصور است و شوق خواص

عوام کا شوق حور و قصور کے لئے ہے اور خاص کا شوق

اِلَى الرَّبِّ الْغَفُوْرِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ دَاءٌ عُضَالٌ

بہ پروردگار یکہ بخشندہ است اے احمد عشق درد بے دوا

رب غفور کے لئے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد درد لا دوا ہے

لَا لِلْمُعَالِجِ فِيْهَا مَجَالٌ لِاَنَّ الْبُرْءَ مِنْهَا مُحَالٌ وَلَهٗ

نیست طبیب دران قدرت برائے آنکہ صحت ازان محال است

معالج کا اسمیں تنگ قافیہ ہے کیونکہ اس سے ناممکن شفا ہے

يَا اَحْمَدُ السَّمَاعُ يُحَرِّكُ قُلُوْبَ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَيُوْقِدُ

اے احمد شنیدن سرود جنبش آرد دلہائے سامعین را و برمے افروزد

اے احمد سماع سامعین کے دلوں کو حرکت میں لاتا ہے

نَارَ الشَّوْقِ فِيْ صُدُوْرِ الْمُشْتَاقِيْنَ الْمُسْتَمِعُ مَا كَانَ

آتش شوق در سینہ ہا د مشتاقان شنونده سرود آن

اور مشتاقین کے سینوں میں آتش شوق بھڑکاتا ہے مستمع اسکا وہ ہے

قَلْبُهٗ حَيًّا وَبَدَنُهٗ مَيِّتًا اَلسَّمَاعُ مُوْنِسُ الْمُشْتَاقِيْنَ

باشد کہ شود دل او زندہ و بدن او مردہ شنیدن سرود انس دہندہ مشتاقانست

جس کا دل زندہ ہو اور تن مردہ ہو سماع مونس مشتاقوں کا ہے

Marfat.com

وَدَاعِيهِمْ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّمَاعُ يَدْعُو

وخوانندہ انہا بسوے پروردگار عالمیان شنیدن سرود میطلبد

اور ان کو رب العالمین کی طرف بلاتا ہے

أَهْلًا إِلَى الْمَوْلَى وَالسَّمَاعُ أَجْدَرُ وَأَوْلَى

اہل سرود را سوے خدا و شنیدن سرود لایق تر است بہتر

اور اہل کو بلانے والا بجانب مولی ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّوْتُ صَوْتَانِ صَوْتٌ يَدْعُو

اے احمد آواز دو آواز ست آوازے کہ مے طلبد

اے احمد آواز دو ہیں ایک وہ جو باطل کیطرف بلاتا ہے

إِلَى الْبَاطِلِ وَصَوْتٌ يَدْعُو إِلَى الْحَقِّ فَالْأَوَّلُ

بسوے باطل و آوازے کہ مے طلبد بسوے حق پس اول

اور دوسرا وہ جو حق کی طرف طلب کرتا ہے

مُخْتَارُ الْمُبْطِلِينَ وَالثَّانِي مُخْتَارُ الْمُحِقِّينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

مختار دروغ یانست و دوم مختار استکارانست اے احمد

اول مختار مبطلین ہے اور ثانی مختار محققین ہے اے احمد

الصَّبْرُ أَمَرُّ لَا يَصْبِرُ عَلَى شَدَائِدِ الدُّنْيَا إِلَّا الصَّاحِبُ

صبر بسیار تلخ ست بر سختیہاے دنیا مگر خداوند

صبر نہایت تلخ ہے سواے صاحب

Marfat.com

التَّسْلِيمُ وَالرِّضَاءُ وَالصَّبْرُ مِنَ الْمُصِيبَةِ أَقْوَى

تواضع ورضا وصبر کردن از مصیبت بہتر است

تسلیم ورضا کے اور کوئی دنیا کی سختیوں پر صبر نہیں کر سکتا ہے۔ اور

فِي الطَّاعَاتِ وَأَوْلَى وَأَجْرَى لِلْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

در طاعت ہا واولی تر ولایق تر است مر عبادت ہا اے احمد

صبر مصیبت سے اقوی طاعات میں اور لایق و بہتر ہے عبادات میں اے احمد

أَصْحَابُ النُّفُوسِ أَمْوَاتٌ وَأَرْبَابُ الْقُلُوبِ أَحْيَاءٌ

یاران خواہش وحرص مردہ اند وصاحب دل ہا زندہ اند

اصحاب نفس مردہ ہیں اور ارباب قلوب زندہ ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَصْحَابُ النُّفُوسِ قَدِ انْفَصَلُوا وَ

اے احمد یاران حرص از تحقیق جدا شدہ اند و

اے احمد نفس پرور اوسکی درگاہ سے جدے اور منفصل ہیں

أَرْبَابُ الْقُلُوبِ قَدِ اتَّصَلُوا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

صاحب دل ہا تحقیق پیوستہ اند اے احمد

اور ارباب قلوب ملے ہوے اور متصل ہیں اے احمد

أَصْحَابُ النُّفُوسِ حُرِمُوا وَأَرْبَابُ الْقُلُوبِ

یاران نفسہا دور ماندند از رحمت حق وصاحب دلہا

نفس دوست دور رہے ہوے ہیں اور اہل دل رحم کئے گئے

Marfat.com

رُحِمُوا وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اَصْحَابُ النُّفُوسِ مَرْضَاءُ وَاَرْبَابُ

آمرزیدہ شدہ اند اے احمد یاران نفسہا بیمار اند و صاحب

اے احمد نفس دوست بیمار ہیں اور اہل

الْقُلُوبِ اَصِحَّاءُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ صُحْبَةُ النَّاسِ

دلہا صحیح اند اے احمد صحبت آدمیاں

دل تندرست اے احمد صحبت آدمیوں میں

خَسَارَةٌ وَالْعَيْشُ مَعَهَا بَوَادُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

خرابی است وعیش کردن بایشان بدست اے احمد

ٹوٹا ہے اور عیش انکی ساتھ کرنا بُرا ہے اے احمد

صُحْبَةُ النَّفْسِ جِرَاحَةٌ وَالْفِرَارُ مِنْهُ رَاحَةٌ وَلَهُ

صحبت نفس زخم است وگریختن از و آرام است اے

صحبت نفس کی جراحت ہے اور اوس سے بھاگنا راحت ہے اے

يَا اَحْمَدُ صُحْبَةُ الْخَلْقِ سَمٌّ قَاتِلٌ وَالتَّبَعُّدُ عَنْهُ

احمد صحبت خلق زہر قتل کنندہ است ودوری از و

احمد صحبت خلق کی سم قاتل ہے اور دوری اس سے

تِرْيَاقٌ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ رِضَاءُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ النَّفْسِ وَ

تریاق است اے احمد خوشی خدا در سخطی کردن بانفس است

تریاق کامل ہے اے احمد خوشنودی خدا کی نفس کے تنگ کرنے میں ہے اور سخطی

Marfat.com

سَخَطُ الرَّبِّ فِی رِضَاءِ النَّفْسِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

وسخطِ خدا در راضی بودن بانفس اے احمد

خدا کے نفس کے راضی رکھنے میں ہے اے احمد

قَہْرُ النَّفْسِ اَشَدُّ عَلَی الْمُرِیْدِ مِنَ الشَّیْطَانِ الْمُرِیْدِ

قہر نفس سخت تر است بر مرید از شیطان راندہ شدہ

غلبہ نفس کا مرید پر اشد ہے شیطان مرید سے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ کَلْبُ النَّفْسِ عَقُوْرٌ وَالْخَلْقُ مِنْہُ

اے احمد سگ نفس گزندہ است وخلق ازو

اے احمد نفس کتا باولا ہے اور خلق کو اوس سے

نَفُوْرٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یُبْکِی النَّاسَ

گریزانست اے احمد بہترین آدمیاں کسے است کہ گریاں درا

بھاگتا اچھا ہے اے احمد بہتر وہ شخص ہے جو آدمیوں کو رولا دے

وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ یُضْحِکُ النَّاسَ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ النَّاسُ کُلُّھُمْ

آدمیانرا و بدترین آدمیاں کسے است کہ بخندہ دارد آدمیانرا ای احمد آدمیاں آنہا

اور بدتر وہ ہے جو انکو ہنسادے اے احمد تمام آدمی

اَمْوَاتٌ اِلَّا الَّذِیْنَ اشْتَغَلُوْا بِرَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ

مردہ اند مگر آنانکہ مشغول اند بہ پروردگار زمین و آسمان

مردہ ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہیں زندہ ہیں

Marfat.com

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ صُحْبَةُ النَّفْسِ مَضَرَّةٌ وَاِطَاعَتُهَا مَعَرَّةٌ

اے احمد صحبت نفس زیانست و پیروی عیب ست

اے احمد صحبت نفس کی مضر ہے اور اطاعت اوسکی قبیح ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَصَى النَّفْسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَمَنْ اَطَاعَهَا

اے احمد ہر کہ نافرمانی نفس کند پس او مرد است و ہر کہ

اے احمد جو نافرمانی نفس کی کرے وہ مرد ہے اور جو مطیع نفس ہو

فَهُوَ رَجُلٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ لِلرَّجُلِ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ

پیروی او کند پس او مردک است اے احمد مرا نام رجل سہ حروفست

وہ ہیجڑا ہے اے احمد رجل کے تین حرف ہیں

اَلرَّاءُ وَالْجِيْمُ وَاللَّامُ فَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّيَاضَةِ

را و جیم و لام پس را کنایت است از ریاضت

رے جیم لام رے سے مراد ریاضت ہے

وَالْجِيْمُ عِبَارَةٌ عَنِ الْجُوْدِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ اللُّزُوْمِ

و جیم کنایت است از سخاوت و لام کنایت است از لزوم اعمال نیک

اور جیم سے جود اور لام سے لازم پکڑنا اعمال حسنہ کا

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ رَضِيَ نَفْسَهٗ بِالْمُجَاهَدَةِ وَجَادَ

اے احمد ہر کہ راضی شد نفس او بمجاہدہ و سخاوت کرد

اے احمد جس شخص نے راضی کیا نفس کو مجاہدہ اور جود [illegible]

Marfat.com

بِمَا وَجَدَ مِنَ الْمَالِ وَلَمْ يَدَّخِرْ شَيْئًا وَلَزِمَ عِبَادَةَ

بچیزیکہ یافت ازمال وجمع نکرد چیزے ولازم کرد عبادت

راہ خدا میں تقسیم کیا اور جمع نہ کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کو

الْمَوْلٰى مَا دَامَ حَيًّا فَهُوَ مِنَ الرِّجَالِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

خدا تعالےٰ تا وقتیکہ زندہ است پس او از مرد الفت اے احمد

زندگی بھر لازم پکڑا وہ اصل مرد ہے اے احمد

اَلْوَرَقُ الْاَبْيَضُ وَالذَّهَبُ الْاَحْمَرُ اِذَا لَمْ يَنْتَفِعْ بِهِمَا

ورق سپید وزر سرخ وقتیکہ نفع گرفتہ شود ازاں ہر دو

چاندی جس وقت اس سے کوئی نفع نہ اٹھایا جاوے

فَهُمَا كَالْحَجَرِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ كَالْحَجَرَيْنِ فَعِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ

پس بتمر آنہا را مانند سنگ اے احمد زر ونقرہ مانند دو سنگ ہستند پس نزد محققین

تو اون دونوں کو پتھر سمجھنا چاہئے اور الہام ہوا کہ اے احمد سونا چاندی مثل پتھروں کے ہیں

لَا قِيْمَةَ لِهٰذَيْنِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ كَانَ

ایں ہر دو قیمت ندارند اے احمد ہر کہ باشد

کے نزدیک انکی کچھ قدر وقیمت نہیں اے احمد جس کا پیٹ

شَبْعَانَ فَهُوَ يَقْطَعُ سَفَرَ الدُّنْيَا

شکم سیر پس او برمے برد سفر دنیا

بھرا ہوا ہے وہ سفر دنیا کا قطع کرتا ہے

Marfat.com

وَمَنْ كَانَ جَائِعًا فَهُوَ يَقْطَعُ سَفَرَ الْعُقْبٰى فَالشِّبَعُ

وہر کہ باشد گرسنہ پس او برے بروسفر آخرت پس سیری

اور جو بھوکا ہوتا ہے وہ سفر عقبیٰ کاٹے کرتا ہے شکم سیری

زَادُ الْاُوْلٰى وَالْجُوْعُ زَادُ الثَّانِيْ فَمَنْ اَقَلَّ مِنَ

توشہ اول است یعنی دنیا و گرسنگی توشہ دوم است یعنے آخرت پس کسیکہ

دنیا کا توشہ ہے اور گرسنگی آخرت کا توشہ ہے جو کم کھاتا ہے اسکی سب میں

الطَّعَامِ يُعَزَّزُ بَيْنَ الْاَنَامِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الطَّعَامُ

کم خورد از طعام باعزت گردد میاں آدمیاں اے احمد طعام

عزت ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَعَامَانِ طَعَامُ النَّفْسِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ فَطَعَامُ

دو طعام است یکے طعام نفس است و دوم طعام دل است پس طعام

ایک نفس کا کھانا ہے دوسرا قلب کا کھانا ہے نفس کا کھانا وہ ہے

النَّفْسِ مَا هُوَ يُطْبَخُ مِنَ الْمَاكُوْلَاتِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ

نفس آں چیز است کہ مے پزند از خوردنیہا وطعام دل

جو پکایا جاتا ہے کھانے کے چیزوں میں سے اور قلب کی خوش خالق کا ذکر

وَهُوَ ذِكْرُ خَالِقِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اِطْعَامُ

آن یاد کردن پیدا کنندہ خالق است ای احمد طعام خوراندن

اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کھلانا

Marfat.com

الطَّعَامُ مِنْ شِيَمِ الْكِرَامِ وَالْبُخْلُ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ

از خوی بزرگان است — وبخیلی از دادن طعام

بزرگوں کی خصلت ہے — اور کھانا نہ کھلانا کنجوسوں کی

عَادَاتِ اللِّئَامِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اَلتَّوَكُّلُ تَرْكُ

از خوی لئیم است اے احمد — توکل کردن ترک طلب

عادت ہے — اور الہام ہوا کہ اے احمد — توکل رزق کی طلب

طَلَبِ الرِّزْقِ وَالتَّوَكُّلُ مَحْضُ الْاِيْمَانِ التَّوَكُّلُ كَمَالُ الدِّيْنِ

رزق است توکل عین ایمان است — توکل کمال دین است

چھوڑنے کو کہتے ہیں اور توکل عین ایمان ہے — اور توکل کمال دین ہے

اَلتَّوَكُّلُ اَمْرُ الْاَقْوِيَاءِ اَلتَّوَكُّلُ خَصْلَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَهٗ

توکل کار قوی مردان است — توکل خوی پیغامبران است

توکل بڑے لوگوں کا کام ہے — اور توکل انبیاء کی خصلت ہے

يَا اَحْمَدُ اَلْيَقِيْنُ يَتَوَلَّدُ مِنْ كَمَالِ الْاِسْلَامِ اَلْيَقِيْنُ

اے احمد یقین پیدا میشود — از کمال اسلام یقین

اور الہام ہوا کہ اے احمد یقین کمال اسلام — سے پیدا ہوتا ہے یقین

اِسْتِقْرَارٌ لَيْسَ فِيْهِ اِضْطِرَارُ التَّوَكُّلُ قَطْعٌ

طلب قرار است نباشد واران بے قراری توکل — بریدن

استقرار کو کہتے ہیں اس میں اضطرار نہیں ہوتا ہے — اور توکل قطع کرنا

Marfat.com

اَلْاَسْبَابِ مَعَ اِطْمِیْنَانِ الْقَلْبِ بِغَیْرِ التَّرَدُّدِ وَلَہٗ

اسباب باقرار دل است بے تردد

اسباب کا ہے مع اطمینان دل کے بغیر تردد کے اور الہام

یَا اَحْمَدُ مَنْ تَرَکَ الْقِشْرَ اُعْطِیَ اللُّبَّ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

اے احمد کسیکہ ترک کند پوست را دادہ شود او را مغز اے احمد

ہوا کہ اے احمد جو چھلکے کو چھوڑتا ہے اسکو مغز اور لب عطا کیا جاتا ہے اور الہام

اِیَّاکَ وَالْعُجْبَ فَاِنَّہٗ یُحْبِطُ الْاَعْمَالَ وَیُھْلِکُ الرِّجَالَ

باز دار خود را از تکبر پس تحقیق او می اندازد عملہا را و ہلاک میکند مردم را

ہوا کہ اے احمد خبردار عجب نکرنا کیونکہ یہہ اعمال کو فاسد اور باطل کر دیتا ہے اور آدمیونکو ہلاک

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَلطَّاعَۃُ لِلرِّجَالِ زَیْنٌ وَالْعُجْبُ فِی الْعِبَادَۃِ

اے احمد عبادت کردن مر مردم را بہتر است و تکبر و پندار در عبادت

کر دیتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بندگی آدمی کے واسطے زیبایش ہے اور عجب عبادت

شَیْنٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَلسَّخَاوَۃُ مِنْ شِیَمِ

بد است اے احمد سخاوت کردن از خصلتہاے

برا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد سخاوت انبیاء کی خصلت ہے پس خوشخبری ہو

الْاَنْبِیَاءِ فَطُوْبٰی لِزُمْرَۃِ الْاَسْخِیَاءِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ السَّخِیُّ

بہ پیغامبرانست پس خوشخبری است مر گروہ سخاوت کنندگان را اے احمد سخی

سخاوت والوں کو اور الہام ہوا کہ اے احمد سخی

Marfat.com

يَأْتِي بِخَصْلَةِ النَّبِيِّ وَيُعْرَفُ وَيُشْهَرُ بِالْفِعْلِ الْمَرْضِيِّ

مے آید بخصلت پیغمبر ومعروف میشود ومشہور میگردد بفعل شایستہ

نبی کے خصلت کے طرف آتا ہے اور اس فعل شایستہ کے ساتھ معروف مشہور ہوتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْجُودُ ثَلٰثَةُ أَحْرُفٍ الْجِيمُ وَالْوَاوُ وَالدَّالُ فَالْجِيمُ

اے احمد جود سہ حرف است جیم وواؤ ودال پس جیم اور واؤ اور دال پس جیم

اور الہام ہوا کہ اے احمد جود کے تین حرف ہیں جیم سے جلالت

عِبَارَةٌ عَنِ الْجَلَالَةِ وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوِلَايَةِ وَ

عبارت است از بزرگی وواو کنایت است از ولایت و

مراد ہے اور واو سے ولایت ہے اور

وَالدَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الدَّرَجَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَا يَنَالُ

دال کنایت است از درجہ بلند اے احمد

دال سے درجہ اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَقْصُودَ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ بَلْ يَنَالُ بِقَضَاءِ

یکے بمقصود بزیادتی نماز گذاردن وروزہ داشتن بلکہ میرسد باداے

انسان نماز اور روزہ کی کثرت سے مقصود کو نہیں پہونچتا بلکہ لوگوں کے

حَوَائِجِ الْأَنَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبُخْلُ ثَلٰثَةُ أَحْرُفٍ الْبَاءُ

احتیاج آدمیان اے احمد بخل را سہ حرف ست اول باء

کار برای سے مطلب کو پہونچتا ہے اور الہام کہ اے احمد بخل کے تین حرف ہیں

Marfat.com

وَالْخَاءُ وَاللَّامُ فَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيْدِ وَالْخَاءُ

دوم خا سوم لام پس باکنایت است از کند ذہن وخا

خے اور لام بے سے مراد ہے خے سے

عِبَارَةٌ عَنِ الْخُذْلَانِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ اللُّوْمِ وَلَهٗ

کنایت است از خوار وشرم سار ولام کنایت است از ملامت

مراد خذلان ہے اور لام سے عبارت لوم وملامت ہے اور

يَا اَحْمَدُ الْبُخْلُ شَرُّ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

اے احمد بخل بدترین خصلت ہا است درزنان ومردان

الہام ہوا کہ اے احمد بخل بہت بری خصلت ہے عورت میں ہو خواہ مرد میں

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْبَخِيْلُ يُذَمُّ وَيُهْجٰى وَالسَّخِيُّ يُمْدَحُ

اے احمد بخیل بدنام وہجو کردہ مے شود وسخی مدح

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل کی ہجو اور مذمت ہوتی اور سخی کی مدح

وَيُعْلٰى وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ وَاعْطِ الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ فَذٰلِكَ

وبزرگی دادہ مے شود اے احمد بدہ اندک وبسیار پس ایں

اور صفت اور الہام ہوا کہ اے احمد تھوڑا بہت جو کچھ ہو خیرات کر اور سخاوت

لَكَ وَاِنَّ الْقَلِيْلَ مِنَ السَّخَاوَةِ فَوْقَ الْفَلَكِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

مرتراست وتحقیق اندک از سخاوت بالائے آسمان است اے احمد

کر کیونکہ یہ تیرے کام آویگا اور تحقیق تھوڑی سخاوت بھی آسمان سے اونچی ہے اور الہام ہوا

Marfat.com

وَاِنَّ السَّخَاوَةَ خَصْلَةٌ نَبَوِيَّةٌ فَتَمَثَّلُوا اَنَّ السَّخِيَّ بِمَا مَلَكَ وَلَهٗ

وبدرستی کہ سخاوت خصلت نبوی است پس تمثیل کنید بدرستی کہ سخی بچہ چیز مالک

سخاوت خصلت نبوی ہے اسکو اختیار کرو اور الہام ہوا

یَا اَحْمَدُ الْبُخْلُ نَارٌ تُوْقَدُ وَتُحْرِقُ وَالْجُوْدُ نُوْرٌ یَبْرُقُ

شدائے احمد بخل آتشی است افروختہ شود و میسوزاند وجود نوریست کہ میتابد

کہ اے احمد بخل ایک آگ ہے جو بھڑکائی جاتی ہے اور جلاتی ہے اور جود ایک نور ہے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْبُخْلُ مُرٌّ کَالْحَنْظَلِ بِیَدِ الْاَشْرَارِ وَالْجُوْدُ

اے احمد بخل تلخ است چون حنظل بدست مردمان و

جوتابان ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بخل کڑوا ہے مثل حنظل کے شریروں کے ہاتھ میں

وَرْدٌ فِیْ کَفِّ الْاَبْرَارِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْبَخِیْلُ صَغِیْرٌ

سخاوت گلی ست در کف دست پاکان اے احمد بخیل حقیر ست نزد آدمیان

اور جود ورد ہے ابراروں کی ہتھیلی میں اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل حقیر ہے آدمیوں

عِنْدَ النَّاسِ وَاِنْ کَانَ کَبِیْرًا وَالسَّخِیُّ کَبِیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنْ کَانَ صَغِیْرًا

اگرچہ باشد بزرگ و سخی بزرگ است نزد خدا تعالےٰ اگرچہ باشد حقیر

کے نزدیک اگرچہ بہتر ہو اور سخی کبیر ہے اللہ کے نزدیک اگرچہ صغیر ہو آدمیوں کے

عِنْدَ النَّاسِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْبُخْلُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْبَاءُ

نزد مردمان اے احمد بخل سہ حرف است با

نزدیک اور الہام ہوا کہ اے احمد بخل کے تین حرف ہیں بے

Marfat.com

وَالْخَاءُ وَاللَّامُ فَالْبَاءُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ وَالْخَاءُ خَالٍ مِنَ

و خا ولام پس با بعید از خدا تعالےٰ وخا خالی

اور خے اور لام بے سے بعید ہے اللہ سے اور خے سے خالی ہے

الْخَيْرَاتِ وَاللَّامُ لَئِيمٌ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

از خیرات ولام ملامت کردہ شدہ میان آدمیاں اے احمد

خیرات سے اور لام سے لئیم لوگوں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْحَرِيصُ لَا يَشْبَعُ بِمَا أُتِيَ وَيَطْلُبُ أَكْثَرَ مِمَّا يُقْضَى

حرص کنندہ سیر نشود بچیزیکہ میرسد اورا وطلب کند زیادہ ازاں کہ حاجت برکرد

حریص قناعت اسپر نہیں کرتا جو اسکو دیا گیا ہے اور طلب کرتا ہے تقدیر سے زیادہ

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ صَاحِبُ الْحِرْصِ جِيعَانٌ وَصَاحِبُ الْقَنَاعَةِ

اے احمد خداوند حرص گرسنہ مے باشد وخداوند قناعت

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص رکھنے والا بھوکا رہتا ہے اور قناعت کرنے والا

شَبْعَانٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحَرِيصُ يُبْغِضُهُ الْخَلَائِقُ

سیر میباشد اے احمد حرص کنندہ دشمن میدارد اورا خلائق

سیر ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد حریص سے خلقت بغض رکھتی ہے

وَهُوَ صَغِيرٌ وَالْقَانِعُ مَعَ قِلَّةِ الْمَالِ غَنِيٌّ كَبِيرٌ وَلَهُ

واو حقیر است وقناعت کنندہ باندک مال غنی بزرگ است

اور وہ حقیر ہے اور قانع اگرچہ کم مال رکھتا ہے مگر غنی وکبیر ہے اور الہام ہوا

Marfat.com

يَا اَحْمَدُ اَلْحِرْصُ يُهْلِكُ وَالْقَنَاعَةُ يُمْلِكُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اَلْحِرْصُ

اے احمد حرص ہلاک میکند وقناعت بادشہ مے کند اے احمد حرص کن در ادائے

کہ اے احمد حرص ہلاک وتباہ کرتی ہے اور قناعت بادشاہ کرتی ہے اور الہام ہوا کہ

فِي اَدَاءِ الطَّاعَةِ كَالرِّجَالِ وَلَا تَحْرِصْ كَالنِّسَاءِ فِي جَمْعِ الْمَالِ يَا اَحْمَدُ

عبادت خدا ہمچو مردان وحرص مکن ہمچو زنان در جمع کردن مال اے احمد

اے احمد حرص کر عبادت میں مثل مردوں کے اور نہ حرص کر مثل عورتوں کے مال جمع کرنے میں

اَلْحِرْصُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْحَاءُ وَالرَّاءُ وَالصَّادُ اَلْحَاءُ عِبَارَةٌ

حرص سہ حرف است حا وراو صاد وحاد کنایت است از بے نصیبی

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص کے تین حرف ہیں حے رے صاد حے عبارت ہے حرمان سے اور

عَنِ الْحِرْمَانِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّزْقِ وَالصَّادُ عِبَارَةٌ

وراکنایت است از رزق وصاد کنایت است

رے عبارت ہے رزق سے اور صاد عبارت ہے

عَنِ الصَّبِّ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَنْ حَرَصَ فَقَدْ حَرَّمَ الْقَنَاعَةَ

از آبروریزی اے احمد ہر کہ حرص کرد پس تحقیق بے نصیب کردہ شد قناعت

آبروریزی سے اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نے حرص کی اس نے حرام کیا قناعت

وَرِزْقٌ مَا قُدِّرَ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ الزِّيَارَةِ

ورزق انچہ تقدیر کردہ شدہ است اے احمد طالب زیارت

رزق کو جو مقدر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب زیارت کے

Marfat.com

اَحْرِصْ فِیْ اَمْرِ الْعُقْبٰی وَلَا تَحْرِصْ فِیْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

حرص مے کن در کار آخرت و حرص مکن در کار دنیا اے احمد

حرص کر امر عقبےٰ میں اور نہ حرص کر امر دنیا میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

صَاحِبُ الْحِقْدِ وَالْعَدُوِّ اِنْ لَا یَجِدُ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ

صاحب کینہ و دشمنی نے یابد شیرینی ایمان

کینہ والا دشمن حلاوت ایمان کی نہیں پاتا اور الہام ہوا

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اَلْحِقْدُ یُفْسِدُ الْفُؤَادَ وَیُتْلِفُ الْوِدَادَ وَلَہٗ

اے احمد کینہ خراب مے کند دل را و دور مے کند دوستی را

اے احمد کہ کینہ خراب کرتا ہے دل کو اور تلف کرتا ہے محبت کو اور الہام ہوا کہ

یَا اَحْمَدُ اَحْرِقْ مَا فِیْ صَدْرِکَ مِنَ الْحِقْدِ بِالْحَسَدِ

اے احمد بسوز انچہ در سینہ تو ہست از کینہ و حسد

اے احمد جو تیرے سینہ میں کینہ اور حسد ہے اسکو ذکر کی سے جلا اور فکر کے

بِنَارِ الذِّکْرِ وَاَصْقِلْ مِرْاٰۃَ قَلْبِکَ بِمِصْقَلَۃِ الْفِکْرِ وَلَہٗ

باتش ذکر و روشن کن آئینہ دل خود بمصقلہ فکر

مصقلے اپنے آئینہ دلکو صاف کر اور الہام ہوا

یَا اَحْمَدُ اَلتَّکَبُّرُ رَدِیٌّ وَالتَّوَاضُعُ رَضِیٌّ اَلتَّکَبُّرُ مَظْهَرُ

اے احمد تکبر خراب است و تواضع خوب است تکبر جاے پیدا شدن

کہ اے احمد تکبر ردی ہے اور تواضع پسندیدہ تکبر بغض پیدا ہونے کی جگہ

Marfat.com

اَلْبَغْضَاءِ وَالتَّوَاضُعُ مُزْرِعُ الْوِلَاءِ اَلتَّكَبُّرُ شَيْنٌ

بغض است وتواضع برانگیزنده دوستی است تکبر بد است

ہے اور تواضع دوستی کے سلسلہ کو جنبش دینے والی ہے تکبر برا ہے

وَالتَّوَاضُعُ زَيْنٌ اَلتَّكَبُّرُ مُوْجِبُ الْعَدَاوَةِ وَالتَّوَاضُعُ

وتواضع خوب است تکبر سبب دشمنی است وتواضع

اور تواضع عمدہ ہے تکبر موجب عداوت ہے اور تواضع

مُوْرِثُ الْمَوَدَّةِ اَلتَّكَبُّرُ عَادَةُ اللِّئَامِ وَالتَّوَاضُعُ

پیدا کنندہ دوستی تکبر عادت بخیلان است وتواضع

باعث محبت ہے تکبر عادت نالائقوں کی ہے اور تواضع

خُلُقُ الْكِرَامِ اَلتَّكَبُّرُ مُفَرِّقُ الْاَحْبَابِ وَالتَّوَاضُعُ مُجْمِعُ الْاَحْبَابِ

خصلت بزرگان است تکبر جدا کنندہ دوستان است وتواضع جائے جمع

خصلت بزرگوں کی ہے تکبر جدا کرنے والا دوستوں کا ہے اور تواضع جمع

اَلتَّكَبُّرُ شَرُّ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَا اَحْمَدُ رُوِيَ عَنْ

شدن دوستان است تکبر بدترین خصلت ہا است در زنان ومردان اے احمد از ا

کرنے والی محبوں کی ہے تکبر بہت بری عادت ہے مرد میں ہو یا عورت میں اے احمد

اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَجِبْتُ لِمَنْ خَرَجَ مَخْرَجَ

ابن عباس روایت کردہ شد راضی باشد خدا ازان ہر دو عجب دارم از آنکس

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا کہ تعجب کرتا ہوں میں اوس

Marfat.com

اَلْبَوْلِ مَرَّتَيْنِ كَيْفَ يَتَكَبَّرُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْغَضَبُ يُخَرِّبُ

پیشاب دوبار چگونہ تکبر مے کند اے احمد غضب خراب

شخص جو دو مرتبہ پیشاب کی جگہ سے نکلا ہو اور پھر تکبر کرے اے احمد غصہ خراب

الْاَوْطَانَ وَيُفَرِّقُ الْاَقْرَانَ الْغَضَبُ يُسْخِطُ

مے کند وطن ہا را جدا مے کند خویشان را غضب ناخوش مے کند

کرتا ہے وطنوں کو اور جدا کرتا ہے اپنوں کو غصہ ناخوش کرتا ہے

الْخُلَّانَ وَيُرْضِي الشَّيْطَانَ الْغَضَبُ يُذْهِبُ الْعَقْلَ

دوستانرا و راضی کند شیطان را غضب مے برد عقل را

دوستوں کو اور راضی کرتا ہے شیطان کو غضب کھوتا ہے عقل کو

وَيُوْرِثُ الْقَتْلَ الْغَضَبُ يُزْعِجُ الْفَسَادَ وَيُتْلِفُ الْوِدَادَ

و لازم کند قتل را غضب برانگیزد فساد را و دور کند دوستی را

اور موجب ہوتا ہے قتل کو غصہ اٹھاتا ہے فساد کو اور تلف کرتا ہے

اَلْغَضَبُ نَتَائِجُ الْعَدَاوَةِ وَالرِّضَاءُ وَسَائِلُ الصَّدَاقَةِ

غضب نتیجہ ہائے عداوت است و رضا وسیلہ ہائے دوستی

وداد کو غضب عداوت کا نتیجہ ہے اور رضا صداقت کا وسیلہ ہے

اَلْغَضَبُ مَطْلُوْبُ الشَّيْطَانِ

غضب خواہش شیطان است

غصہ مطلوب شیطان ہے

Marfat.com

وَالرِّضَاءُ مَحْبُوبُ الرَّحْمٰنِ الْغَضَبُ يَتَوَلَّدُ مِنَ النَّفْسِ

ورضا دوست رحمٰن غضب پیدا میشود از نفس

اور رضا محبوب رحمٰن ہے غصہ پیدا ہوتا ہے نفس کمینہ سے

الدَّنِيَّةِ وَالرِّضَاءُ مِنَ الرُّوحِ الْمَرْضِيَّةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

کمینہ ورضا پیدا مے شود از روح مرضیہ اے احمد

اور رضا پیدا ہوتی ہے روح سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

إِيَّاكُمْ وَفُضُولَ الْكَلَامِ فَإِنَّهُ يَقَعُ فِي الْآثَامِ وَإِيَّاكُمْ

بازدارید خود را از بیہودہ گفتار پس تحقیق ان میرسد در آدمیاں لازم گردید

ہرگز کلام فضول نکرنا کیونکہ یہ عوام کی حالت کی طرف کھینچ لاتا ہے اور ہرگز

وَحَبْسَ لِسَانِكَ فِي اللَّحْيَتَيْنِ لِأَنَّ فِيهِ رَاحَةَ الدَّارَيْنِ وَلَهُ

بند کردن زبان خود را در طرفین ریش برائے آنکہ تحقیق دریں راحت دین و دنیا

زبان درازی نکرنا کہ اسمیں دو جہان کی راحت ہے

يَا أَحْمَدُ كُنْ مِسْكِينًا وَلَا تَكُنْ مِكْثَارًا إِلَّا أَنَّ

اے احمد باش مسکین و مشو بسیار سخنگو برائے آنکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد خاموش رہنا بسیار گو نہ ہونا کیونکہ

فِي السُّكُوتِ سَلَامَةً وَرَاحَةً وَفِي الْكَلَامِ كَلَالًا وَ

در خاموشی سلامتی است و آرام است و در گفتگو خستگی و

سکوت میں سلامتی ہے اور راحت ہے اور حکایت کرنے میں خستگی اور

Marfat.com

جَرَاحَةٌ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِمْنَعْ لِسَانَكَ مِنَ الْمَقَالِ وَ

وزخم است اے احمد منع کن زبان خودرا ازگفتار

اور جراحت ہے اور الہام ہوا اے احمد باز رکھ زبان کو مقال سے اور زخمگانی

تَعِشْ بِالسَّلَامَةِ مَا بَيْنَ الرِّجَالِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْكَلَامُ مُؤْذِيْ

وعیش کن بسلامتی میان مردان اے احمد کلام آزاردہندہ

کر سلوک کے ساتھ درمیان رجال کے اور الہام ہوا کہ اے احمد گفتگو آزار دینے والی

الشَّفَتَيْنِ وَالسُّكُوْتُ رَاحَةُ الْمُلْكَيْنِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

دولب است وخاموشی ارام دہندہ ہردو جہان اے احمد

شفتین کی ہے اور خاموشی راحت دینے والی کونین کی ہے اور الہام ہوا کہ

اَلنُّطْقُ يُوْرِثُ الْبَلِيَّاتِ وَالسُّكُوْتُ يُوْرِثُ السَّلَامَاتِ

گفتار وارث مے کند بلا ہارا وخاموشی وارث مے کند سلامتی ہارا

اے احمد نطق مورث بلیات ہے اور سکوت موجب نجات ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اَلْقَانِعُ بِالْقَلِيْلِ يَقْنَعُ وَالْحَرِيْصُ بِالْكَثِيْرِ

اے احمد قناعت مے کنندہ باندک قناعت کند وحرص کنندہ بزیادت

اور الہام ہوا کہ اے احمد قانع تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور حریص کا بہت سے بھی

لَا يَشْبَعُ اَلْقَانِعُ غَنِيٌّ مَعَ الْقِلَّةِ وَالْحَرِيْصُ فَقِيْرٌ مَعَ

نمے شود سیر قناعت کنندہ تونگر است باندک وحرص کنندہ فقیر است با

پیٹ نہیں بھرتا ہے قانع غنی ہے باوجود قلت مال کے اور حریص فقیر ہو باوجود

Marfat.com

اَلْكَثْرَةُ الْقَانِعُ يَرْضٰى بِقِسْمَةِ الْقَسَّامِ وَالْحَرِيْصُ

با بسیاری مال قناعت کنندہ راضی باشد بقسمت قسمت کنندہ وحرص کنندہ

کثرت مال کے قانع خوش ہوتا ہے قسمت قسام سے اور حریص

يَطْلُبُ رِزْقَ الْاَنَامِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اِعْمَلْ قَبْلَ اَنْ تَفُوْتَ

وطلب مے کند روزی آدمیاں اے احمد عمل کن پیش از انکہ فوت کردہ شوی

طلب کرتا ہے رزق سب لوگوں کا اے احمد قبل فوت ہونے کے عمل کر

وَمُتْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْمُشْتَاقُ لَا يَخَافُ الْمَوْتَ

وبمیر پیش از انکہ مردہ شوی اے احمد مشتاق دیدار نمے ترسد بموت

اور قبل مرنے کے اے احمد مشتاق دیدار موت سے نہیں

وَيَتَمَنَّاهُ لِاَنَّهٗ يَنْظُرُ لِقَاءَ مَوْلَاهُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَاتَ

وخواند اورا برائے آنکہ بیند رویت خداوندش اے احمد کسے کہ مرد

ڈرتا اور اسکی تمنا کرتا ہے کیونکہ بعد موت کے لقاء مولا دیکھتا ہے اے احمد جو

نَفْسَهٗ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَا يَمُوْتُ مَرَّةً اُخْرٰى وَلٰكِنْ يَنْقُلُ

نفس او در دنیا پس او نمے میرد بار دیگر ولیکن نقل

نفس کو مارتا ہے وہ نہیں مرتا مگر دار عقبیٰ کی طرف نقل کر جاتا ہے

اِلٰى دَارِ الْعُقْبٰى اَلْمَوْتُ مَوْتَانِ مَوْتٌ ضَرُوْرِيٌّ

مے کند سوئے خانہ آخر ۔ موت دو موت است یکے موت ضروری

موت دو ہیں ایک موت ضروری

Marfat.com

مَوْتٌ اِخْتِیَارِیٌّ فَالضَّرُوْرِیُّ بِخُرُوْجِ الرُّوْحِ عَنِ الْجَسَدِ

ودوم موت اختیاری پس موت ضروری بہ بیرون آمدن جان از بدن

دوسری موت اختیاری ہے موت ضروری روح کے جسم سے نکلنے کو

عِنْدَ انْقِطَاعِ الْاَجَلِ هٰذَا مَوْتُ جَمِیْعِ الْاٰدَمِیِّیْنَ

نزد تمام شدن است اجل است ایں موت ہمہ آدمیان است

کہتے ہیں جب وعدہ آگیا اور اس موت کا مزہ سب لوگ چکھیں گے

وَالْاِخْتِیَارِیُّ بِفَنَاءِ الْاَوْصَافِ الْبَشَرِیَّةِ مَعَ بَقَاءِ الرُّوْحِ

وموت اختیاری بدور شدن اوصاف بشری است با باقی ماندن

اور موت اختیاری اوصاف بشریہ کے فنا کرنے سے

فِی الْبَدَنِ فَهٰذَا مَوْتُ الْمُرِیْدِیْنَ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْمَوْتُ ثَلٰثَةٌ

روح در بدن پس ایں موت مریدان است اے احمد موت را سہ

حاصل ہوتی ہے اور اسمیں روح بدن میں باقی رہتی ہے یہ موت کاملین کی ہے اے احمد موت کے تین

اَحْرُفٍ اَلْمِیْمُ وَالْوَاوُ وَالتَّاءُ فَالْمِیْمُ عِبَارَةٌ عَنِ الْمَالِ

حروف است میم و واو وتا پس میم کنایت است از مال

حرف ہیں میم واؤ تے میم سے مراد مال

وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوَارِثِ وَالتَّاءُ عِبَارَةٌ

وواؤ عبارت ست از وارث وتا کنایت است

واؤ سے مراد وارث تے سے مراد تراب

Marfat.com

عَنِ التُّرَابِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ اَخَذَ مَالَهٗ

از خاک اے احمد وقتیکہ بمیرد آدمی بگیرد مال او

یعنے مٹی اور الہام ہوا کہ اے احمد جب انسان مرتا ہے تو اسکے مال کو وارث

اَلْوَارِثُ وَدَفَنَهٗ فِی التُّرَابِ فَالْعَاقِلُ هُوَ الَّذِیْ یَبْذُلُ

وارث واورا دفن کند درخاک پس عاقل آنست کہ خرچ کند

لے لیتے ہیں اور اسکو مٹی میں دفن کر دیتے ہیں پس عاقل وہ ہے جو

مَالَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیْ مُدَّةِ حَیٰوتِهٖ کَیْلَا یَتْلِفَهٗ

مال خود در راہ خدائے تعالیٰ در مدت حیوۃ خود تاکہ خرچ نکند آن مال

اپنی زندگی میں مال کو اللہ کے رستہ میں خرچ کر جائے تاکہ وارث بعد مرنے کے

اَلْوَرَثَةُ بَعْدَ مَمَاتِهٖ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْفِرَاقُ اَمَرُّ مِنَ الْمَمَاتِ

را وارثان او پس مردن و اے احمد جدائی تلخ تر است از مرگ

اسکو تلف نکریں اور الہام ہوا کہ اے احمد فراق تلخ تر ہے مرنے سے

وَالْوِصَالُ اَحْلٰی وَاَقْوٰی مِنَ الْحَیٰوةِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

وملاقات شیریں تر است وقوی تر از حیات است اے احمد

اور وصال شیریں اور قوی تر ہے جینے سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ خَیْرُ الْخِصَالِ فِی النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

خوے نیک بہترین خصلت ہاست در زنان ومرد ان

نیک عادت مرد میں ہو یا عورت میں سب خصلتوں سے بہتر ہے

Marfat.com

اَلصِّدْقُ خَيْرُ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَلَهٗ يَا

راستی بہترین خصلتہا است درزنان ومردان اے

اور صدق سب خصلتوں سے بہتر ہے عورت میں ہو یا مرد میں اور الہام ہوا

اَحْمَدُ اَلصِّدْقُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلصَّادُ وَالدَّالُ وَالْقَافُ

احمد صدق را سہ حرف است صاد ودال وقاف

کہ اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صاد دال وقاف

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّيَانَةِ وَالدَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ

پس صاد کنایت است از نگاہبانی از گناہ ودال کنایت است از

صاد مراد صیانت یعنے نگہبانی اور دال سے مراد دین ہے

الدِّيْنِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

دین وقاف کنایت از قرب اے احمد

اور قاف سے مراد قرب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْكَذِبُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْكَافُ وَالذَّالُ وَالْكَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْكَرْبِ

کذب را سہ حرف است کاف وذال و باپس کاف کنایت است از کرب

کذب کے تین حرف ہیں کاف ذال بے پس کاف عبارت ہے کرب سے

وَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذَّنْبِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَيْتُوْنَةِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

وذال کنایت است از گناہ وباکنایت است از جدائی اے احمد

اور ذال عبارت ہے ذنب یعنی گناہ سے اور بے عبارت ہے بیتونت یعنی جدائی سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَلتَّوْبَةُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلتَّاءُ وَالْوَاوُ وَالْبَاءُ فَالتَّاءُ عِبَارَةٌ

توبہ را سہ حرف است تا و واؤ و بار پس تار

توبہ کے تین حرف ہیں تے واؤ بے پس تے سے مراد ترک اسے

عَنِ التَّرْكِ وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوَحْدَةِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ

کنایت است از ترک واو عبارت است از وحدت و بار

اور واو سے مراد وحدت ہے اور بے سے

عَنِ الْبَذْلِ فَالتَّائِبُ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ تَرْكَ الدُّنْيَا

کنایت است از بذل پس تائب لازم کند بر نفس خود ترک دنیا

مراد بذل پس تائب کو واجب ہے کہ ترک دنیا کرے

وَاخْتِيَارَ الْوَحْدَةِ وَبَذْلَ الْمَالِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الدِّيْنُ

واختیار تنہائی و خرچ کردن مال اے احمد دین را

وحدت اختیار کرے اور مال کو راہ خدا میں نثار کرے اور الہام ہوا

ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلدَّالُ وَالْيَاءُ وَالنُّوْنُ فَالدَّالُ عِبَارَةٌ

سہ حرف است دال و یار و نون پس دال کنایت است

اے احمد دین کے تین حرف ہیں دال ہے نون پس دال سے مراد دنو یعنے

عَنِ الدُّنُوِّ وَالدَّرَجَةِ وَالْيَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْيُسْرِ وَ

از قربت و مرتبہ و یا عبارت است از آسانی و

نزدیکی خدا اور درجہ اور یے سے یسر ہے اور

Marfat.com

النُّونُ عِبَارَةٌ عَنِ النَّيْلِ فَمَنْ اَخْلَصَ دِيْنَهٗ لِلّٰهِ فَقَدْ

نون کنایت است از یافتن مرتبہ پس کسیکہ باخلاص کرد دین خود را برای خدا پس تحقیق

نون سے نیل یعنے پانا مرتبہ کا پس جس کسی نے اپنے دین کو خالص کیا اللہ

اُعْطِيَ الدَّرَجَةَ مِنَ الثَّوَابِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الشُّكْرُ شُكْرَانِ

داد شود مرتبہ از ثواب اے احمد شکر دو شکر است

کیواسطے اسکو ثواب کے درجے دئے جاتے ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد شکر دو ہیں

شُكْرٌ عِنْدَ وِجْدَانِ النِّعْمَةِ وَشُكْرٌ عِنْدَ فُقْدَانِ النِّعْمَةِ

یکے شکر نزد یافتن نعمت است ودوم شکر نزد گم شدن نعمت

ایک شکر نعمت پانے کے وقت دوسرا نعمت جانے وقت

فَالْاَوَّلُ شُكْرُ الْعَوَامِّ وَالثَّانِيْ شُكْرُ الْخَوَاصِّ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

پس شکر اول شکر عام مردم است ودوم شکر مردان خاص اے احمد

اول شکر عوام ہے دوسرا خاص کا اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْمَرَضُ مَرَضَانِ مَرَضٌ ظَاهِرٌ وَمَرَضٌ بَاطِنٌ اَمَّا مَرَضُ الظَّاهِرِ فَهُوَ مِنَ الْجَوَارِحِ

بیماری دو بیماری ست بیماری ظاہر و بیماری باطن اما بیماری ظاہر پس از دست

مرض دو ہیں ایک مرض ظاہر دوسرا مرض باطن ظاہر وہ ہے جو جوارح

وَالْاَعْضَاءِ كَالصُّدَاعِ وَالْحُمّٰى وَسَائِرِ الْاَقْسَامِ فَيُدَاوِيْهَا الْاَطِبَّاءُ

وہمہ اعضا است مثل درد وتپ وہمہ اقسام مرض پس علاج او طبیب میکنند

اور اعضا میں پیدا ہوئے مثل درد سر اور بخار اور تمام امراض کے اسکا علاج طبیب کرتے ہیں

Marfat.com

وَاَمَّا مَرَضُ الْبَاطِنِ فَهُوَ فِي الْقَلْبِ كَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ

واما مرض الباطن پس آن در دل است همچو حسد و کینه

اور مرض باطن وہ ہے جو دل میں پیدا ہوے مثل حسد اور کینہ اور

وَحُبِّ الدُّنْيَا وَالْوَسَاوِسِ فَلَا يُعَالِجُهَا اِلَّا الْمَشَائِخُ

ودوست داشتن دنیارا ووسوسہاے شیطانی پس کند علاج آنہا مگر مشائخ

جب دنیا وسوسوں کے اس کا علاج مشائخ کرام ہی کرتے ہیں

الْكِرَامُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصَّوْمُ صَوْمَانِ صَوْمُ الْعَوَامِّ

بزرگ اے احمد روزہ دو روزہ است روزہ عام مردم

اور الہام ہوا اے احمد روزے دو ہیں روزہ عوام اور

وَصَوْمُ الْخَوَاصِّ فَصَوْمُ الْعَوَامِّ الْاِمْسَاكُ عَنِ الْاَكْلِ

وروزہ خاص مردم پس روزہ عام امساک کردن است از خوردن

روزہ خاص کا عوام کا روزہ کھانے پینے اور جماع اور منہیات سے

وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالنَّوَاهِي وَصَوْمُ الْخَوَاصِّ هُوَ اِمْسَاكُ

نوشیدن وجماع کردن وباز ماندن از نواہی وروزہ خاص ان ضبط کردن

باز رہنا ہے اور خواص کا روزہ مکروہات اور ملاہی سے

الْحَوَاسِّ الْخَمْسَةِ مِنَ الْمَكْرُوهَاتِ وَالْمَلَاهِي وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

حواس پنج است از مکروہات وسازہاے سرود ای احمد

حواس خمسہ کو روکنا ہے بری چیزوں اور سرود سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَلْعُلَمَاءُ اَشْرَفُ النَّاسِ وَالْفُقَرَاءُ اَشْرَفُ الْاَشْرَفِ

عالمیان اشرف آدمیان اند وفقیران برتر اشرف اند

علماء اشرف الناس ہیں اور فقراء اشرف الاشرف ہیں

اَلْاُمَرَاءُ عَسْكَرُ الزَّمَانِ وَالْعُلَمَاءُ جُنْدُ اللَّيْلِ وَالْفُقَرَاءُ

امراء لشکر زمانہ اند وعالمان لشکر شب اند وفقیران

امراء لشکر زمانہ کے ہیں اور علماء لشکر رات کے ہیں اور فقیر

مُقَدِّمَةُ الْجَيْشِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِنْ كُنْتَ عَالِمًا فَصِيْحًا

پیشوائے لشکر اند اے احمد اگر ہستی تو عالم خوش کلام

مقدمۃ الجیش ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو عالم فصیح البیان ہے

اَلْكَلَامِ لَا تَفْخَرْ بِهٖ وَاِنْ كُنْتَ تُزَاهِدُ فِي الْحَلَالِ

فخر مکن بان واگر ہستی تو زہد کنی در حلال

تو اس پر فخر نکر اور اگر تو زاہد ہے درمیان حلال

وَالْحَرَامِ لَا تَفْخَرْ بِهٖ وَاِنْ كُنْتَ شَاكِرًا بَيْنَ الْاَنَامِ لَا تَفْخَرْ

وحرام فخر مکن بان واگر ہستی تو شکر گذارند بمیان آدمیان فخر

حرام کے تو اس پر بھی فخر نکر اور اگر تو شاکر ہے آدمیوں میں تو اس پر فخر نکر

بِهٖ لٰكِنْ وَلَوْ كُنْتَ فَقِيْرًا حَقِيْرًا مِسْكِيْنًا اِفْخَرْ هٰذَا

بان ولیکن اگر باشی فقیر بیقدر ومسکین فخر کن ایں را

ولیکن اگر تو فقیر حقیر مسکین ہے تو اس پر فخر کر

Marfat.com

اَفْخَرُ هٰذَا وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

فخر کن ایں را اے احمد

اور فخر کر الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْفَقْرُ فَخْرٌ لِلْفَقِیْرِ وَاِنَّمَا

فقر بزرگی فقیر است و تحقیق

فقیر کے لئے فقر فخر ہے مگر

عَارٌ لِذِیْ مَالٍ لَاَجْلِ غِنَاہُ

عارے کند از فقر مگر آنکس کہ مال کند بہر مدے بعد

مال اور غنا اس شخص کو ہے جس کی طرف کل آدمی غنا کی وجہ سے مائل ہوں

اِنَّ الْغَنِیَّ یُحِبُّہٗ اَھْلُ الدُّنٰی

بدرستی کہ تونگر دوست دارد او را اہل دنیا

اور غنی کو اہل دنیا دوست رکھتے ہیں

اِنَّ الْفَقِیْرَ یُحِبُّہٗ مَوْلَاہُ

بدرستی کہ فقیر دوست دارد او را خداوند او

اور فقیر کو مولا دوست رکھتا ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ بَقِیَ الْعُلَمَاءُ فِی الْقَرَاطِیْسِ وَالْاَنْفَاسِ وَخَرَجَ الْفُقَرَاءُ

اے احمد اگر باقی ماند عالمان کاغذ و نفسہا و بر آمدہ اند فقیر آن

اے احمد باقی رہتے ہیں عالم قرطاس اور انفاس میں اور نکلتے ہیں فقیر

مِنَ الْاَنْفَاسِ وَالْقَرَاطِیْسِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْفَقِیْرُ یَبْقٰی

از نفسہا و کاغذ اے احمد فقیر میاں

انفاس اور قرطاس سے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر عالموں میں

الْعُلَمَاءِ کَالْبَدْرِ بَیْنَ کَوَاکِبِ السَّمَاءِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

عالمان ہمچو ماہ تمام میان ستارگان آسمان اے احمد

ایسا ہی جیسے چودھویں رات کا چاند ستاروں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ کَسْبِیٌّ وَعِلْمٌ عَطَائِیٌّ فَالْکَسْبِیُّ لَا یَحْصُلُ

علم دو علم است علم کسبی است و علم عطائیست پس کسبی آنست کہ حاصل نشود

اِلَّا بِالتَّعْلِیْمِ وَالتَّکْرَارِ وَالْاِسْتِظْهَارِ وَالْعَطَائِیُّ

مگر بخواندن وتکرار کردن وطلب ظاہر کردن وعلم عطائی

حاصل نہیں ہوتا اور عطائی حاصل ہوتا ہے

مَوْهِبَةُ الْوَهَّابِ الْعَلَّامِ الْغَفَّارِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْعَالِمُ

بخشش خدائی کہ بسیار بخشندہ وبسیار دانا وبسیار مغفرت کنندہ اے احمد دانشمند

موہبت وہاب علام غفار سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

صَاحِبُ الْبَحْثِ وَالْمَقَالِ وَالْفَقِیْرُ صَاحِبُ الْوَقْتِ

صاحب بحث وگویائے وفقیر صاحب وقت وحال است

صاحب بحث ومقال ہے اور فقیر صاحب وقت وحال ہے

وَالْحَالِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اَلْفَقْرُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلْفَاءُ وَالْقَافُ وَالرَّاءُ

اے احمد فقر سہ حرف است فا وقاف ورا

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر کے تین حرف ہیں فے قاف رے

فَالْفَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْفَنَاءِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ

پس فا عبارت است از فنا وقاف کنایت است از نزدیکی

فے سے مراد فنا ہے اور قاف سے قرب اور

Marfat.com

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرُّؤْيَةِ

وقاف کنایت است از نزدیکی و را کنایت است از رویت

اور را سے رویت

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مُعَظَّمٌ يَرْغَبُ فِيهِ الْأَقْوِيَاءُ وَلَا يَرْغَبُ

اے احمد فقر چیزی عظیم است رغبت میکند دران مرد ان قوی ہمت و رغبت میکند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر بہت بڑی چیز ہے اسکی طرف رغبت قوی لوگ کرتے ہیں

عَنْهُ إِلَّا الضُّعَفَاءُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مُكَرَّمٌ يُبَاهِي

ازو مگر مردان ضعیف اعتقاد اے احمد فقر گرامی دارد کہ فخر میکند

اور ضعیف لوگ اس سے موہنہ موڑتے ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر گرامی ہے فخر کرتے

بِهِ الْفُقَرَاءُ وَيَسْتَنْكِفُ مِنْهُ الْأَغْنِيَاءُ الْفَقْرُ شَرَفٌ

بان فقیر آن وروگردانند ازو توانگران فقر شرفی دارد

ہیں اس سے فقیر رد کرتے ہیں اسکو توانگر اور امیر اور فقر میں ایسی

يَتَوَلَّدُ مِنْهُ الصَّلَاحُ وَالْعِفَّةُ وَالزُّهْدُ وَالْوَرَعُ

پیدا شود ازو صلاح اعمال نیک و پاکی وزہد و پرہیزگاری

شرافت ہے کہ اس سے صلاح عفت زہد ورع

وَالتَّقْوَى وَالطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ وَالْجُوعُ وَالْفَاقَةُ

تقوی وعبادت و پرستش وگرسنگی وفاقہ

تقوی طاعت عبادت جوع فاقہ

Marfat.com

وَالْمَسْكَنَةُ وَالْقَنَاعَةُ وَالْمُرُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ وَالدِّيَانَةُ

مسکنت	وصبر	ومروت	وجوانمردی ودیانت
مسکنة	قناعت	مروت	فتوت دیانت

وَالصِّيَانَةُ وَالْأَمَانَةُ وَالسَّهَرُ وَالتَّهَجُّدُ وَالْخُضُوعُ

ونگاهبانی	وامانت	وشب خیزی وبیدار شدن آخر وقت وعاجزی
صیانت	امانت	سهر تهجد خضوع

وَالْخُشُوعُ وَالتَّوَاضُعُ وَالتَّحَمُّلُ وَالْكَظْمُ وَالْعَفْوُ

وخوف انکساری وادب	وبرداشت	ونظم وعفو
خشوع تواضع	تحمل	نظم عفو

الْإِغْمَاضُ وَالْإِشْفَاقُ وَالْإِنْفَاقُ وَالْإِيثَارُ وَالْإِطْعَامُ

چشم فرو بردن وشفقت	کردن ودادن چیزے وکسی دادن وطعام خورانیدن		
اغماض	اشفاق	انفاق	ایثار اطعام

وَالْإِخْلَاصُ وَالْإِنْقِطَاعُ وَالْإِنْفِصَالُ وَالصِّدْقُ

واخلاص کردن	وشکستن	دوستی	وجدائی کردن وراستی
اخلاص	انقطاع	انفصال	صدق

وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالصَّفَاءُ وَالرِّضَاءُ وَ

وصبر	وشکر	وبردباری	وصفا ورضامندی و
صبر	شکر	حلم	صفا رضا

Marfat.com

الحیاء	والبذل	والجود	والسخاوۃ	والخشیۃ والخوف
وشرم	وبخشش	جود	وسخاوت	وترس وخوف
حیا	بذل	جود	سخاوت	خشیۃ خوف

والرجاء	والمداومۃ	والمعاملۃ	والتوحید	والتہذیب
وامید	ومدامت	نیکی ومعاملہ نیک کردن وخدایکی یقین ودانستن وپاک کردن اخلاق		
رجا	مداومت	معاملت	توحید	تہذیب

والتحریک	والریاضۃ	والمجاہدۃ	والمحاسبۃ	والمراقبۃ
وحرکت	وپرہیزگاری	وکوشش کردن وحساب جمال خوب کردن ومراقبہ کردن		
تحریک	ریاضت	مجاہدہ	محاسبہ	مراقبت

والتفرید	والوقار	والمواساۃ	والعنایۃ	والرعایۃ
وتنہا بودن	وباحرمت بودن	ویکسان دانستن	وباعنایت	رعایت
تفرید	وقار	مواساۃ	عنایت	رعایت

والحقارۃ	والشفاعۃ	واللطف	والکرم	والفکر
وفروتنی	وشفاعت	ولطف	وکرم	وفکر
حقارت	شفاعت	لطف	کرم	فکر

والسکر	والذکر	والحرمۃ	والادب	والاعصام
وبےخودی	ویادحق	وگرامی وادب		وپاکی
سکر	ذکر	حرمت	ادب	عصمت

Marfat.com

وَالْاِحْتِرَامُ وَالطَّلَبُ وَالرَّغْبَةُ وَالْعِبْرَةُ وَالْبَصِيْرَةُ

وبزرگی وطلب ومیل وترس وبینائی

احترام طلب رغبت عبرت بصیرة

وَالْيَقْظَةُ وَالْحِكْمَةُ وَالْهِمَّةُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْخِدْمَةُ

وبیداری وحکمت وہمت ودانائی وخدمت

بیداری حکمت ہمت معرفت خدمت

وَالتَّسْلِيْمُ وَالتَّفْوِيْضُ وَالتَّوَكُّلُ وَالتَّبَتُّلُ

وفروتنی وتفویض وتوکل کردن وقطع کردن

تسلیم تفویض توکل تبتل

الثِّقَةُ وَالْغِنَاءُ وَالْاِسْتِقَامَةُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ

ثقاہت وتونگری ومداومت کردن بعمل نیک ونیک خوئی

ثقاہت غنا استقامت حسن خلق یہ سب اوصاف پیدا ہوے

وَكُلُّ فَقِيْرٍ وُجِدَتْ فِيْهِ هٰذِهِ الصِّفَاتُ سُمِّيَ

وہر فقیری کہ یافتہ شود درو ایں صفت ہا کہ مذکور شدن

ہیں اور جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جائیں اس کا نام

فَقِيْرًا كَامِلًا وَاِذَا فُقِدَتْ لَمْ تُسَمَّ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

او فقیر کامل است واگر نباشد چنان مگو او را فقیر کامل اے احمد

فقیر کامل ہے اور جس میں نہ پائی جائیں اسکا نام فقیر نہیں او الہام

Marfat.com

مَنْ اَحَبَّ الْمَشَائِخَ كَانَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ

کسی کہ دوست دارد مشائخ را باشد با ایشان در مقام اعلیٰ روز قیامت وہر کہ

کہ اے احمد جو شخص مشائخ کو دوست رکھتا ہے وہ انکے ساتھ قیامت میں ہوگا

اَبْغَضَهُمْ حُشِرَ صَاحِبَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

عداوت کند با ایشان قریب باشد بحسرت وندامت اے احمد

اور جو کوئی انسے عداوت رکھتا ہے وہ قیامت کے دن صاحب حسرت اور ندامت ہوگا

مَحَبَّةُ الْفُقَرَاءِ مِنَ الْمُنْجِيَاتِ وَعَدَاوَتُهُمْ مِنَ الْمُهْلِكَاتِ

دوستی فقیران از اعمال نجات دہندہ است وعداوت با ایشان از ہلاک کنندہ ہا است

الہام ہوا کہ اے احمد محبت فقیروں کی نجات دلانیوالی ہے اور دشمنی انکی ہلاک کرنیوالی ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ اُمَرَاءُ الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِيْنِ

اے احمد فقیران بادشاہان ملوکان وشاہانند

اور الہام ہوا کہ ای احمد فقیر بادشاہوں اور سلاطین کے بادشاہ ہیں

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ اَرْبَابُ الْقُلُوْبِ الْفُقَرَاءُ تَارِكُوا

اے احمد فقیران صاحب دل اند فقیران گزاشتہ اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر صاحب دل ہیں اور فقیر راحتوں کو

الرَّاحَاتِ وَقَابِلُوا الْبَلِيَّاتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ

راحتہارا وقبول کردند بلا ہارا اے احمد فقیران

چھوڑنیوالے ہیں اور بلاؤں کو قبول کرنے والے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

Marfat.com

لَا یَخَافُوْنَ الْمَلَائِکَۃَ وَیَنْظُرُوْنَ اَثْقَلَ الْعَزَامَۃَ

نمے ترسند از فرشتگان و مے بینند گران عزمت را

فرشتوں سے خوف نہیں کرتے اور نظر کرتے ہیں بھاری سے بھاری عزامت کیطرف

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ جَالِسِ الْمَسَاکِیْنَ وَالْفُقَرَاءَ وَدَعِ الْاَغْنِیَاءَ

اے احمد بنشین با مساکین و فقیران و ترک کن اغنیان

اور الہام ہوا کہ اے احمد غریبوں اور مسکینوں میں بیٹھ اور امیروں

وَالرُّؤَسَاءَ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ لَعُمْرِیْ اَنَّ الْفُقَرَاءَ قَطَعُوْا

و رئیساں اے احمد سوگند بعمر من بدرستی کہ فقیران پیشگی کردہ

اور رئیسوں کو چھوڑ اور الہام ہوا کہ اے احمد قسم ہے مجھکو اپنی عمر کی کہ فقیروں نے قطع کیا

الْمَرَاحِلَ وَبَلَغُوا الْمَنَازِلَ وَوَجَدُوْا مَا طَلَبُوْا فَسَکَتُوْا

از قافلہ رسیدند بمنزلہا و یافتند آنرا کہ طلب کردند پس خاموش

مراحل کو اور پہنچے منازل کو اور پایا جسکو طلب کرتے تھے پس خاموش

فِیْ مَقْعَدِ الْاُنْسِ بِاللّٰہِ لَعُمْرِیْ اَنَّ الْفُقَرَاءَ اَحِبَّاءُ

شدند در مقامے کہ محبت دارند بخدا تعالیٰ سوگند بعمر من تحقیق فقیران دوستان

ہوئے مقام انس و محبت خدا میں قسم ہے مجھکو اپنے عمر کی کہ فقیر اللہ کے دوست

اللّٰہِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْوَلِیُّ مَوْصُوْفٌ بِاَوْصَافٍ

خداوند اے احمد ولی ستودہ شدہ بصفتہا

ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد ولی موصوف ہے اوصاف نبی سے

Marfat.com

النَّبِيِّ لِاَنَّ لِلْوَلِيِّ كَرَامَةً وَلِلنَّبِيِّ مُعْجِزَةٌ فَالْوَلِيُّ

نبی برائے آنکہ مر ولے را کرامت ہاست و مر نبی را معجزہ است پس ولی را بباید

کیونکہ ولی کے واسطے کرامت اور نبی کے واسطے معجزہ ہے پس ولی

يُخْفِي الْكَرَامَةَ وَالنَّبِيُّ يُظْهِرُ الْمُعْجِزَاتِ لِاَنَّ

پنہان دارد کرامت را و نبی ظاہر مے کند معجزہ را برائے آنکہ ولی

پوشیدہ کرتا ہے کرامت کو اور نبی ظاہر کرتا ہے معجزہ کو کیونکہ ولی کو دعوٰی کا

مَا اُمِرَ مِنَ الدَّعْوٰى وَالنَّبِيُّ اُمِرَ بِهَا وَلَهُ

حکم کردہ شدہ است از دعوٰی و نبی را حکم کردہ شد بان اے

امر نہیں کیا گیا اور نبی کو دعوٰی کا حکم کیا گیا ہے اور الہام ہوا کہ

يَا اَحْمَدُ مَنِ اخْتَارَ الشُّهْرَةَ يَأْلَمُ وَمَنِ اخْتَارَ

احمد کسے کہ اختیار کند شہرت را رنج بیند و کسے کہ اختیار کند

اے احمد جو شہرت کو اختیار کرتا ہے الم پاتا ہے اور جو گمنامی کو اختیار کرتا ہے

الْخُمُوْلَةَ يَسْلَمُ صَاحِبُ الشُّهْرَةِ مَهْمُوْمٌ

گم نامی سلامت باشد خداوند شہرت اندوہگین باشد

سلامت رہتا ہے صاحب شہرت ہموم ہے

وَصَاحِبُ الْخُمُوْلَةِ مَعْصُوْمٌ مَنْ كَانَ اَشْهَرُ

و صاحب گم نام پاک است کسے کہ باشد مشہور تر

اور صاحب گمنامی معصوم ہے جو مشہور زیادہ ہوتا ہے

Marfat.com

النَّاسِ کَانَ اَکْبَرَ نِقْمَۃً وَمَنْ کَانَ اَخْمَلَ

آدمیان باشد بیشتر برنج وکسے کہ باشد گم نام تر

وہ اکثر رنج میں ہوتا ہے اور جو گمنام

النَّاسِ کَانَ اَکْثَرَ رَاحَۃً وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْفُقَرَاءُ

مردمان بیشتر براحت اے احمد فقیران

زیادہ ہوتا ہے وہ اکثر راحت میں ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

عِنْدَ اَصْحَابِ النُّفُوْسِ صَغِیْرٌ وَعِنْدَ اَرْبَابِ

نزدیک یاران نفسہا حقیرند ونزد خداوندان

اہل نفس کے نزدیک حقیر ہیں اور اہل دل کے

الْقُلُوْبِ کَبِیْرٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الْفَقْرُ

دلہا بزرگ اند اے احمد فقر

نزدیک بزرگ ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر

فَقْرَانِ فَقْرٌ ضَرُوْرِیٌّ وَفَقْرٌ اِخْتِیَارِیٌّ

دو فقر اند فقر ضروری است وفقر اختیاری است

دو ہیں فقر ضروری اور فقر اختیاری

فَالضَّرُوْرِیُّ اِذَا اَتٰی بِہٖ اِنْسَانٌ لَا یَصْبِرُ

پس ضروری آنکہ چون بیاید بدان فقر آدمی صبر نکند

پس فقر ضروری جب انسان پہ آتا ہے تو اسکی شدت پر صبر نہیں کر سکتا

Marfat.com

عَلٰی شِدَّتِہٖ وَیَکْشِفُ عَنْ عُسْرَتِہٖ وَلَہٗ

بر سختی او واشکار کند از شدت او اے

اور اسکی تکلیف کو ظاہر کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اے

یَا اَحْمَدُ الْفَقْرُ فَقْرَانِ فَقْرُ سَوَادِ الْوَجْہِ فِی

احمد فقر دو فقر ند فقر سیاہی روئے در ہر دو جہاں

احمد فقر دو ہیں ایک فقر سواد الوجہ

الدَّارَیْنِ وَفَقْرٌ بَیَاضِ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ

وفقر روشنائی روی ہر دو جہان است

فی الدارین دوسرا بیاض الوجہ فی الدارین

اَمَّا الَّذِیْ ھُوَ سَوَادُ الْوَجْہِ فَھُوَ فَقْرٌ

اما آنکہ او سیاہے روی است پس آن فقر است

پس دو فقر جو دو جہانوں کی روسیاہی ہے وہ فقر ہے

یَاْتِیْ بِالْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ وَاَمَّا الَّذِیْ ھُوَ

کہ مے آرد کفر وعصیان اما آنکہ او

کہ کفر و طغیان کی طرف لاتا ہے اور وہ فقر جس میں سرفرازی

بَیَاضُ الْوَجْہِ فَقَدْ یَجْعَلُ رِضَاءُ الرَّحْمٰنِ

روشنائی ست پس تحقیق مے کند رضامندی خدائے

دونوں جہاں کی ہے وہ رضائے رحمٰن کی طرف کھینچتا ہے

Marfat.com

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفَقِیْرَ فَھُوَ لَئِیْمٌ

اے احمد ہر کہ حقارت کند بفقیر پس او خوارست

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ لئیم ہے

وَمَنْ عَظَّمَ الْفَقِیْرَ فَھُوَ کَرِیْمٌ تَعْظِیْمُ الْفُقَرَاءِ

وہر کہ کبرای وارد فقیرا پس او بزرگ است تعظیم کردن فقیرانرا

اور جو فقیر کو عظیم سمجھے وہ کریم ہے تعظیم فقراء کی عادت

مِنْ شِیَمِ الْکِرَامِ وَتَحْقِیْرُھُمْ مِنْ عَادَاتِ

از اخلاق ہائے بزرگانست وحقارت ایشان از عادت ہا

بزرگون کی ہے اور تحقیر انکی کمینوں کی خصلت ہے

اللِّئَامِ اِنَّ الْفَقِیْرَ مُؤَدَّبٌ وَمُھَذَّبٌ وَ

کمینہ بدرستی کہ فقیر آداب کردہ شدست وآراستہ شدہ

فقیر صاحب ادب اور تہذیب

وَمُبَجَّلٌ وَمُعَظَّمٌ وَمُکَرَّمٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

وشرف دادہ شدہ وگرامی کردہ شدہ اے احمد ہر کہ

اور شرف اور تعظیم وتکریم ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ حَقَّرَ الْفُقَرَاءَ حُقِّرَ فِی الْوَرٰی وَمَنْ

حقارت کند فقیرانرا حقارت کردہ شود در خلق

جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ خلقت کی نظر میں خود حقیر ہو جاتا ہے اور

Marfat.com

عَظَّمَ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ يُعَظَّمُ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

فقیران را پس او گرامی کردہ می شود اے احمد

جو فقیر کو بزرگ سمجھے اوسکی تعظیم ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد

اَلْفَقِيْرُ اِذَا اُوْذِيَ غُفِرَ وَاِذَا ابْتُلِيَ صُبِرَ

فقیر وقتیکہ رنجانیدہ شود آمرزیدہ گردد وقتیکہ مبتلا کردہ شود صبر دادہ شود

فقیر جب ایذا دیا جاتا ہے تو بخشا جاتا ہے اور جب مبتلا کیا جاتا ہے

اَخْلَاقُهٗ سَنِيَّةٌ وَاَعْمَالُهٗ مَرْضِيَّةٌ قَوْلُهٗ

خلق او روشن باشد وعملہا او مقبول باشد وسخن او

تو صبر دیا جاتا ہے فقیر کے اخلاق روشن ہوتے ہیں اور اعمال مقبول ہوتے ہیں قول

صِدْقٌ وَفِعْلُهٗ رِفْقٌ اَكْلُهٗ قَلِيْلٌ وَجِسْمُهٗ

درست وکار او خوش وخوردن او اندک وتن او

اسکا سچا ہوتا ہے اور فعل اچھا ہوتا ہے اور کھانا فقیر کا قلیل اور تھوڑا ہے اور جسم

هَزِيْلٌ لِبَاسُهُ التَّقْوٰى وَمَقْصُوْدُهُ الْمَوْلٰى

لاغر لباس او تقوی ومقصود او خداست

دبلا پتلا ہوتا ہے لباس اسکا تقوی ہے اور مقصود مولی ہے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ ذِكْرُ الشَّيْخِ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ

اے احمد یاد کردن شیخ در حکایت ہمچو نمک

اور الہام ہوا کہ احمد شیخ کا ذکر کرنا کلام میں ایسا ہے جیسا نمک

Marfat.com

فِي الطَّعَامِ اَوْ كَالنُّوْرِ فِي الظَّلَامِ اَوْ كَرُوْحٍ

در طعام یا ہمچون نور است در تاریکی یا ہمچو جان است

طعام میں یا جیسے نور ظلام یا جیسے روح

فِي الْاَجْسَامِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الشَّيْخُ اَمِيْرٌ وَالْمُرِيْدُ

در تنہا اے احمد شیخ امر کنندہ است

اجسام میں اور الہام ہوا کہ اے احمد شیخ امیر ہے اور مرید

مَاْمُوْرُ الْمُرِيْدِ مَنْ لَّا يُرِيْدُ اِلَّا مَا يُرِيْدُ

و مرید امر کردہ شدہ مرید آن است کہ ارادہ نکند مگر آنچہ ارادہ دارد

مامور ہے مرید وہ ہے جبکا ارادہ شیخ کے ارادہ کے تابع ہو

شَيْخُهٗ اَيُّهَا الْمُرِيْدُ اِحْفَظْ مَا لَقَّنَكَ الشَّيْخُ

شیخ او اے مرید یاد دار چیزیرا کہ آموختہ است ترا شیخ

اے مرید جس چیز کو شیخ تلقین کرے اوسکو نگاہ رکھ اور

فَاعْمَلْ بِهٖ مَا دُمْتَ حَيًّا اَيُّهَا الْمُرِيْدُ لَوْ تُخَالِفُ

پس عمل بآن کن تا وقتے کہ تو زندہ است اے مرید اگر خلاف

اوسپر ہمیشہ جبتک زندگی ہے عمل کر اے مرید اگر تو شیخ کی مخالفت

الشَّيْخَ قَوْلًا اَوْ فِعْلًا لَا تَكُوْنُ لِحُسْنِ الْاِرَادَةِ

فرمودہ شیخ کنی از روی قول یا فعل نباشی تو بہ نیک ارادہ

کرے گا قولاً و فعلاً تو حسن ارادہ کے وسے

Marfat.com

اَهْلاً وَزَيِّنْ ظَاهِرَكَ بِالْمُحَاسَنَةِ وَعَالِجْ بِالْمُرَاقَبَةِ

سزوار وآراستہ کن ظاہر خود بخوبی وعلاج کن مراقبہ

اے مرید آراستہ کر ظاہر کو نیکیوں سے اور علاج کر بدیوں کا مراقبہ سے

شَعْرُ رَاسِ الْمُرِيْدِ حِجَابٌ فَحَلْقُهُ فِي الْاِرَادَةِ

موئے سر مرید پردہ است پس تراشیدن آن در ارادت

سر کے بال مرید کے لئے حجاب ہیں انکا منڈانا ارادت کی روسے

صَوَابٌ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اَكْتُمِ السِّرَّ فِي قَلْبِكَ

نیک است اے احمد بپوش سر در دل خود

صواب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کو دل میں

كَالْاَبْرَارِ وَلَيْسَ قَلْبُكَ مَخْزَنَ الْاَسْرَارِ وَلَهُ

مثل پاکان ونیست دل تو جائے خزانہ اسرار اے

مثل ابرار کے چھپا ورنہ قلب تیرا مخزن اسرار نہیں ہے اے

يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَشْتَغِلَ بِالْاَذْكَارِ

احمد مے شاید مر مریدرا آنکہ مشغول شود بذکرہا

احمد مرید کو لائق ہے اذکار میں مشغول ہوے اور راتدن

وَاَنْ لَا يَتْرُكَ اَوْرَادَ اللَّيَالِي وَالنَّهَارِ يَنْبَغِي

وآن کہ ترک نکند وردہائے شبہا وروزہارا سزاوار

کے جو وظیفہ ہیں انکو نچھوڑے اور مرید کو چاہیئے کہ آنکھونکو بندے اور کانوں کو

Marfat.com

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَعْمٰى عَيْنَهٗ وَيَصُمَّ اُذُنَهٗ وَيَقْطَعَ لِسَانَهٗ

مر مرید را آنکه پوشد چشم خود را و کر کند گوش خود را و برد زبان خود را

گنگ کرے اور زبان کو قطع کرے

وَيَعْرَجَ رِجْلَهٗ وَيَنْظُرَ بِلَا عَيْنٍ وَيَسْمَعَ بِلَا اُذُنٍ

ولنگ کند پائے خود را و ببیند بے چشم و بشنود بغیر گوش

اور پیروں کو لنگڑا کرے اور بغیر آنکھ کے دیکھے بغیر کان کے

وَيَنْطِقَ بِلَا لِسَانٍ وَيَاْخُذَ بِلَا يَدٍ وَيَمْشِيَ بِلَا رِجْلٍ

وسخن کند بغیر زبان و بگیرد بغیر دست و روان شود بغیر پائے

سنے اور بغیر زبان کے بولے اور بغیر ہاتھ کے پکڑے اور بغیر پیر کے چلے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَنْسَلِخَ مِنَ

اے احمد سزاوار است مر مرید را آنکہ برآید خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو چاہیئے

النَّفْسِ لِيَصِيْرَ خَيْرًا لِلْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

از نفس تا بشود بہترین جن و انس اے احمد

کہ نفس سے جدا ہوتا کہ مرتبہ اسکا جن و انس سے بڑا ہو اور الہام ہوا کہ ای احمد

مَنِ افْتَرٰى عَلَى الشَّيْخِ اَوْ عَلَى الْخَلِيْفَةِ كَذِبًا فَهُوَ

ہر کہ تہمت کند بر شیخ یا بر خلیفہ از روے دروغ پس

جو شیخ یا خلیفہ پر افترا باندھے پس

Marfat.com

خَاسِرٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ

او خرابست در دنیا و آخرت اے احمد ہر کہ

تہمت وہرے دنیا اور آخرت میں ٹوٹے میں ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اٰذَی الشَّیْخَ وَالْخَلِیْفَۃَ فَکَاَنَّمَا اٰذَی اللّٰہَ وَ

آزارد ہد شیخ را یا خلیفہ را پس گویا کہ آزارداد خدا را و

جسنے شیخ یا خلیفہ کو ستایا گویا اللہ اور رسول کو ستایا

وَرَسُوْلَہٗ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَ

رسول او را اے احمد وقتی کہ در آئے تو خانہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جب تو کسی مشائخ کے مکان پر

اَحَدٍ مِنَ الْمَشَائِخِ فَلَا یَلْتَفِتْ یَمِیْنًا وَشِمَالًا

یک از مشائخان پس التفات مکن جانب راست وجانب چپ

جاوے تو دائیں بائیں نہ دیکھنا چاہیے

وَطَاطَأَ رَاْسَکَ مُغْمِضًا عَیْنَیْکَ وَاِذَا جَلَسْتَ

وسرنگون کن پوشیدہ چشم خود وچون نشینی پیش او

اسکی خدمت میں سر جھکا کر آنکھیں بند کرکے بیٹھنا چاہیے

بَیْنَ یَدَیْہِ فَاحْضِرْ ذِہْنَکَ وَضَعْ اُذُنَیْکَ

پس حاضر دار ذہن خود را دبہ ہر دو گوش

اور اگر اسکے سامنے بیٹھے تو ذہن کو حاضر کرنا چاہیے اور

Marfat.com

إِلَى كَلَامِ النَّاصِحِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا مَشَيْتَ

خودرا بطرف نصیحت گو اے احمد وقتیکہ روان شوی

جو وہ فرماویں انکے کلام ناصح سنا چاہیے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب چلو

مَعَ الشَّيْخِ فِي الطَّرِيقِ فَامْشِ خَلْفَهُ وَلَا

با شیخ در راہ پس روان شود پس او

شیخ کے ساتھ راستہ تو اسکے پیچھے پیچھے چلنا

تَمْشِ أَمَامَهُ وَيَمِينَهُ وَشِمَالَهُ مُرَاعَاةً لِلْأَدَبِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

ومرو پیش او وجانب راست او وجانب چپ او برعایت ادب

آگے اور دائیں بائیں نچلنا کیونکہ خلاف ادب ہے

مَنِ الْتَفَتَ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ يَمِينًا وَشِمَالًا

ہر کہ بیند بحضور شیخ راست وچپ او

اور جو شخص شیخ کے روبرو دائیں بائیں

وَلَمْ يَحْضُرْ ذِهْنُهُ فَقَدْ نُسِبَ إِلَى سُوءِ الْأَدَبِ

حاضر نداشت ذہن خود را پس تحقیق نسبت کرد بسوے بد ادب

دیکھے اور اپنے ذہن کو حاضر نکرے وہ بے ادب

وَفَاتَ مِنْهُ الْفَوَائِدُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الرِّدَّةُ

وبر دارد نتیجہائے نیک اے احمد مردود ے

شمار کیا جاتا ہے اور وہ فوائد کو فوت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد مردود

Marfat.com

رِدَّتَانِ رِدَّةٌ فِی الشَّرِیْعَةِ وَرِدَّةٌ فِی الطَّرِیْقَةِ

دو مردودے است مردودے در شریعت ومردودے در طریقت

دو طرح کے ہیں مردود شریعت اور مردود طریقت

اَمَّا الرِّدَّةُ الْاُوْلٰی فَهُوَ اِذَا خَرَجَ مُسْلِمٌ مِنَ

اما مردودے اول پس آن وقتے کہ بیرون آمد مسلمان از

مردود شریعت اسکو کہتے ہیں کہ مسلمان ہو کر دائرہ اسلام سے نکل

الْاِسْلَامِ صَارَ مُرْتَدًّا فِی الشَّرِیْعَةِ فَالرِّدَّةُ

مسلمانی شود مردود در شریعت ومردودے

جائے اور مرتد ہو جائے

فِی الطَّرِیْقَةِ اِذَا خَرَجَ الْمُرِیْدُ مِنْ اَمْرِ الشَّیْخِ

در طریقت انست وقتیکہ برآید مرید از فرمودہ شیخ

اور مردود طریقت اسکو کہتے ہیں کہ مرید ہو کر شیخ کا

فَهُوَ صَارَ مُرْتَدًّا فِی الطَّرِیْقَةِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

پس او شود مردود طریقت اے احمد

حکم نہ مانے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْغُسْلُ غُسْلَانِ غُسْلُ الشَّرِیْعَةِ وَغُسْلُ

غسل دو غسل اند غسل شریعت است وغسل

غسل دو ہیں غسل شریعت اور غسل طریقت غسل شریعت یہ ہے کہ

Marfat.com

الطَّرِيْقَةِ فَغُسْلُ الشَّرِيْعَةِ اَنْ يُّصَبَّ الْمَاءُ

طریقت است پس غسل شریعت آنکہ بریزد آب

کہ سر پر اور تمام جسم پر پانی ڈالا جائے

عَلَى الرَّاْسِ وَسَائِرِ الْاَبْدَانِ وَغُسْلُ الطَّرِيْقَةِ

بر سر وتمام بدنہا وغسل طریقت

اور غسل طریقت

بِاِرْضَاءِ الشَّيْخِ بَعْدَ الْعِصْيَانِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

برضامندی شیخ است بعد از گناہان اے احمد

یہ ہے کہ بعد گنہ کرنے کے شیخ کو راضی اور خوشنود کیا جائے اور الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْوُضُوْءُ وُضُوْآنِ وُضُوْءُ الشَّرِيْعَةِ وَوُضُوْءُ

وضو دو وضو اند وضو شریعت است دو وضو

وضو دو ہیں وضو شریعت اور وضو طریقت وضو شریعت کا

الطَّرِيْقَةِ وَضُوْءُ الشَّرِيْعَةِ فَغَسْلُ الْوَجْهِ

طریقت وضو شریعت پس غسل روئے

اسطرح ہوتا ہے کہ مونہہ ہاتھ پاؤں دھوئے جاویں

وَالْيَدَيْنِ وَمَسْحُ الرَّاْسِ وَغَسْلُ الرِّجْلَيْنِ

ودودست ومسح سر وشستن دوپائے

اور مسح کیا جائے کنویں اور تالاب کے پانی سے

Marfat.com

بِمَاءِ الْاَوْدِيَةِ وَالْاَبَارِ وَوُضُوْءُ الطَّرِيْقَةِ

بآب تالاب وچاہہا ووضو طریقت

اور وضو طریقت کا یہہ ہے

هُوَ الْغَسْلُ وَالْمَسْحُ بِمَاءِ الْحُضُوْرِ وَ

آن شستن ومسح کردن بآب حضور و

کہ خدا کی بندگی ہیں حضور اور

الرَّغْبَةِ فِيْ طَاعَةِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

رغبت درعبارت خدا کہ قوی بسیار بخشندہ است اے احمد

رغبت کے پانی سے دلکو غسل دیا جائے اور مسح کیا جائے الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْمَعْصِيَةُ دَاءٌ لَا دَوَاءَ لَهَا اِلَّا التَّوْبَةُ وَلَهٗ

گناہ کردن دردیست کہ درمان ندارد مگر توبہ علاج اوست اے

گناہ ایسا مرض ہے جسکی کوئی دوا نہیں سوائے توبہ کے

يَا اَحْمَدُ التَّجْرِيْدُ تَجْرِيْدَانِ تَجْرِيْدٌ

احمد تنہائی دو تنہائی است تنہائی

اے احمد تجرید دو ہیں ایک تجرید صوری دوسری تجرید معنوی

صُوْرِيٌّ وَتَجْرِيْدٌ مَعْنَوِيٌّ وَالصُّوْرِيُّ

ظاہری وتنہائی باطنی وظاہری

ایک تجرید صوری دوسری معنوی تجرید ظاہری

Marfat.com

هُوَ اَنْ يُّجَرِّدَ الْجَسَدَ عَنِ الْكُسْوَةِ وَاللِّبَاسِ

انست کہ مجرد کند تن را از کسوت و پوشیدن فاخر

ظاہری یہ ہے کہ جسم کو کسوت اور لباس سے

هٰذَا تَجْرِيْدُ الْمُبْتَدِيْنَ وَالْمَعْنَوِيُّ هُوَ اَنْ يُّجَرِّدَ

ایں تجرید مبتدیان ست و تجرید باطنی آنکہ

مجرد کیا جاوے یہ تجرید مبتدیوں کی ہے اور تجرید باطنی یہ ہے کہ

النَّفْسَ عَنْ صِفَاتِهَا الذَّمِيْمَةِ وَعَادَاتِهَا

باز دارد وجود را از صفتہاء ناشایستہ و عادتہائے

نفس صفات ذمیمہ سے اور عادات

الْقَبِيْحَةِ فَهٰذَا تَجْرِيْدُ الْمُنْتَهِيْنَ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

بد پس انیست مجرد شدن کاملان اے احمد

قبیحہ سے مجرد کیا جائے یہ تجرید منتہیوں کی ہے اے احمد

اَلتَّجْرِيْدُ عِنْدِيْ اَنْ تُجَرِّدَ السَّالِكُ نَفْسَهٗ

تنہائی نزدمن این ست کہ تجرید کند دونده نفس خود را

میرے نزدیک تجرید یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کو

عَنِ الْبَاسِ الشَّهَوَاتِ وَالْمَالُوْفَاتِ

از پوشاک شہوتہا والفت گرفتہ شدہ

شہوات اور مالوفات سے

Marfat.com

وَيُوجِعُهَا بِاَشَدِّ الرِّيَاضَاتِ وَالْمُجَاهَدَاتِ

وتکلیف دہد اورا بسخت پرہیزہا ومشقتہا

مجرد کرے اور سخت سخت ریاضتوں اور مجاہدوں کے گرسنگی سے

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ التَّفْرِيْدُ اَنْ يُّفَرِّدَ الْقَلْبَ عَنْ

اے احمد تفرید اینست کہ مجرد کند دل را از

بہو کار ہے اے احمد تفرید یہ ہے کہ سالک اپنے دل کو

جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَالْمَكْنُوْنَاتِ وَيَدْعُوْهُ

جمیع آفریدہ شدگان وپیدا شدگان وبخواند دل را

تمام مخلوقات اور مکنونات سے جدا کرے

اِلٰى خَالِقِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

بسوئے پیدا کنندہ زمین وآسمان اے احمد

اور خالق ارض وسموات کی طرف لگائے اے احمد

فَوَائِدُ الْعُزْلَةِ سَبْعَةٌ اَلْاُوْلٰى نَجَاةٌ

فائدہ ہاء گوشہ نشینی ہفت است نخستین خلاصی

عزلت کے سات فائدہ ہیں اول مخلوق کا تجھ سے نجات

الْخَلْقِ مِنْكَ وَالثَّانِيَةُ غَضُّ الْعَيْنِ عَنْ نَظَرٍ

خلق ازتو ودویم پوشش چشم ازدیدن

دوسرے حرام پر نظر نہ پڑنا

Marfat.com

الْحَرَامِ وَالثَّالِثَةُ صِيَانَةُ الْاُذُنِ عَنْ سِمَاعِ

حرام وسیوم نگاہداشتن گوش از شنیدن

تیسرے جھوٹی باتیں کانوں میں نہ پڑنا

الْبَاطِلِ وَالرَّابِعَةُ مَنْعُ اللِّسَانِ عَنِ الْغِيْبَةِ

دروغ وچہارم منع کردن زبانرا از غیبت

چوتھے غیبت سے زبان کا روکنا

وَاللَّغْوِ وَالْخَامِسَةُ الْاِسْتِغْنَاءُ عَنْ مَشْيِ

وبیہودہ گوئی وپنجم تونگری او مشی

پانچویں چلنے پھرنے سے بے پرواہ ہونا

الْقَدَمِ وَالسَّادِسَةُ دَوَامُ الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ

قدم وششم ہمیشہ طاعت وعبادت کردن

چھٹے عبادت وطاعت ہمیشہ کرنا

وَالسَّابِعَةُ الْاُنْسُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

وہفتم محبت بخدائے تعالیٰ اے احمد

ساتویں اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا ہونا - اے احمد

السِّيَاحَةُ سِيَاحَتَانِ سِيَاحَةُ الظَّاهِرِ

مسافرت دو نوع ست مسافری ظاہر

سیاحتین دو ہیں ایک سیاحت ظاہر کی

Marfat.com

هِيَ اَنْ يَسِيْرَ السَّالِكُ فِي الْمُفَاوَزَةِ

آنکہ مسافری کند سالک در دیہہا

دوسری باطن کی سیاحت ظاہر کی یہ ہے کہ سفر کرے سالک قصبوں

وَالْبِلَادِ وَيَقْطَعَ الْمَرَاحِلَ

وشہر با وبگذرو قافلہاء

اور شہروں کا اور قطع کرے مراحل

.....وَالْمَنَازِلَ وَسِيَاحَةُ

ومنازلہا ومسافرت

اور منزلوں کو

الْبَاطِنِ اَنْ يَسِيْرَ فِي الْقَلْبِ وَيَقْطَعَ مَا

پوشیدہ آنکہ مسافرت کند دردل وبرداچہ

اور باطن کی سیاحت یہہ ہے کہ سفر کرے سالک قلب میں اور قطع کرے

نَبَتَ فِيْهَا مِنْ اَشْجَارِ الْوَسَاوِسِ وَالْهَوَاجِسِ

روئیدہ است درآن از درختان وسواس وہوا وبدی

اشجار ہواجس اور سواس کو جو دل میں اوگے ہیں

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الصُّوْفُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ الصَّادُ

اے احمد صوف سہ حرف است صاد

صاد

اے احمد صوف کے تین حرف ہیں

Marfat.com

وَالْوَاوُ وَالْفَاءُ فَمِنَ الصَّادِ يَتَوَلَّدُ الصَّفَاءُ وَ

وواؤ وف پس از صاد پیدا شود صفائی دل

واو نے صاد سے صفا پیدا ہوتی ہے

مِنَ الْوَاوِ يَتَوَلَّدُ الْوَفَاءُ وَمِنَ الْفَاءِ يَتَوَلَّدُ

واز واؤ پیدا شود وفا واز ف پیدا شود

واؤ سے وفا نے سے فنا

الْفَنَاءُ كُلُّ فَقِيرٍ فِيهِ هٰذِهِ الصِّفَاتُ فَيُمَتَّعُ

ہر فقیر کہ درو این صفات باشد است او

اور جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جاتی ہیں اُسکو

بِالْفَقْرِ وَمَنْ لَبِسَ الصُّوفَ لِلشُّهْرَةِ وَالزِّينَةِ

بہرہ یابد بفقر وکسے کہ پوشیدہ صوف را برائے شہوت وزینت

فقیری کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے اور جو فقیر صوف کو شہرت اور زینت

فَلْيَبْكِ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أَرَادَ قَهْرَ النَّفْسِ فَعَلَيْهِ

پس باید کہ گرید بر نفس خود وکسے کہ خواہد قہر نفس پس بر وست

کے واسطے پہنتا ہے اوسے اپنے نفس پر رونا چاہئے اور جو چاہے کہ نفس پر

أَنْ يَلْبَسَ الشَّعْرَ لِأَنَّ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ

آنکہ بپوشد پشمینہ برائے آنکہ تحقیق عیسی بر وے سلام باد بود کہ

غالب آئے اوسکو پشمینہ پہننا چاہئے - کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نفس کے

Marfat.com

يَلْبَسُ الشَّعْرَ لِقَهْرِ النَّفْسِ اَلْوَبَرُ لِبَاسُ الْحُكَمَاءِ

کہ مے پوشید پشمینہ برائے قہر نفس پشم پوشاک حکیمانست

وہ بائے کو پشمینہ پہنتے تھے وبر پوشاک حکیموں کی ہے

فَمَنْ لَبِسَ الْوَبَرَ يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَّكُوْنَ حَكِيْمًا

پس کسے پوشد پشم را سزاوار ست مر او را آنکہ باشد او حکیم

پس جو وبر کو پہنے اسکو چاہیے کہ حکیم ہووے

اَوْ حَمُوْلًا كَالْاِبِلِ يَنْبَغِي لِلْفَقِيْرِ اَنْ يَلْبَسَ

یا بسیار حمل کند مثل شتر سزاوار است مر فقیر را آنکہ پوشد

یا اونٹ کی طرح بوجھ اٹھاوے فقیر کو چاہیے

الْخِرْقَةَ بِالْمَعْنٰى لَا بِالْهَوٰى وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

پیرہن بحقیقت نہ برائے ہوا اے احمد

کہ خرقہ کو پہنے ساتھ معنی کے خواہش نفس کے لئے نہ پہنے ای احمد

لَا يَحِلُّ لِلْفَقِيْرِ اَنْ يَلْبَسَ الْخِرْقَةَ لِيُعْرَفَ بِهَا

حلال نیست مر درویش را آنکہ پوشد پیرہن برائے آنکہ

فقیر پر خرقہ اس نیت سے پہننا کہ

وَيُشْهَرَ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ لَا يَحِلُّ

مشہور شود بآن و مشہور گردد میان مردان اے احمد حلال

مشہور و معروف ہوے حرام ہے اے احمد

Marfat.com

لَا یَحِلُّ لِلْمُرِیْدِ اَنْ یَلْبَسَ الْخِرْقَۃَ بِغَیْرِ اِذْنِ

حلال نیست مرید را آنکہ بپوشد پیرہن را بے حکم

فقیر بغیر اذن شیخ کے خرقہ پہننا حرام ہے

الشَّیْخِ لَیْسَ الْاِعْتِبَارُ بِالْخِرْقَۃِ وَاِنَّمَا الْاِعْتِبَارُ

شیخ نیست اعتبار بخرقہ ونیست اعتبار

اور خرقہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اعتبار

بِاِذْنِ الشَّیْخِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ لَبِسَ الصُّوْفَ

بحکم شیخ اے احمد ہرکہ بپوشد لباس پشم

شیخ کے حکم کا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جسنے صوف کو پہنا

فَھُوَ صُوْفِیٌّ لِبَاسِیٌّ وَمَنْ صَفَا قَلْبُہٗ فَھُوَ

پس او صوفی لباسے است وکسے کہ پاک دارد دل خود پس او

وہ صوفی لباسی ہوا اور جس نے اپنے قلب کو

صُوْفِیٌّ مَعْنَوِیٌّ مَنْ لَبِسَ الصُّوْفَ وَلَمْ

صوفی است از روئے حقیقت کسے کہ بپوشد و

صاف کیا وہ صوفی معنوی ہوا جو شخص صوف کو پہنے

یَصِفْ قَلْبُہٗ فَھُوَ صُوْفِیٌّ عِنْدَ النَّاسِ

صاف نباشد دل او پس او صوفی است نزدیک آدمیاں

اور قلب اسکا صاف نہووے وہ عوام کے نزدیک صوفی ہے

Marfat.com

لَا عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ سَعِیْدِ اَبُوالْخَیْرِ

نزدیک خدا تعالےٰ گفت شیخ ابوسعید ابوالخیر

اللہ تعالےٰ کے نزدیک نہیں ہے حضرت ابوسعید ابوالخیر

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَلْخِرْقَۃُ کَفَنُ الْاَحْیَاءِ وَمِیْرَاثُ

رحمت خدا براو باد پیرہن کفن آدمیان زندہ است ومیراث

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خرقہ کفن زندوں کا ہے اور میراث انبیاء

الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ اَلْخِرْقَۃُ قِسْطَاسُ

پیغامبران وولیاں است پیرہن عدل وانصاف

اور اولیاء کی اور خرقہ ترازو دین کی ہے

اَھْلِ الدِّیْنِ وَعَلَامَاتُ اَھْلِ الْیَقِیْنِ

اہل دین است ونشانہای اہل یقین است

اور علامت اہل یقین کی ہے

اَلْخِرْقَۃُ سَتْرُ الْعَیْبِ وَمِفْتَاحُ الْغَیْبِ

خرقہ پردہ عیب است وکلید غیب

خرقہ پوشیدہ کرنے والا عیب کا ہے اور کنجی غیب کی

اَلْخِرْقَۃُ حِلْیَۃُ الْاَخْیَارِ وَمَشَقَّۃُ الْاَشْرَارِ

خرقہ زیور خداوندانست ومشقت سخت کاراں

خرقہ زیور اخیار کا ہے اور مشقت اسرار کی

Marfat.com

اَلْخِرْقَةُ بَرَاءَةٌ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَهَيْبَةٌ الْفَاسِقِيْنَ

خرقہ نیکی وپاکی است از عالمیان وترس فاسقانرا

خرقہ پاکی دونوں جہان کی ہے اور ہیبت فاسقوں کے لئے ہے

اَلْخِرْقَةُ زَيْنٌ عِنْدَ الْحَقِّ وَشَيْنٌ عِنْدَ الْخَلْقِ

خرقہ نیکست نزد خدا تعالےٰ وبدست نزد خلق اللہ

خرقہ ہر ایک کی زینت ہے اور برا ہے نزدیک خلق کے

اَلْخِرْقَةُ عِزَّةُ اَصْحَابِ الْاَشْرَافِ وَمَذِلَّةٌ

خرقہ عزت یاران نجیب است وندلۃ

خرقہ اصحاب اشراف کی عزت ہے اور غافلون کے لئے ذلت ہے

اِخْتِيَارُ الْغُفَلَاءِ اَلْخِرْقَةُ مَرْجِعُ الْخَائِفِيْنَ

اختیار غافلان خرقہ جائے باز آمدن ترسندگان است

خرقہ مرجع خائفون کا ہے

قَالَ الْجُنَيْدُ اَلتَّصَوُّفُ مَبْنِيٌّ عَلٰى ثَمَانٍ

گفت جنید علم توحید مبنی است بہ ہشت

حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ تصوف کی بنا آٹھ چیزوں پر ہے

خِصَالِ السَّخَاوَةُ وَالرِّضَاءُ وَالصَّبْرُ وَالْاِيْثَارُ

خصلت ہا سخاوت وراضی بودن وصبر کردن وایثار کردن

سخاوت صبر رضا ایثار

Marfat.com

وَالْغُرْبَةُ وَلُبْسُ الصُّوْفِ وَالسِّيَاحَةُ وَالْفَقْرُ

غربت	وپوشیدن	پشم	وگشتن اطراف عالم	وفقر
غربت	لبس صوف	سیاحت		فقر

فَالسَّخَاءُ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ

پس سخاوت	در ابراہیم بود	رحمتہاء خدا بروے باد
سخاوت	حضرت ابراہیم	علیہ السلام میں تھے

الرِّضَاءُ فِيْ اِسْمَاعِيْلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالصَّبْرُ

ورضا	در اسماعیل بود	رحمتہائے خدا بروے باد	صبر
اور رضا	حضرت اسمٰعیل	علیہ السلام میں	اور صبر

فِيْ اَيُّوْبَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالْاِيْثَارُ

درایوب بود	رحمتہائے	خدا بروے باد	وایثار کردن
حضرت ایوب	علیہ السلام میں		اور ایثار

فِيْ زَكَرِيَّا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَالْغُرْبَةُ

در زکریا بود	رحمتہائے خدا بروے باد	ومسافرت در
زکریا	علیہ السلام میں	اور غربت حضرت

فِيْ يَحْيٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلُبْسُ الصُّوْفِ

یحییٰ بود	رحمتہائے	خدا بروے باد	وپوشاک پشم
یحییٰ	علیہ السلام میں		اور لبس صوف

Marfat.com

فِیْ مُوْسٰی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَالسِّیَاحَۃُ

در موسیٰ رحمتہائے خدا بروے باد وگشتن باطراف

حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور سیاحت

فِیْ عِیْسٰی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَالْفَقْرُ فِیْ

در عیسےٰ بود رحمتہائے خدا بروے باد وفقر در

حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اور فقر

مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَالسَّلَامُ قَالَ

محمد رحمتہائے خدا بروے باد وسلامتی - گفت

حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں - کہا

الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حسن بصری رحمت خدا بروے باد

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے

فِی الْعَصَا سِتَّۃُ خِصَالٍ سُنَّۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَ

در عصا شش خصلتہا است سنت پیغمبران است و

عصا میں چھ خصلتیں ہیں طریقہ انبیا کا اور

زَیْنُ الصَّالِحِیْنَ وَسِلَاحٌ عَلَی الْاَعْدَاءِ

زینت صالحانست وسلاح است بر دشمنان

زینت صالحین کی اور دشمنوں کے لئے ہتیار

Marfat.com

يَعْنِي الْكَلْبَ وَالْحَيَّةَ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَعَوْنُ الضُّعَفَاءِ

یعنے سگ ومار وسوار اینہا ومدد ضعیفانست

یعنے کتے اور سانپ وغیرہ کے واسطے اور ضعیفوں

وَرَغْمُ الْمُنَافِقِيْنَ وَزِيَادَةٌ فِي الْحَسَنَةِ وَ

ورنج منافقان است وزیادتی در نیکی است

کے لئے مدد منافقوں کے لئے رنج اور نیکی میں زیادتی

يُقَالُ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ مَعَ الْعَصَا هَرَبَ

وگفتہ شدہ است وقتے کہ باشد مومن با عصا بگریزد

اور کہتے ہیں جب کسی کے پاس عصا ہوتا ہے

عَنْهُ الشَّيْطَانُ وَيَخْشَعُ الْمُنَافِقُ وَالْفَاجِرُ

ازو شیطان وترسد منافق وفاسق

تو شیطان اس سے بھاگتا ہے اور منافق ڈرتا ہے

مِنْهُ وَقِيْلَ فِيْهَا أَلْفُ نَوْعٍ مِنَ الْمَنَافِعِ كَمَا

ازو وگفتہ شدہ ودرین ہزار روش از سودہا است چنانچہ

اور کہا گیا ہے کہ اسمیں ہزار قسم کے منافع ہیں جیسا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي قِصَّةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

گفت خدائے تعالیٰ در قصہ موسیٰ علیہ السلام

کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى قَالَ هِيَ عَصَايَ

وچیست ایں بدست راست تو اے موسیٰ گفت موسیٰ ایں عصائے من است

کے قصہ ہیں کہ اے موسیٰ کیا ہے تیرے دائیں ہاتھ میں حضرت موسیٰ نے

اَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا

تکیہ میکنم بریں ومیرانم بایں برہائے خود ونیز ہست

جواب دیا کہ یہہ عصا ہے اسپر میں تکیہ کرتا ہون اور بکریون کو ہانکتا ہون

مَاٰرِبُ اُخْرٰى كُلُّ عَمَّارٍ بِالدُّوْرِ سَكَنُوْا فِي الْقُبُوْرِ

مرادرین مقاصد دیگر۔ ہرآنکہ عمارت کنند بخانہائے خود مے باشند در قبرہا

اور بہت سے اسمیں میرے مقاصد ہیں جو کوئی عمارت کرتا ہے اپنے گھرون میں سکونت کرتا ہے قبرون میں

وَمَنْ رَاٰى عُيُوْبَ نَفْسِهٖ لَمْ يَرَ عُيُوْبَ

وہرکہ بیند عیب ہائے ذات خود نہ بیند او عیب ہائے

اور جو کوئی اپنی عیب دیکھے وہ غیر کے عیب نہیں دیکھتا

غَيْرِهٖ مَنْ مَلَكَ اُذُنَيْهِ وَعَيْنَيْهِ لَا يَقْدِرُ

غیر خود ہرکہ نگاہدارد ہردو گوش خود دو چشم خود قادر نباشد

جو کوئی اپنے کانون اور آنکھون کو نگاہ رکھتا ہے

الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ وَمَنْ مَلَكَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

شیطان برو وہرکہ نگاہدارد دو دست خود دو پائے خود

اسپر شیطان قابو نہیں پاتا اور جو اپنے ہاتھ اور پاؤن کو

Marfat.com

لَا یَتَوَطَّنُ الشَّیْطَانُ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

نباشد مقیم شیطان حضور او اے احمد

نگاہ رکھتا ہے اسکے اوپر شیطان مقیم نہیں ہوتا ہے

مَنْ شَھَرَ بَیْنَ الْخَلَائِقِ لَمْ یَاْمَنْ مِنَ الْبَوَائِقِ

ہر کہ شہرت کرد میان خلایق ایمن نباشد از ہلاکت

جو مخلوق میں مشہور ہے وہ امن نہیں پاتا ہلاکت سے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ عَاشَ غَامِضًا فِی النَّاسِ اَبَدًا

اے احمد ہر کہ زندگانی کرد بفروتنی میان ادمیان ہمیشہ

اے احمد جو شخص ہمیشہ لوگوں میں گمنامی سے زندگی بسر کرتا ہے

یَسِیْرُ اِلَیْہِ وَیُشَارُ سَرْمَدًا مَنْ عَاشَ

آسان شود کار او و اشارت کردہ شود ہمیشہ - ہر کہ زندگی کند

اسکا کام آسان ہوتا جاتا ہے اور اشارہ کیا جاتا ہے ہمیشہ

عَاشَ غَامِضًا سَلِمَ مِنَ الْاٰفَاتِ وَمَنْ شَھَرَ

بفروتنی سلامت باشد از آفات و ہر کہ شہوت کرد

جو گمنامی سے زندگی بسر کرتا ہے آفات سے سلامت رہتا ہے

وَعُرِفَ فَقَدْ وَقَعَ فِی الْبَلِیَّاتِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

و معروف شد پس تحقیق بیفتد در بلاہا اے احمد

اور جو مشہور و معروف ہوتا ہے وہ بلاؤں میں پھنستا ہے اے احمد

Marfat.com

يَا اَحْمَدُ عَلَامَاتُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثَةٌ قَلْبٌ شَاكٍ

اے احمد نشانیہا منافق سہ است دل شکایت

اے احمد منافق کی نشانیاں تین ہیں قلب شکایت

لِسَانٌ سَاهٍ بَدَنٌ طَاغٍ قَالَ

کنندہ زبان سہو کنندہ بدن باغی و عاصی گفت

کرنے والا زبان سہو کرنے والی بدن باغی ہونے والا

اَبُو الْقَاسِمِ السَّمَرْقَنْدِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ابوالقاسم سمرقندی رحمت خدائے تعالیٰ

حضرت ابوالقاسم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ ثَلٰثَةٌ قَلْبٌ شَاكِرٌ لِسَانٌ

بروے نشانیہاے مومن سہ است دل شکر کنندہ زبان

مومن کی تین علامتیں ہیں قلب شاکر سن

ذَاكِرٌ بَدَنٌ صَابِرٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الذِّكْرُ يَعْصِمُ

ذکر کنندہ بدن صبر کنندہ اے احمد ذکر پاک میکند

ذاکر بدن صابر اور الہام ہوا کہ اے احمد ذکر پاک کرتا ہے

مِنَ الْحُضُوْرِ وَيَهْدِیْ اِلَى الْمَذْكُوْرِ وَلَهٗ

از حضور وراہ مے نماید بسوے مذکور

حضور سے اور راہ کہلاتا ہے طرف مذکور کے

Marfat.com

يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ مُزِيلُ الْهَوَاجِسِ وَمُحْرِقُ الْوَسَاوِسِ

اے احمد یاد خدا زایل کنندہ بدیست وسوزندہ وسواسہا۔

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر ہوا جس کا زائل کرنے والا ہے اور وسواس کا جلانیوالا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ ذِكْرُ الشَّيْخِ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ

اے احمد ذکر بزرگ در سخن نمک

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر شیخ کا کلام میں مثل نمک کے ہے

فِي الطَّعَامِ أَوْ كَالنُّورِ فِي الظَّلَامِ أَوْ كَالرُّوحِ

در خورش یا روشنائی در تاریکی یا جان در

طعام میں یا نور کے ظلام میں یا روح کے اجسام میں

فِي الْأَجْسَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْمَوْلَى حَيٌّ لَا

تنہا است اے احمد مولے زندہ است نے میرد

الہام ہوا کہ اے احمد مولی زندہ ہے

يَمُوتُ وَكَذَا أَوْلِيَاءُ الْمَوْلَى لَا يَمُوتُونَ لِأَنَّ

وہمچنیں دوستان مولے نے میرند زیرا

کبھی نہیں مریگا اور ایسے ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں انکو موت نہ آئے گی

الْمَوْلَى قَدْ حَيَّ بِمَعْرِفَةِ الْمَوْلَى فَهُوَ بِالْبَقَاءِ

بدرستی کہ ولی تحقیق زندہ است بمعرفت مولے پس او بہ زندگی

کیونکہ ولی زندہ ہوتا ہے اللہ کی معرفت سے پس اسکا باقی رہنا ظاہر ہے

Marfat.com

اَحْرٰی وَاَوْلٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ عَصٰی نَفْسَهٗ

لایق واول است اے احمد کسے کہ مخالفت کند نفس خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو اپنے نفس کی نافرمانی کرتا ہے

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ نَفْسَهٗ فَقَدْ

پس تحقیق اطاعت کند آنکس خدا را و کسے کہ اطاعت کند نفس خود را پس

اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور جو نفس کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالےٰ

عَصَی اللّٰهَ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ دَعْ نَفْسَكَ وَ

تحقیق مخالفت کند آنکس خدا را اے احمد بگزار تو نفس خود را و

کی نافرمانی کرتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد نفس کو چھوڑ اور

تَقَرَّبْ اِلَی اللّٰهِ فَاِنَّهَا تُبْعِدُكَ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

نزدیک شو بسوے خدا پس بدرستی کہ آن نفس دور میدارد ترا اے احمد

اللہ تعالےٰ کا تقرب حاصل کر کیونکہ نفس تجکو خدا سے دور کرتا ہے ای احمد

اِذَا قَوِیَتِ النَّفْسُ ضَعُفَ الْقَلْبُ وَاِذَا

وقتی کہ قوت دہی تو نفس را ضعیف شود دل ورقتیکہ

جب نفس قوی ہوتا ہے قلب ضعیف ہوتا ہے اور جب نفس

ضَعُفَتِ النَّفْسُ فَقَدْ قَوِیَ

زبون شود نفس پس تحقیق قوی گردد

ضعیف ہوتا ہے تو قلب قوی ہوتا ہے

Marfat.com

اَلْقَلْبُ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ

قلب اے احمد نفس قبول کنندہ

اے احمد نفس مطمئنہ بندگی کی طرف

تُعِیْنُ صَاحِبَھَا عَلَی الطَّاعَاتِ

مے آرد صاحب خودرا ہر بندگے

معصیت سے لاتا ہے اور نفس امارہ معصیت کی طرف

وَالنَّفْسُ الْاَمَّارَۃُ تَجُرُّ صَاحِبَھَا اِلَی الْمَعْصِیَۃِ

ونفس کہ حکم کنندہ است مے کشد صاحب خودرا بسوئے گناہ

بلاتا ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ نَفْسُکَ عَدُوُّکَ فَلَا تُطِعْھَا

اے احمد نفس تو دشمن تست پس اطاعت مکن

الہام ہوا کہ اے احمد نفس ترا تیرا دشمن ہی اسکی اطاعت نکر

فَاِنَّ اِطَاعَتَھَا مَعْصِیَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَہٗ یَا

آنرا پس بدرستی کہ اطاعت کردن آن گناہ خداتعالی است اے

کیونکہ اس کی اطاعت اللہ کا گناہ ہے الہام ہوا کہ اے

اَحْمَدُ مَنِ انْقَطَعَ مِنَ النَّفْسِ فَقَدِ اتَّصَلَ

احمد کسے کہ جدائی کند از نفس پس تحقیق نزدیک شد

احمد جس نفس کو چھوڑا پس ملا

Marfat.com

إِلَى الرَّبِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ فَرْطُ الْمَحَبَّةِ يُوْرِثُ

آنکس بسوے خدا اے احمد بسیارے دوستی مے بخشد

رب سے الہام ہوا کہ اے احمد زیادتی محبت کی پیدا کرتی ہے

دَوَامَ الذِّكْرِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشَّوْقُ يُوْرِثُ

ہمیشگی ذکر را اے احمد شوق مے بخشد

دوام ذکر کو اور الہام ہوا کہ اے احمد شوق موجب

الْحَرَكَةَ وَالْوَصْلُ يُوْرِثُ السُّكُوْنَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

بی قوای وملاقات مے بخشد آرام اے احمد

حرکت کا ہوتا ہے اور وصل سکون کا باعث ہوتا ہے ای احمد

مَنِ اتَّبَعَ الْهَوٰى فَقَدْ هَوٰى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

کسے کہ تبعیت کند خواہش را پس تحقیق ہلاک شد اے احمد

جو خواہش کا تابع ہوا وہ ہلاک ہوا الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ أَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا وَرَغِبَ فِي الْعُقْبٰى

کسے کہ انکار کند از دنیا وخواہش کرد در جنت

جسنے دنیا سے منہ موڑا اور عقبی کی خواہش کی

فَهُوَ زَاهِدٌ وَمَنْ لَّمْ يَمِلْ إِلَيْهِمَا وَطَلَبَ

پس آن شخص زاہد است وکسے کہ خواہش می کند سوے آن ہر دو وطلب کرد

وہ زاہد ہے اور جسنے دونون کی طرف

Marfat.com

الْمَوْلٰی فَهُوَ عَارِفٌ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْجُوْعُ

مولیٰ را پس آنکس عارف است اے احمد گرسنگی

میل نہ کیا اور مولیٰ کو طلب کیا وہ عارف ہے الہام ہوا کہ اے احمد بھوک

یَهْدِیْ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَالشِّبَعُ یَجُرُّ اِلَی الشَّیْطَانِ

راہ نمای میکند بسوے خدا وسیری میکشد بسوے شیطان

رحمٰن کی طرف راہ دکھاتی ہے اور سیری شیطان کی طرف لیجاتی ہے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِالْاِسْتِرْضَاءِ فَهُوَ

اے احمد کسے کہ راضی نشود بحکم خدای پس آنکس بدترین مردمان

الہام ہوا کہ اے احمد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے راضی نہو وہ سب مردو

شَرُّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ اَتْعَبَ نَفْسَهٗ

وزنان است اے احمد کسے کہ رنجور کرد نفس

عورت سے برا ہے الہام ہوا کہ اے احمد کہ جسنے نفس کو مجاہدہ

بِالْمُجَاهَدَةِ فَاَرِیْحَ قَلْبُهٗ بِالْمُشَاهَدَةِ وَلَهٗ

خودرا برنج پس راحت دادہ شود دل او بلقائے خدا تعالےٰ

کر کے تہکایا اسنے قلب کو مشاہدہ سے آرام پہنچایا

یَا اَحْمَدُ مَنِ اکْتَفٰی بِحُظُوْظِ النَّفْسِ فَقَدْ حُرِمَ

اے احمد کسے کفایت کرد بخوشی نفس پس تحقیق باز داشت اورا از

الہام ہوا کہ اے احمد جسنے حظوظ نفس پر اکتفا کیا اسنے اپنے اوپر

Marfat.com

نِعْمَةُ الْقُرْبِ وَالْاُنْسِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ وَقَعَ

نعمت نزدیکی ودوستی اے احمد کسے کہ درافتاد

نعمت قرب اور انس کو حرام کیا اے احمد جو گرا

فِیْ غِیَابَةِ حُبِّ الدُّنْیَا کَیْفَ یَصِلُ اِلٰی حَضْرَةِ

در تاریکی چاہ دنیا چگونہ رسد آنکس بسوئے درگاہ

کنوئیں دنیا میں وہ حضرت

الْمَوْلٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ فَلَا تَرْکَنِ النَّفْسَ اِلَی الدُّنْیَا فَتُحْرَمُ

خدا تعالیٰ اے احمد مگذار نفس خود را بسوئے دنیا پس

مولیٰ کی طرف کیسے پہنچ سکتا ہے اے احمد نفس کو دنیا کی طرف مت چھوڑ

حَضْرَةَ الْمَوْلٰی اِنَّ الْحَرِیْصَ لَا یَشْبَعُ وَبِمَا اُوْتِیَ

محروم گرداند ترا در درگاہ خدا تعالیٰ۔ بدرستی کہ حریص سیر نمیشود و بچیزیکہ داده شود

تاکہ حضرت مولیٰ کو تجھ حرام کردے حریص کا پیٹ نہیں بھرتا

لَا یَقْنَعُ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْحَرِیْصُ لَا یَقْنَعُ بِمَا یُوْتٰی

قناعت نمے کند اے احمد حریص قناعت نمے کند بچیزیکہ

اور جسقدر میں ہے اسپر قانع نہیں ہوتا اے احمد حریص قناعت

وَیَطْلُبُ الشَّرَّ بِمَا یُقْضٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

داده شود او را طلب مے کند بدی را بچیزیکہ حکم کردہ شود اے احمد

نہیں کرتا جو مقدر میں ہے اور طلب کرتا ہے بدی کو اس سے جو ہو لیا اور

Marfat.com

صَلِ اِلٰی اَرْبَابِ الْقُلُوْبِ لِاَنَّهُمْ قَدْ وَصَلُوْا

صحبت کن باصاحب دلان زیرا کہ انہا تحقیق رسیدہ اند

ارباب قلوب سے مل کیونکہ وہ محبوب سے واصل ہو گئے ہیں

اِلَی الْمَحْبُوْبِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ صَاحِبِ الْمَرِیْضَ لَا

بسوئے دوست داشتہ شدہ اے احمد صحبت کن مریض را

اے احمد اس مریض کی صحبت اختیار کر

شِفَاءَ لَهٗ وَمَا یَتَوَلَّدُ مِنْ نَفْسِهٖ هُوَ دَاءٌ لَهٗ وَلَهٗ

کہ نیست بہی مراورا وچیزیکہ میزاید از ذات او آن چیز داست مراورا

جسکو شفا نہیں اور جو اسکے نفس سے پیدا ہووے وہ مریض ہوے

یَا اَحْمَدُ الصِّدْقُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلصَّادُ وَالدَّالُ وَالْقَافُ

اے احمد صدق سہ حرف صاد است ودال ست وقاف است

اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صاد دال قاف صاد

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّیَانَةِ وَالدَّالُ عِبَارَةٌ

پس صاد عبارتست از نگاہ داشت ودال عبارتست از دین

سے مراد صیانت اور دال سے دین اور قاف سے

عَنِ الدِّیْنِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ فَمَنْ

وقاف عبارتست از نزدیکی پس کسے کہ

قریب پس جو

Marfat.com

صَدَقَ صَانَ دِيْنَهُ عَنِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ صَانَ

صادق است نگاہداشتہ است دین خود را از شیطان و کسے کہ نگاہداشتہ است

اسکا دین شیطان سے مصوّن ہوتا ہے اور جس کا دین

دِيْنَهُ فَجَعَلَ لَهُ قُرْبَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

دین خود را پس گردانیدہ است برائے خود نزدیکی خدائے

شیطان سے مصوّن ہوتا ہے اسکو قرب رب حاصل ہوتا ہے اور

اَلذَّنْبُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَلذَّالُ وَالنُّوْنُ وَالْبَاءُ

اے احمد لفظ ذنب یعنے گناہ سہ حرف است ذال است و نون است و با است

الہام ہوا کہ اے احمد ذنب کے تین حرف ہیں ذال نون بے

فَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذُّلِّ وَالنُّوْنُ عِبَارَةٌ

پس ذال عبارتست از خواری و نون عبارتست است

پس ذال عبارت ہے خواری سے و نون عبارت ہے

عَنِ النُّكْبَةِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيَّةِ

رنج و با عبارتست از بلا پس

نکبت سے اور بے سے بلا

فَمَنْ اَتٰى بِالذَّنْبِ فَقَدْ ذَلَّ وَوَقَعَ

کسے کہ آوردہ ست گناہ را پس تحقیق خوار شد

جس کسی نے گناہ کیا وہ ذلیل ہوا

Marfat.com

فِیْ جُبِّ النُّکْبَۃِ وَالْبَلِیَّۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاھِدُ

و واقع شد در چاہ رنج و بلا اے احمد زاہد

اور چاہ تاریک نکبت اور بلا میں ڈالا گیا اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

جَاھِدٌ وَالْعَارِفُ شَاھِدٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاھِدُ

جاہد است و شناسندہ شاہد است اے احمد زہد کنند

جاہد ہے اور عارف شاہد ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

عَامِلٌ وَالْعَارِفُ عَالِمٌ وَاصِلٌ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

عمل کنندہ است و شناسندہ خدا عالم رسندہ است اے احمد

عامل ہے اور عارف عالم واصل ہے الہام ہوا کہ اے احمد

حُضُوْرُ الْقَلْبِ نُوْرٌ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ

حاضر بودن دل روشنی است در نماز اے احمد

حضور قلب روشنی ہے نماز میں الہام ہوا کہ اے احمد

کَلْبُ النَّفْسِ عَقُوْرٌ وَالْخَلْقُ مِنْہُ نَفُوْرٌ

سگ ذات گزندہ است و مردمان ازان سگ گریزندہ

کتا نفس کا کاٹنے والا ہے اور خلقت اس سے نفرت کرنے والی

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ نَفْسُکَ کَلْبٌ عَقُوْرٌ فَقَیِّدْھَا

اے احمد ذات تو سگے است گزندہ پس قید کن اورا

الہام ہوا کہ اے احمد نفس کتا کاٹنے والا ہے اسکو قید کرنا

Marfat.com

كَيْلَا تَعْقَرَ النَّاسَ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْحُضُوْرُ فِي

آنرا نمیگزد مردمانرا اے احمد حاضر بودن در

کہ نا کاٹے آدمیوں کو الہام ہوا کہ اے احمد وضو میں

التَّوَضُّوْءِ يُوْرِثُ الْحُضُوْرَ فِي اَدَاءِ الصَّلٰوةِ

وضو می کند حضور در گزاردن نماز

حضور ہونا حضور ہونے کا باعث ہے نماز کے ادا کرنے میں

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ لَا تَكُنْ ذَا الْحِقْدِ كَالْحَيَّةِ فَاِنَّ

اے احمد مباش تو صاحب کینہ چنانچہ مار

الہام ہوا کہ اے احمد تو صاحب کینہ نہو مثل سانپ کے

الْحُقُوْدَ شَرُّ الْبَرِيَّةِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْحِقْدُ كَدُوْرَةٌ

پس بدرستی کہ کینہ دار بدترین مردمان است اے احمد کینہ در دست

کیونکہ کینہ کرنے والا بدتر آدمیوں سے ہے اے احمد کینہ والے کے

فِي قَلْبِ الْحَقُوْدِ وَالْحَقُوْدُ لَا يَسُوْدُ كَالْحَسُوْدِ

در دل کینہ دارد کینہ دار بہتر نمی شود ہمچو حسد

دل میں کدورت ہے اور کینہ والی کی حاسد کی طرح عزت نہیں ہوتی

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْحَسَدُ نَارٌ مُوْقَدَةٌ فِي الْفُؤَادِ

اے احمد کینہ آتشے است کہ روشن کردہ شدہ است در دل

الہام ہوا کہ اے احمد حسد دل میں آگ بھڑکنے والی ہے

Marfat.com

يُحْرِقُ خَيْرُ أَعْمَالِ الْحُسَّادِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَثِيرُ الْأَكْلِ

مے سوزاند بہتر عملہاء کینہ دار را اے احمد بسیار خورندہ

حاسد کے جسقدر عمل نیک ہیں سبکو جلاتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زیادہ

وَضِيعٌ ذَلِيلٌ وَقَلِيلُ الْأَكْلِ عَزِيزٌ جَلِيلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ

خوارست واندک خورندہ عزیز بزرگ است اے احمد کسے کہ

کھانے والا ذلیل ہے اور کم کھانے والا عزیز وجلیل ہے اور الہام ہوا

كَثُرَ أَكْلُهُ قَلَّتْ عِبَادَتُهُ وَمَنْ قَلَّ أَكْلُهُ كَثُرَتْ طَاعَتُهُ وَلَهُ

زیادہ کرد خوراک خورد را اندک شد عبادت او کسے کہ اندک کرد خوراک خود را زیادہ شد طاعتاو

اے احمد جو زیادہ کھاتا ہے اسکی عبادت کم ہوتی ہے اور جو کم کھاتا ہے اس سے عبادت زیادہ ہوتی ہے

يَا أَحْمَدُ قَلِّلْ مِنَ الطَّعَامِ تَعَزَّزْ بَيْنَ الْأَنَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا

اے احمد اندک کن از خورش خود دوست داشتہ بیشوی میان مردمان اے احمد

اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کم کرنا کہ لوگوں میں عزت حاصل ہو الہام ہوا

نَبَّهْتَ بِالْأَجَلِ فَلَا يَنْفَعُكَ النَّسَبُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ

وقتے خبردار شوی بموت پس نفع نبخشد ترا نسب بغیر عمل

جب تو خبردار ہوے گا موت پر تو نسب بغیر عمل کے کام نہ آئے گا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا حُشِرَ النَّاسُ فَلَا يُنْظَرُ

اے احمد وقتیکہ برانگیختہ شوند مردمان پس دیدہ نمی شود

اور الہام ہوا کہ اے احمد قیامت کے دن لوگوں کی نسب

Marfat.com

فِیْ اَنْسَابِهِمْ وَاِذَا حُکِمَ بَیْنَهُمْ فَلَا یُحْکَمُ

در نسب ہائے ایشان وقتیکہ حکم کردہ شود درمیان ایشان پس حکم کردہ نمیشود

کو نہیں دیکھا جاوے گا اور جب اللہ تعالیٰ حکم کرے گا تو حسب پر حکم نہیں کیا جائیگا

بِاَحْسَابِهِمْ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَطِیْبِ ضَعْ جَبْهَتَكَ

بحسب ہائے ایشان اے احمد پسر خطیب بنہہ روئے خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد بیٹے خطیب کے رکھ

سَارِعًا عَلٰی بَابِ الْحَبِیْبِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ سَارِعْ

بسرعت بر در دوازہ دوست اے احمد شتابی بکن

اپنی پیشانی جلد تر حبیب کے دروازہ پر اور الہام ہوا کہ اے احمد شتابی کر

اِلٰی رَبِّ الْاَرْبَابِ فَعَفِّرْ خَدَّیْكَ عَلَی الذَّابِ وَلَهٗ

بسوئے پروردگار پروندہا پس بنہہ دو خد خود را بر بگذارندہ اے

رب ارباب کی طرف اور اپنے رخساروں کو عجز کے ساتھ رکھ اسکی چوکھٹ پر

یَا اَحْمَدُ اَلْمُسَارَعَةُ اِلٰی بَابِ الْمَوْلٰی اَجْدَرُ وَاَحَقُّ

احمد شتافتن بسوئے دروازہ خدا مناسب تر است

الہام ہوا کہ اے احمد خدا کے دروازہ کی طرف جلدی کرنا عمدہ

وَاَوْلٰی وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ بَابُ اللّٰهِ مَفْتُوْحٌ

وراست تر است وبہتر اے احمد دروازہ خدا تعالےٰ کشادہ است

اور بہتر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اللہ تعالےٰ کا دروازہ کھلا ہوا ہے

Marfat.com

وَعَطَاءُهٗ غَيْرُ مَمْنُوْعٍ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ بَابُ الْبَلَاءِ

وبخشش او عام است — اے احمد دروازہ بلا

اور بخشش اسکی عام ہے — الہام ہوا کہ اے احمد دروازہ بلا کا

عَلَى الْعَاشِقِ مَفْتُوْحٌ وَدَمُهٗ بِسَيْفِ الْعِشْقِ

بر عاشق کشادہ است — وخون عاشق بشمشیر عشق

عاشقوں پر کشادہ ہے — اور خون انکا تلوار عشق

مَسْفُوْحٌ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفُقَرَاءَ

ریختہ شدہ — اے احمد کسے کہ ناتوان دانست فقیرانرا

سے گرایا گیا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیروں کو حقیر جانتا ہے وہ

حَقَّرَ فِي الْوَرٰى وَمَنْ عَظَّمَ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ

ناتوان شد در خلق — وکسے کہ تعظیم کرد — فقیرانرا پس او

مخلوق کی نظروں میں حقیر ہوجاتا ہے

الْعَاظِمُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ اَحَبَّ الْفَقِيْرَ

عظیم است — اے احمد کسے کہ دوست — دارد فقیررا

اور جو انکی تعظیم کرتا ہے وہ عظیم ہوتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو دوست

اَحَبَّهٗ وَمَنْ اَبْغَضَ الْفَقِيْرَ اَبْغَضَهُ الْفَقِيْرُ

دوست دارد فقیر او را وکسے کہ دشمن دارد وآنکس فقیر را دشمن دارد اور فقیر

رکھتا ہے [1] اور جو فقیر سے بغض رکھتا ہے فقیر اس سے بغض رکھتا ہے

[1] فقیر اسکو دوست رکھتا ہے

Marfat.com

إِذَا أُوذِيَ غَفَرَ وَإِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ أَخْلَاقُهُ

وقتیکہ گزند دادہ شود شودے بخشد ووقتیکہ در بلا انداختہ شود صبر کند خصلتہائے او

جب ایذا دیا جاتا ہے بخشا جاتا ہے اور جب کسی بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے تو صبر کرتا ہے

سَنِيَّةٌ وَأَعْمَالُهُ مَرْضِيَّةٌ قَوْلُهُ صِدْقٌ وَ

روشن است وعملہا راو مقبول است گفتار او راست است

اخلاق فقیر کے چھ ہیں اعمال اسکے پسندیدہ ہیں قول اسکا

فِعْلُهُ رِفْقٌ أَكْلُهُ قَلِيلٌ وَجِسْمُهُ هَزِيلٌ

وفعل او آسان است خوراک او اندک است وتن او لاغر و

اور فعل اسکا نرمی سے ہوتا ہے اور تھوڑا کھاتا ہے اور لاغر ہوتا ہے

لِبَاسُهُ التَّقْوَى وَمَقْصُودُهُ الْمَوْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

پوشاک او پرہیزگاری ومقصود او خدا تعالےٰ اے احمد

اور لباس فقیر کا تقویٰ ہے اور مقصود مولیٰ ہوتا ہے الہام ہوا کہ ای احمد

الْفَقِيرُ يَهْوِي الْمَحْوَلَةَ يَا أَحْمَدُ ضَيَّعْتَ

فقیر دوست مے دارد گم نامی را اے احمد ضایع کردی

فقیر گمنامی کو دوست رکھتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد تونے اپنی عمر کو

عُمْرَكَ فِي الْبُطْلَانِ فَوَقَعْتَ فِي غِيَابَةِ الْخُسْرَانِ

توعمر خود را در باطل پس افتادی تو در تاریکی چاہ زیانکاری

ضایع کیا بطلان میں پس پڑا تو چاہ تاریک خسران میں

Marfat.com

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ قَدْ عِشْتَ فِی الْغَفْلَةِ وَالْعُطْلَةِ

اے احمد تحقیق زیستی تو در غفلت و تعطیل

اور الہام ہوا کہ اے احمد عمر گزاری تو نے غفلت اور عطلت اور

وَالْفُتُوْرِ فَمَا قَدَّمْتَ خَیْرًا لِیَوْمِ الْحَشْرِ وَالنَّشُوْرِ

و بلا پس نیاوردی تو خوبی برائے روز قیامت و بعث

فتور میں اور نہ بھیجا توشہ یوم حشر و نشور کی طرف

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ قَدْ رَکَنْتَ اِلَی الدُّنْیَا الدَّنِیَّةِ وَمَا

اے احمد تحقیق میل کردی تو بسوے دنیا کمینہ و جمع

اور الہام ہوا کہ اے احمد میل کیا تو نے دنیا سے دون کی طرف

تَزَوَّدْتَ شَیْئًا لِیَوْمِ الْمَیْتَةِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

نکردی توشہ را برائے روز موت اے احمد

اور موت کے دن کے لئے جمع نکیا اور الہام ہوا کہ اے احمد

قَدْ اَوْقَعْتَ نَفْسَكَ فِی الْاَهْوَاءِ فَبُلِیْتَ بِاَشَدِّ

تحقیق افگندی تو ذات خود را در ہوا و حرص پس مبتلا شدی

تو نے اپنے نفس کو ہوا و حرص میں ڈالا پس مبتلا ہوا تو

الدَّاهِیَةِ وَشَرِّ الْبَلَاءِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ قَدْ سَلَكَ

تو بسخت رنج و بلا اے احمد تحقیق رفتند

سخت اور اشد بلا میں اور الہام ہوا کہ اے احمد تیرے

Marfat.com

اِخوانُكَ مَسلَكَ الاَخيارِ وَاَنتَ تَبِيتُ فِي

برادران تو راہ بہتران وتو ماندی تو در

بھائی اخیارون کی راہ پر پہنچ گئی اور تو ارا زل اور

عَدَدِ الاَرَاذِلِ وَالاَشرَارِ وَلَهُ يَا اَحمَدُ

شمار کمینہ ہا وبدتران اے احمد

اشرار میں پڑا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَن خَالَطَ مَعَ اَهلِ الدُّنيَا فَقَد حَرَّمَ حَضرَةَ

کسے کہ صحبت کند با صاحب دنیا پس تحقیق حرام کرد در درگاہ

جسنے اہل دنیا کے ساتھ صحبت کی اس نے اپنے اوپر

المَوْلٰى وَلَهُ يَا اَحمَدُ الدُّنيَا مَغضُوبَةٌ

خدائے تعالےٰ اے احمد دنیا غضب کردہ شدہ

حضرت مولیٰ کو حرام کیا اور الہام ہوا کہ اے احمد دنیا پر خدا کا غضب

اللهِ تَعَالٰى لَا يُدَارِيهَا العَارِفُونَ اِلَّا بِالبَغضَ

اللہ تعالےٰ کہ برتر است مدارات نمیکند آن دنیا را اہل عرفان مگر بغضب

اسکی مدارات عارف بجز غضب کے نہیں کرتے

وَلَهُ يَا اَحمَدُ الذَّهَبُ فِي كَفِّكَ تُرَابٌ

اے احمد زر در کفدست تو خاک

الہام ہوا کہ اے احمد سونا تیرے ہاتھ میں مٹی ہے

Marfat.com

فَانِیٌ فَاِذَا وَضَعْتَهٗ فِیْ غَیْرِكَ صَارَ ذَهَبًا

فانی است پس وقتیکہ بداری تو آن خاک را در دست غیر خود میگردد آنخاک زر خالص

فانی ہے اور جب غیر کو تو نے دیا تو زر خالص ہو جاتی ہے اور

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طُوْبٰی لِمَنِ اخْتَارَ التَّهَجُّدَ

اے احمد خوشی است مر کسے را کہ اختیار کردہ است تہجد را

الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اسکے لئے جسنے تہجد اور

وَالسَّهَرَ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ تَعَالٰی فِی السَّحَرِ

وشب خیزیرا واستغفار کردہ است پروردگار خود را کہ برتر است وقت سحر

شب بیداری کو اختیار کیا اور صبح کے وقت اللہ سے استغفار کیا

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طُوْبٰی لِمَنْ سَهَرَ اللَّیَالِیَ وَتَعَبَّدَ

اے احمد خوشی است مر کسے را کہ برخاستہ است در شب و عبادت

الہام ہوا کہ اے احمد خوش خبری ہو اُس شخص کو جسنے شب بیداری کی

وَاِنْ هَجَعَ هَجْعَ قَلِیْلًا فَتَهَجَّدَ طُوْبٰی لِمَنْ بَاتَ

کردہ است و اگر خوابیدی خوابیدہ اند کے پس تہجد کردہ است خوشی است مر کسی را

اور رات عبادت میں گذاری جو سو بار تو تھوڑا سویا اور تہجد کی نماز پڑھی اور

اللَّیَالِیَ تَالِیًا اَوْ ذَاكِرًا اَوْ قَائِمًا اَوْ سَاجِدًا

کہ گزاردہ اشب را تلاوت کنندہ یا ذکر کنندہ یا ایستادہ یا سجدہ کنندہ

خوشخبری ہو اس شخص کو جسنے تلاوت کر کر یا ذکر کر کر یا نماز پڑھکر یا سجدہ کر کر رات گزاری

Marfat.com

طُوبٰی لِمَنْ سَهَرَ اللَّیَالِیْ وَاسْتَغْفَرَ بِالْاَسْحَارِ

خوشے باد مر کسے را کہ بیدار ماندہ است و توبہ کردہ است در وقت پگاہ

اور خوشخبری ہو اس شخص کو جو رات کو جاگا اور صبح کو استغفار کیا اور خرابی ہو

وَالْوَیْلُ عَلٰی مَنْ بَاتَ هَاجِعًا اِلٰی وَجْهِ النَّهَارِ

وہلاکے است بر کسے کہ گزارندہ شب را خوابیدہ تا روز

اس کے لئے جو شام سے صبح تک پڑا سوتا رہا

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ طُوبٰی لِمَنْ وُفِّقَ لِکَسْبِ الْحَسَنَاتِ

اے احمد خوشے است مر کسے را کہ توفیق دادہ شدہ است مر کسب فعل نیکو را

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہو اسکے لئے جسکو کسب نیک کی توفیق دیگئی

وَاَوَیْلٌ عَلٰی مَنْ وُکِّلَ لِاکْتِسَابِ السَّیِّئَاتِ

وہلاکے بر کسے کہ وکیل کردہ شدہ است از برائے کسب فعل بد

اور خرابی اسکے لئے جو کسب بد کا وکیل کیا گیا

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تَبْلُغَ الْمَنْزِلَ

اے احمد اگر خواہی تو اینکہ برسی تو منزل را

اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو چاہتا ہے کہ منزل پر پہونچ جائے تو اپنے

فَدَعْ نَفْسَكَ فِی الطَّرِیْقِ وَفِرَّ مِنَ الرَّفِیْقِ وَلَهٗ

پس بگذار ذات خود را در راہ و بگریز از یار اے

نفس کو راہ میں چھوڑ اور رفیق سے موہنہ موڑ

Marfat.com

يَا أَحْمَدُ لَا تَغْتَرَّ بِالْمَالِ وَالدَّوْلَةِ وَالْجَاهِ

اے احمد مشغول مشو بمال ودولت ومرتبہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد مال اور دولت وجاہ میں مشغول

وَأَعْرِضْ عَمَّا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

وبپرہیز از چیزیکہ باز دارد ترا از یاد خدائے تعالیٰ اے احمد

نہو اور جو خدا کے ذکر سے روکے اس سے پرہیز کر اور الہام ہوا کہ اے احمد

إِنَّ إِبْلِيسَ قَدْ تَكَبَّرَ وَقَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ

بدرستی کہ شیطان تحقیق تکبر کردہ است وگفتہ است من بہتر از آن آدم

شیطان نے تکبر کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

فَمَنْ تَكَبَّرَ مِنَ الْإِنْسَانِ فَهُوَ تَابِعُ الشَّيْطَانِ

پس کسے کہ تکبر کرد از آدمیان پس آنکس پیرو شیطان است

پس جو شخص تکبر کرتا ہے وہ شیطان کا تابع ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ تَقَرَّبْ إِلَى مَنْ قَرَّبَكَ إِلَيَّ

اے احمد قریب شو تو بسوئے کسے کہ قریب کند کسے بسوئے من

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھکو ہمسے نزدیک کرے اسکے نزدیک ہو

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ تَبَعَّدْ مِمَّنْ بَعَّدَكَ مِنِّي

اے احمد دور از کسے کہ دور دارد ترا از من

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھکو ہمارے سے جدا کرے اس سے جدا رہ اور اسکے پاس نہ تک

Marfat.com

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ تَمَسَّكْ بِذَیْلِ الرِّجَالِ فِیْ اَوَانٍ وَّحَالٍ وَلَهٗ

اے احمد چنگل بگیر تو بدامن مردمان در ہر وقت و در ہنگام

اور الہام ہوا کہ اے احمد تمسک کر دامن رجال کو ہر وقت اور ہر حال میں

یَا اَحْمَدُ کِتْمَانُ السِّرِّ شِیْمَةُ الْاَخْیَارِ وَالْفَشَاوَةِ مِنْ عَادَاتِ

اے احمد پوشیدن راز از خصلت بہتر انست وظاہر کردن آن راز از عادت

الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کا چھپانا اخیار کی خصلت سے ہے اور انکا ظاہر کرنا

الْاَشْرَارِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَخْزَنُ

بد انست اے احمد دل مسلمانان مخزن

اشرار کی عادت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد دل مومن مخزن

السِّرِّ وَرَاحَةُ مَعْدَنُ الْبِرِّ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ لَا

راز وکف کان نیکوکاری است اے احمد

اسرار ہے اور کف مومن معدن پرہیزگاری ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

تَفْشِ سِرَّ اَخِیْكَ الْمُؤْمِنِ وَاَکْتُمْهُ فِی الْفُؤَادِ

پراکندہ مکن راز برادر خود کہ مومن است وبپوش آن راز در دل

کسی بھائی مومن کا بھید افشا مت کر اور اسکو دل میں پوشیدہ رکھ

لِتَرْجٰی بِذٰلِكَ یَوْمَ التَّنَادِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ

تاکہ امیدوار شوی تو بآن پوشیدن سر روز قیامت اے احمد

تاکہ قیامت میں اسکی وجہ سے امیدواری ہو اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

يَنْبَغِي لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْاَذْكَارِ وَلَنْ يَّتْرُكَ

سزاوار است مرمرید را اینکه شغل دارد بذکر حق وهرگز ترک نکند

مرید کو لایق ہے کہ اذکار میں مشغول ہووے اور راتدن کے جو وظیفہ ہیں

اَوْرَادَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرِيْدِ

وردهاے شب وروز اے احمد سزاوار است مرمرید را

انکو نہ چھوڑے الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

اَنْ يَّقُوْمَ اللَّيْلَ وَيَصُوْمَ النَّهَارَ وَمِنْ عَيْنِهٖ

اینکه قایم باشد شب را وروازه دارد روز را واز چشم هاے

کہ رات کو نفلیں پڑھے اور دنکو روزہ رکھے اور اپنی آنکھون گریہ

الْبَاكِيَةِ يُفَجِّرُ الْاَنْهَارَ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِي

گریان خود جاری کند چشمه ها را اے احمد سزاوار است

کرنیوالے سے چشمہ بنادے اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يُّحِبَّ الْاَخِلَّاءَ وَالْجُلَسَاءَ وَلَا

مرید را اینکه دوست دارد دوستانرا وهم نشینان را

کہ دوستون اور ہم نشینوں کو دوست رکھے

يُبْغِضَ الْاَحِبَّاءَ وَالْقُرَنَاءَ وَلَهٗ اَحْمَدُ يَنْبَغِي

وبغض ندارد از دوستان واز هم جنسان اے احمد سزاوار است

اور محبون اور مخلصوں سے بغض نہ رکھے الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

Marfat.com

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَّصِفَ صَدْرَهٗ مِنَ الْكُدُوْرَاتِ وَيَصْقُلَ

مرید را آنکہ صاف کند سینہ خود را از کدورات وصقل کند

کہ اپنے سینہ کو کدورت سے صاف کرے اور اپنے دل کو زنگ سے

قَلْبَهٗ مِنَ الصَّدَاءِ كَالْمِرْاٰتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِيْ

دل خود را از زنگ چنانچہ آئینہ اے احمد سزاوار است

پاک کرے مثل آئینہ کے اور الہام ہوا کہ ای احمد مرید کو لائق

لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَّحْفَظَ اٰدَابَ الْاِرَادَةِ لِيَفْتَحَ عَلَيْهِ

مرید را اینکہ نگاہ دارد آداب ارادت را تا اینکہ کشادہ شود

ہے کہ آداب ارادت کو حفظ کرے تاکہ ابواب سعادت

اَبْوَابُ السَّعَادَاتِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ يَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِيْنَ

بر آن مرید درہا نیک بختی اے احمد سزاوار است مر مریدرا

کشادہ ہووین اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لائق ہے

يَكُوْنَ فِي التَّوَاضُعِ كَالتُّرَابِ تَحْتَ قَدَمٍ

اینکہ باشد در تواضع مانند خاک تا زیر پائے

کہ تواضع اختیار کرے اور اپنے تئیں ہر پیر و جوان کی خاک پا سمجھے

جَمِيْعِ الشُّيُوْخِ وَالشَّبَابِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ

ہر پیر وجوان اے احمد کے کہ

اور الہام ہوا اے احمد کہ

Marfat.com

أَذَى الشَّيْخِ وَالْخَلِيفَةِ لَمْ يَفْلَحْ أَبَدًا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

آزار رسانید بزرگ را یا بادشاہ را بہتری نیابد ہمیشہ اے احمد

جو شیخ اور خلیفہ کو رنج دیتا ہے وہ کبھی فلاح نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ عَابَ الشَّيْخَ أَوِ الْخَلِيفَةَ فَهُوَ يُسَمَّى شَرَّ الْخَلِيفَةِ

کسے کہ عیب کرد بزرگ را یا بادشاہ را پس آنکس نام کردہ شدہ است مردمان

جو شیخ اور خلیفہ کے عیب نکالتا ہے وہ بدترین مردمان کا نام پاتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَبْغَضَ الشَّيْخَ أَوِ الْخَلِيفَةَ لِأَجْلِ

اے احمد کسے کہ بغض دارد بزرگ یا بادشاہ را از برائے

الہام ہوا کہ اے احمد جو شیخ اور خلیفہ سے درم و دینار کی وجہ سے بغض

الدِّرْهَمِ وَالدِّينَارِ فَهُوَ قَدْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ أَبْوَابَ

درم دینار پس آنکس تحقیق کشاد بر ذات خود درہای

رکھتا ہے وہ اپنے نفس پر دوزخ کے دروازے کھولتا ہے

النَّارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَحَبَّ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ مَلَكٌ

دوزخ اے احمد کسے کہ دوست دارد فقیران را پس آنکس فرشتہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیروں کو دوست رکھتا ہے وہ فرشتہ

وَمَنْ أَبْغَضَ وَقَعَ فِي الْبِئْرِ فَهَلَكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

است و کسے کہ بغض دارد افتاد در چاہ پس بمرد اے احمد

صفت ہے اور جو اون سے بغض رکھتا ہے وہ کنوئیں میں گرتا ہے اور ہلاک ہوتا ہے

Marfat.com

مَنْ اَحَبَّ الشُّیُوْخَ فَھُوَ سُمِّیَ خَیْرَ النَّاسِ وَمَنْ

کسے کہ دوست دارد بزرگہا را پس آنکس نام کردہ شود بہتر مردمان

جو شیخ کو دوست رکھتا ہے اس کا نام خیر الناس ہے

اَبْغَضَھُمْ عُدَّ مِنَ الشَّیْطَانِ الْمَرِیْدِ الْخَنَّاسِ

وکسے کہ دشمن دارد بزرگانرا شمردہ شود از جملہ شیطان بدبخت

اور جو شیخ سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان خناس میں شمار کیا گیا ہے

وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ حُبُّ الْفُقَرَاءِ یَقُوْدُ اِلَی الْجِنَانِ وَ

اے احمد دوستی فقرا مے کشد بطرف بہشت

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیروں کی محبت جنت کی طرف کھینچتی ہے اور

بُغْضُھُمْ یَسُوْقُ اِلَی النِّیْرَانِ وَلَہٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا

ودشمنی فقرا مے برد بسوئے دوزخ اے احمد وقتیکہ

انسے عداوت رکھنی دوزخ کی طرف کھینچتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو

تَکَلَّمْتَ بَیْنَ یَدَیِ الشَّیْخِ فَلَا تَرْفَعْ صَوْتَکَ

تکلم کنی تو پیش بزرگ پس بلند مکن آواز خود را

شیخ کے روبرو کلام کرے تو بلند آواز سے نکرنا اور شیخ کی آواز سے بلند آواز

فَوْقَ صَوْتِہٖ وَاغْضُضْ مِنْہُ مُرَاعِیًا لِلْاَدَبِ

بالای آواز ان شیخ وفروتنی بکن تو در آن برعایت ادب

نکرنا اور فروتنی و عجز برعایت ادب کرنا

Marfat.com

وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ اَلْبَخِيْلُ يُعَادِيْهِ الصِّغَارُ وَالْكِبَارُ

اے احمد بخیل دشمن دارد بخیل را خورد وکلان

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل سے چھوٹے بڑے سب دشمنی

وَالسَّخِيُّ يُوَالِيْهِ الْاَبْرَارُ وَالْاَخْيَارُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

وسخی بزرگ پندارند اور انیکان و بہتران اے احمد

رکھتے ہیں اور سخی کو ابرار واخیار بزرگ جانتے ہیں الہام ہوا کہ اے احمد

اَلْعَاصِيْ يَخَافُ الْمَوْتَ هٰذَا وَالْمُطِيْعُ لَا يَخَافُ

گنہگار مے ترسد موت را (این موت صوری است) وفرمان بردار نمی ترسد

گنہگار موت ظاہری سے خوف کرتا ہے اور مطیع نہیں خوف کرتا

لِاَنَّهٗ اَطَاعَ نَفْسَهٗ وَهٰذَا اَطَاعَ الْمَوْلٰى وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ

اینکہ عاصی بدرستی کہ فرمان برداری کرد ذات خود را فرمان بردار فرمان برادری کرد است خدا را

کیونکہ عاصی مطیع نفس ہے اور مطیع مطیع مولیٰ ہے الہام ہوا کہ اے احمد

اِنَّ اَفْضَلَ الْاَذْكَارِ التَّهْلِيْلُ لِيُوَحَّدَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ

اے احمد بدرستی بہتر ذکر یا کلمہ طیب گفتن ست بایں کلمہ صاحب تا یکدانستہ خود

افضل ذکروں کا ذکر کلمہ طیب ہے تاکہ ایک معلوم ہوئے

اَلْمَلِكُ الْجَلِيْلُ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْاَوْلِيَاءُ نُوَّابُ الْاَنْبِيَاءِ

بزرگ اے احمد اولیاء نائب انبیا اند

ملک جلیل الہام ہوا کہ اے احمد اولیاء انبیا کے نائب ہیں

Marfat.com

إِنَّ الْأَوْلِيَاءَ يَقْتَدُوْنَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَيَسِيْرُوْنَ

زیرا چہ اولیا پیش روی مے کنند بہ پیغمبران وخصلت مے گیرد

کیونکہ انکی اقتدار کرتے ہیں اور انکی خصلتیں اختیار کرتے ہیں

بِسِيْرَتِهِمْ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اِذَا جَلَسَ التِّلْمِيْذُ بَيْنَ

خصلتہائے ایشان اے احمد وقتیکہ نشیند شاگرد بیش

الہام ہوا کہ اے احمد جب کوئی شاگرد اوستاد

يَدَيِ الْأُسْتَاذِ وَأَخَذَ حَرْفًا مِنْ فِيْهِ فَقَدْ ثَبَتَ

استاد وبگیرد حرف از دہن ولے پس ثابت

کے روبرو بیٹھتا ہے اور اسکے منہ سے ایک حرف سنتا ہے

حَقُّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لِلْأُسْتَاذِ حُقُوْقٌ

مے شود حق استاد بر شاگرد اے احمد مر استاذرا حق ہا است

تو اسپر استاد کا حق ہوجاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد شاگرد پر استاد کے

عَلَى التِّلْمِيْذِ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا بِمَا اسْتَطَاعَ

بر شاگرد واجب است بر آن تلمیذ آنکہ ادا کند آن حقوق بچیزیکہ طاعت دارد

بہت حق ہیں شاگرد پر واجب ہے کہ بقدر استطاعت انکو ادا کرے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْأُسْتَاذَ خَيْرُ الْآبَاءِ فَلِمَ ضَيَّعْتَ

اے احمد بدرستی استاذ بہترین پدرہا است پس چرا ضایع مے کنی

اور الہام ہوا کہ اے احمد استاد خیر الآبا ہے پس نافرمانی کرکر

Marfat.com

حَقُوقَهُ بِالعُقُوقِ اِذَا خَالَفَ التَّلمِيذُ اُستَاذَهُ

حق آن استاذ را بنافرمانی وقتیکہ مخالفت کند شاگرد استاد

اسکے حقوق کو کیوں ضایع کرتا ہے اگر کوئی شاگرد اپنے

فَيُخَاطَبُ بِذٰلِكَ يَومَ القِيَامَةِ وَيُوَاخَذُ وَ

خود را پس خطاب کردہ میشود بان مخالفت در روز قیامت و مواخذہ کردہ شود جا یگا

استاد کی مخالفت کرے گا تو قیامت کے دن اسکا سوال ہوگا اور پکڑا جائے گا

لَهُ يَا اَحمَدُ اَنَا شَرُّ النَّاسِ لِاَنَّ النَّاسَ يَظُنُّونَ

اے احمد من بدترین آدم ہستم زیرا چہ آدمی ظن مے کند

اور الہام ہوا کہ اے احمد میں بدترین آدمیوں کا ہوں کیونکہ

بِی خَیرًا وَاَنَا لَستُ کَمَا ظَنُّ وَلَهُ يَا اَحمَدُ اِذَا

بمن نیک و من نیستم چنانچہ گمان کردہ شدم اے احمد وقتیکہ

لوگ میری طرف گمان نیک کرتے ہیں اور میں ویسا نہیں ہوں اور الہام ہوا کہ اے احمد جب

تَخَاصَمَ المُرِيدَانِ ثُمَّ صَالَحَا فَلَا كَلَامَ لَهُمَا بَعدَ

جنگ بکند دو مرید پس صلح کردند پس نیست ہیچ سخن ہر دو را بعد

دو مرید جنگ کرتے ہیں پھر صلح کرتے ہیں تو بعد استغفار کے

الاِستِغفَارِ وَلَهُ يَا اَحمَدُ النَّشَاطُ وَالاِستِقَامَةُ

بخشیدن اے احمد شادمانی و استواری

پھر کچھ کلام اپر نہیں ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نشاط و استقامت

Marfat.com

مِنْ اَعْمَالِ الرِّجَالِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ رَبُّ عَامِرُ الْبُنْیَانِ سَکَنٌ فِیْ بَیْتِ الدِّیْدَانِ

از اعمال مردانست اے احمد بسیار آراستہ کنندہ خانہا جائے گرفتند در جائے کرمان

اچھے لوگوں کے اعمال سے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بہت لوگ مکانوں کے آراستہ کرنیوالے بچھو کے گھر میں ساکن ہوں گے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ لِلصَّمْتِ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ الصَّادُ

اے احمد لفظ صمت سہ حرف است صاد است

اور الہام ہوا کہ اے احمد صمت کے تین حرف ہیں صاد میم تے صاد سے مراد صوف ہے

وَالْمِیْمُ وَالتَّاءُ فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصُّوْفِ وَالْمِیْمُ عِبَارَةٌ

میم است وتا است پس صاد عبارت است از صوف میم

اور میم سے مراد مین یعنے کذب ہے اور تے سے ترس پس جو شخص خاموش

عَنِ الْمَیْنِ وَهُوَ الْکِذْبُ وَالتَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ التَّرْسِ

عبارت از کذب است وتا عبارت است از سپر

رہا وہ بچایا گیا بلاؤں سے اور بے نیاز ہوا کذب سے پس گویا کہ

فَمَنْ صَمَتَ قَدْ صِیْنَ عَنِ الْبَلَاءِ وَاسْتَغْنٰی عَنِ

پس کسے کہ خاموش ماند تحقیق نگاہداشتہ است از بلا و بے نیاز است آنکس

اسکے خاموشی نے سب آفتوں کو جو بولنے اور کلام

الْکِذْبِ فَکَاَنَّمَا صَارَتْ صَمْتُهٗ تُرْسًا یَمْنَعُ مِنْهُ

از دروغ پس گویا کہ گشتہ است خاموشی وے سپر منع کنندہ از وے

کرنے سے پیدا ہوتے ہیں منع کردیا

Marfat.com

جَمِيعَ الْآفَاتِ الَّتِي يَتَوَلَّدُ مِنَ الْمَنْقِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

ہمہ بلاہا را آنکہ پیدا مے شود از گفتار اے احمد

تمام آفتیں پیدا ہوتی ہیں بولنے سے الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ عَصَى النَّفْسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَمَنْ أَطَاعَهَا فَهُوَ

کسے کہ مخالفت کند نفس را پس وے مرد است وکسے کہ اطاعت

جسنے نفس کی مخالفت کی وہ مرد ہے اور جسنے نفس کی اطاعت کی

رَجِيلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَا يَنَالُ الْمُرَادَ قَبْلَ الْخُرُوجِ

کند آنرا پس آن مرد مرد زبون است مرید نمے رسد مراد را پیش بیرون آمدن

وہ مرد کمزور ہے الہام ہوا کہ اے احمد مرید مراد کو نہیں پاتا۔

عَنِ النَّفْسِ لِأَنَّ النَّفْسَ تَطْلُبُ مِنْهُ مَا تَشْتَهِي

از نفس زیرا چہ نفس طلب مے کند آن شخص چیزیکہ می خواہد

جب تک نفس سے نہیں نکلتا کیونکہ نفس

وَلَا يَحْصِلُ مَطْلُوبُهَا بِدُونِ الْاِشْتِغَالِ

وحاصل نمے شود مطلب آن نفس بغیر مشغول بودن

اپنے مطلوب کو چاہتا ہے اور مطلوب نفس کا بغیر

بِالدُّنْيَا بِفَوْتِ رِضَاءِ الْمَوْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

دنیا بدور بودن رضامندی مولے اے احمد

دنیا میں مشغول ہونے کے اور رضاء مولیٰ فوت کرنے کے نہیں حاصل ہو سکتا الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

أَيُّهَا الزَّائِرُ لَا تَزُرْنِي لِأَنِّي شَرُّ مَزُورٍ وَخَيْرُ

اے ملاقات کنندہ ملاقات مکن مرا زیرا چہ من شر مزورم

کہہ کہ اے ملاقات کرنے والو مجھ سے ملاقات نکرو کیونکہ میں سب سے برا ہوں

مِنِّي كُلِّ مَزُورٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ تَرَكَ نَفْسَهُ فِي

و بہتر از من کل ملاقات کردہ شدہ اند اے احمد کسے کہ ترک کند ذات خود را

اور میرے سوا جس سے ملاقات کروگے وہ بہتر ہوگا الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص

الْهَوَاءِ سُدًى كَيْفَ لَهُ سَبِيلٌ إِلَى هُدًى وَلَهُ

درخواہش نفس چگونہ مراورا راہ باشد بسوئے ہدایت اے

اپنے نفس کو اسکی خواہش پر چھوڑ دیتا ہے اسپر دروازہ معرفت کا بند ہوجاتا ہے

يَا أَحْمَدُ الْإِرَادَةُ تَصِحُّ بِالتَّوْبَةِ عَنِ الْمَعَاصِي وَ

احمد مرید بودن صحیح شود بتوبہ از گناہان

اور الہام ہوا کہ اے احمد ارادت گناہوں سے توبہ کرنی اور اسکی زخارف کے چھوڑنے

وَيَتِمُّ بِتَرْكِ الدُّنْيَا وَزَخَارِفِهَا فَمَنْ لَمْ يَأْتِ

و تمام مے شود بہ ترک دنیا و زخارف آن پس کسے کہ نیارد باین ہر دو

سے تمام ہوتے ہی پس جسمیں یہہ دونوں

بِهَذَيْنِ الشَّرْطَيْنِ لَا يُسَمَّى مُرِيدًا عِنْدَ الْقَوْمِ

شرط نامیدہ نے شود مرید نزدیک مردمان

شرطیں پائی جائیں وہ قوم کے نزدیک مرید نہیں ہے

Marfat.com

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ اَصْبَحَ اَسِیْرَ النَّفْسِ وَاَمْسٰی

اے احمد کسے کہ در وقت صبح اسیر نفس باشد و در وقت

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو صبح کو بھی نفس کا تابع و اسیر ہو اور شام کو بھی اس کا

اَسِیْرَھَا فَھُوَ لَا یُعَدُّ مِنَ الرِّجَالِ بَلْ یُعَدُّ مِنَ

شام تابع آن نفس پس آنکس شمار کردہ نشدہ از مردمان بلکہ شمار کردہ مے شود

" مان برادر رہے وہ مردون میں شمار نہیں کیا

الْمُخَنَّثِیْنَ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا اَصْبَحَ الْعِشْقُ غَالِبًا

از نامردان اے احمد وقتیکہ بگردد عشق غالب

جاتا مخنثون میں شمار کیا جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر صبح کو عشق غالب

وَظَلَّ قَاھِرًا وَقَادِرًا اَمْسَی الْعَقْلُ مَغْلُوْبًا عَاجِزًا

دیگر دد زور آور و صاحب قدرت میگردد عقل مغلوب و زبون

و قاہر و قادر ہوتا ہے تو شام کو عقل مغلوب اور عاجز ہوتی ہے

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ وَالْعَقْلُ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ

اے احمد عشق و عقل جمع نے شوند ہرگز

اور الہام ہوا کہ اے احمد عشق و عقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتی کیونکہ سلطان عشق جب

قَلْبٍ وَاحِدٍ لِاَنَّهٗ اِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعِشْقِ

در دل واحد زیرا چہ وقتیکہ در آید بادشاہ عشق

غالب اور اقتدار کے ساتھ داخل ہوتا ہے تو عقل شکست کھا کر چھپ کر فرار ہوتی ہے

Marfat.com

ضَابِطًا مُقْتَدِرًا قَدْ فَرَّ مِنْهُ مَا مُتَوَارٍ يَا وَلَهُ

غالب قادر تحقیق میگرند و عقل مغلوب پوشیدہ اے

يَا أَحْمَدُ كُلُّ طَبِيبٍ يُعَالِجُ وَيُدَاوِي الْمَرْضَى وَ

احمد ہر طبیب علاج مے کند و دارو مے کند بیماریہارا و

اور الہام ہوا کہ اے احمد ہر طبیب مریض کی دوا اور علاج کرتا ہے اور

طَبِيبِي يَمْرَضُ وَيَسْقَمُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِنَّ الطَّبِيبَ

طبیب من مرض مے دہد و زبون مے کند اے احمد تحقیق طبیب

میرا طبیب مرض اور سقم الٹا بڑھاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طبیب

يُعَالِجُ لٰكِنَّ طَبِيبِي أَمْرَضَ بِمَرَضٍ مِنْ أَمْرَاضِهِ وَرَضِيتُ

علاج مے کند لیکن طبیب بچیزیکہ من آزار میدہد باز آری از آزارہا و راضی

علاج کرتے ہیں لیکن میرا طبیب مریض کرتا ہے اپنے امراض سے

عَنْهُ مَا قَضٰى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمُ صَاحِبُ الْبَيَانِ

عنوان تو ان طبیب بچیزیکہ حکم کرد اے احمد عالم صاحب بیانست

اور میں راضی ہوں جو اس کا حکم ہے اسپر اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم صاحب

وَالْعِبَادَاتِ وَالْفَقِيرُ صَاحِبُ الرُّمُوزِ وَالْإِشَارَاتِ

صاحب عبادات است و فقیر صاحب رمزست و اشارات

بیان و عبادات ہے اور عارف صاحب رمز و اشارات

Marfat.com

وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْعَالِمُ طَالِبُ الشُّهْرَةِ وَالْعِرْفَانِ

اے احمد عالم طالب شہرت ست وطالب معرفت

اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم طالب شہرت اور عرفان کا ہے اور عارف

وَالْفَقِیْرُ طَالِبُ الْخُمُوْلَةِ وَالْكِتْمَانِ الْعَالِمُ یُعَرِّفُ

وفقیر طالب خمولہ وپوشیدگی عالم تعریف میکند

طالب گمنامی اور کتمان ہے عالم

نَفْسَهٗ بِالنُّطْقِ وَالْفَصَاحَةِ وَالْفَقِیْرُ یُجْهِلُ نَفْسَهٗ

ذات خودرا بگویائی وفصاحت وفقیر جاہل مے کند

اپنے نفس کو جانتا ہے گویائی فصاحت سے اور فقیر اپنے نفس کو بھولتا ہے

مَعَ الْعِلْمِ وَالْبَلَاغَةِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْعَالِمُ یُجْهِدُ

ذات خودرا بادانش وبلاغت اے احمد عالم کوشش میکند

علم وبلاغت سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم کوشش کرتا ہے

فِیْ اِقْتِبَاسِ الزِّیَادَاتِ وَالْفَقِیْرُ یُجَاهِدُ فِیْ

در حاصل کردن زیادتی وفقیر کوشش مے کند

حاصل کرنے زیادات میں اور فقیر سعی کرتا ہے

الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ وَلَهٗ یَا اَحْمَدُ الْعَالِمُ

در عبادات وطاعات اے احمد عالم

طاعت وعبادات میں اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

Marfat.com

يُحِبُّ اَنْ يَجْتَمِعَ الْخَلْقُ لَدَيْهِ وَالْفَقِيْرُ يَرْضٰى

دوست میدارد آنیکہ جمع شوند خلق نزدیک من وفقیر راضی میشود

اسبات کو دوست رکھتا ہے کہ اسکے پاس خلقت جمع ہو اور فقیر اس بات سے راضی ہے

بِاَنْ لَا يُشَارَ اِلَيْهِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ الْاِنْقِطَاعُ

بانیکہ اشارت کردہ نشود اے احمد جدائگی دو

کہ اسکی طرف کوئی اشارہ بھی نکرے اور الہام ہوا کہ اے احمد انقطاع

اِنْقِطَاعَانِ اِنْقِطَاعٌ عَنِ الْخَلْقِ لِيَحْصُلَ بِالْعُزْلَةِ

جدائیگی اند جدائیگی از خلق است تا اینکہ حاصل نشود گوشہ

دو ہیں ایک انقطاع خلق سے اور یہہ عزلت سے حاصل ہو جاتا ہے

وَهٰذَا اَيْسَرُ وَاَسْهَلُ وَالْاِنْقِطَاعُ عَنِ النَّفْسِ

نشینی واین آسان تراست وسہل تراست وجدائگی از نفس

اور یہ آسان ہے دوسرا انقطاع نفس سے اور یہہ بغیر ریاضت

لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِالرِّيَاضَةِ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَهٰذَا

حاصل نمے شود مگر بریاضت وکوشش واین دشوار

اور مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوتا اور یہ

اَشَقُّ وَاَشَدُّ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ اَفْطَرَ وَمَنَعَ حَوَاسَّهٗ

تراست اے احمد کہ کسے کہ افطار کند و منع کند حواس

دشوار ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص افطار کرتا ہے اور حواس

Marfat.com

الْخَمْسَ مِمَّا لَا يَعْنِيهِ فَخَيْرٌ مِمَّنْ أَمْسَكَ عَنِ الْأَكْلِ

خمس را از چیزے کہ بے فائدہ است پس بہتر ست از کسے کہ امساک کردہ است از

خمس کو لایعنے سے روکتا ہے اور اس شخص سے بہتر ہے جو روزی

وَالشُّرْبِ وَيُعَالِجُ حَوَاسَّهُ وَيَتْرُكُهَا إِلَى الْمَحْظُورَاتِ

خوردن و نوشیدن و علاج می کند حواس خود را و ترک کند حواس را بسوے بدیہا

رکھتا ہے اور حواس کو محظورات اور ممنوعات میں ڈالتا ہے

وَالْمَمْنُوعَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ رَبٌّ صَائِمٌ مُفْطِرٌ

ومنہیات اے احمد با صایم افطار کنندہ احمد

اور الہام ہوا کہ اے احمد بہت سے روزہ رکھنے والے صایم

وَرُبَّ مُفْطِرٍ صَائِمٌ لِأَنَّ مَنْ أَمْسَكَ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

وبسا افطار کنندہ روزہ دارند زیرا چہ کسے کہ باز ماند از خوردن و نوشیدن

نہیں ہوتے ہیں اور بہت سے افطار کرنے والے صائم ہوتے ہیں کیونکہ جو کھانے پینے سے باز رہے اور اعضا کو ممنوعات میں ڈالے

وَتَرَكَ جَوَارِحَهُ إِلَى الْمَمْنُوعَاتِ فَهُوَ صَائِمٌ عِنْدَ أَهْلِ

وبگذارد اعضاء خود را بسوے بدیہا پس آن روزہ دار است نزدیک

وہ اہل شریعت کے

الشَّرِيعَةِ وَمُفْطِرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ وَمَنْ أَفْطَرَ

صاحب شریعت و افطار کنندہ نزدیک صاحب حقیقت و کسے افطار کند

نزدیک صائم ہوتا ہے اور اہل طریقت کے

Marfat.com

وَمَنْ جَوَارِحَهُ مِنَ الْمَحْظُوْرَاتِ فَهُوَ مُفْطِرٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِيْقَةِ

و بازدارد اعضاے خود را از بدیہا پس آن افطار کنندہ است نزد صاحب
نزدیک صایم نہیں ہوتا اور جو افطار کرتا ہے

وَمَنْ صَامَ وَرَاعَى هٰذَيْنِ الشَّرْطَيْنِ فَصَوْمُهُ تَامٌّ فِى الشَّرِيْعَةِ

حقیقت وکسے کہ روزہ دارد و رعایت کند این دو شرط را پس روزہ داشتن او تمام است
اور جوارح کو برائیوں سے روکتا ہے وہ شریعت

وَالْحَقِيْقَةِ نَظَرْتُ فِى الْبُخْلِ وَسُوْءِ الْخُلُقِ فَوَجَدْتُ كُلَّ وَاحِدٍ

در شریعت وحقیقت دیدم من در بخل و بد خلق پس یافتم ہریکے ازان
کی رو سے صائم نہیں اور طریقت کی رو سے صایم ہے

مِنْهُمَا سُوْءَ الْخِصَالِ لِاَنَّهُمَا شُعْبَتَانِ مِنَ الْكُفْرِ وَنَظَرْتُ فِى

ہر دو را بدخصلت زیرا چہ آن دو دو شاخ اند از کفر ونظر کردم
اور جو روزہ رکھے اور اسمیں یہ دونو شرطیں ملحوظ

الْجُوْدِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ فَوَجَدْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حُسْنَ

در جود وخوش خلق پس یافتم ہریکے آزان ہر دو نیکو
رکھے اسکا روزہ کامل ہوتا ہے

الْخِصَالِ لِاَنَّهُمَا شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ فَاُوَيِّلُ لِمَنْ حَبَسَ لِسَانَهُ فِىْ وَقْتِهِ وَالْاٰيَةُ

خصلت زیرا چہ آن ہر دو دو شاخ اند از ایمان پس ہلاکے است کسی را کہ حبس کردہ است زبان خود را
اندروے شریعت وطریقت کے میں نے بخل اور بدخلقی کی طرف نظر کی دونوں کو

Marfat.com

لِغِيبَةِ أَخِيهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طُوبَى لِمَنْ رَأَى عُيُوبَ نَفْسِهِ وَ

دہن خود برائے گلہ برادر خود اے احمد خوشے است مرکسے راکہ بہ بیند عیب خود را

برا پایا کیونکہ یہہ دونوں شاخیں کفر کی ہیں اور میں نے جو داد خلق کو دیکھا

لَمْ يَرَ عُيُوبَ غَيْرِهِ وَالْوَيْلُ عَلَى مَنْ رَأَى عُيُوبَ غَيْرِهِ وَلَمْ

ونہ بیند عیب دیگر را و ہلاکے ہر کسے کہ بیند عیب دیگر یرا ونہ بیند

ان دونوں کو عمدہ پایا کیونکہ یہہ دونو شعبہ ایمان کے ہیں پس ہلاکت

يَرَ عُيُوبَ نَفْسِهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ أُذُنَيْهِ وَعَيْنَيْهِ

عیب خود را اے احمد کسے مالک شود دو گوش خود را

اسکے لئے جسنے زبان کو منہ میں حبس کر رکھا ہے اور خرابی اسکے لئے جسنے زبان کو بھائی

لَا يَقْدِرُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

دو وچشم خود را قادر نمیشود شیطان بروے اے احمد کسے کہ مالک شود دست

مسلمان کی غیبت میں کھول رکھا اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اسکے لئے ہے جس نے

يَتَوَطَّأُ الشَّيْطَانُ لَدَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ مَلَكَ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ وَفَخِذَيْهِ

وپائے خود را نمے آید شیطان نزدیک وی اے احمد کسے کہ مالک شود دو بازو خود را

اپنے نفس کے عیبوں کو دیکھا اور غیر کے عیبوں کو نہ دیکھا اور خرابی اس کے

أَكْرَمَهُ اللّٰهُ فِي دَارَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَاشَ مَالِكُ النَّفْسِ فِي الدُّنْيَا هُوَ يَعِيشُ

ودوران خود را بزرگ گرداند او را خدائے در ہر دو سرائے اے احمد کسے کہ بزیست مالک نفس در دنیا ان پیدا کردہ خود

اسکے لئے جسنے غیر کے عیبوں پر نظر کی اور اپنے عیوب کو نہ دیکھا اور الہام ہوا کہ اے احمد

Marfat.com

مَلِكُ الْعَشَائِرِ فِي الْعُقْبٰى وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ ثَلٰثَةٌ وَالْعَالِمُ

بادشاہ قبیلہ در آخرت اے احمد خوانندہ قرآن سہ است عالم

جو اپنے کانوں اور آنکھوں کا مالک ہوا شیطان اسپر قدرت نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ ای احمد جو اپنے

الزَّاهِدُ وَالْعَارِفُ اَمَّا الْعَالِمُ فَهُوَ يَتْلُوْ بِالتَّدَبُّرِ وَالتَّفَكُّرِ وَاَمَّا الزَّاهِدُ فَهُوَ

وزاہد وعارف اما عالم پس ان عالم میخواند بتامل وفکر واما زاہد پس

ہاتھ پاؤں پر مالک ہوتا ہے شیطان اسکے پاس نہیں رہتا اور الہام ہوا کہ ای احمد جو زبان اور ستر پر مالک

يَجْهَدُ فِيْ كَثْرَةِ التِّلَاوَةِ وَاَمَّا الْعَارِفُ فَلَهٗ شَاْنٌ عَظِيْمٌ فِي التِّلَاوَةِ

آن زاہد جہد مے کند در زیادتی خواندن واما عارف پس مراورا طریق بلند است

ہوتا ہے اسکو اللہ دو جہان میں بزرگی دیتا ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد جو نفس پہ دنیا میں مالک رہا حشر میں

لِاَنَّهٗ يَتْلُوْ مُتَكَلِّمًا مَعَ اللّٰهِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ كُلُّ لَفْظٍ يَتَوَلَّدُ مِنْ لِسَانٍ فَهُوَ يَبْقٰى

در خواندن زیرا چہ ان میخواند در انحال کہ کلام کننده است با خدائے ۔ اے احمد ہر لفظ

بادشاہ ایک قبیلہ کا ہو کر اٹھے گا اور الہام ہوا کہ ای احمد تلاوت کرنے والے قرآن کی تین ہیں ایک عالم دوسرے زاہد

فِي الْاٰذَانِ وَكُلُّ مَعْنًى يَخْرُجُ مِنَ الصُّدُوْرِ فَهُوَ يَقَعُ فِي الْمُجُوْرِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ ذِكْرُ

پیدا میشود از زبان پس آن لفظ باقی مے ماند در گوشہا وہر معنی کہ بیرون مے آید

تیسرے عارف تلاوت کرتا ہے تفکر اور تدبیر سے اور زاہد زیادہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور عارف کی

الْجَنَانِ اَبْلَغُ مِنْ ذِكْرِ اللِّسَانِ وَلَهٗ يَا اَحْمَدُ دُعَاءُ الْعَامِ ضَيِّقٌ يَسَعُ فِيْهِ الْاَشْيَاءُ

از سینہ پس کن واقع میشود ورنہا اے احمد ذکر دل بتر است از ذکر زبان ای احمد ظرف عام تنگ است گنجایش نے

تلاوت میں بڑی شان ہے کیونکہ وہ خدا سے باتیں کرتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو لفظ زبان سے پیدا ہوتا ہے

وہ کانوں میں باقی رہتا ہے اور جو معنی صدور سے نکلتے ہیں وہ مجور میں پڑتے ہیں اور الہام ہوا کہ ای احمد ذکر دل کا زبان کے ذکر سے بڑھ کر ہے

Marfat.com

قَلِيْلٌ لِاَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ عَنِ الْمُقَرَّرَاتِ وَالْمَحْفُوْظَاتِ وَوِعَاءُ الْفَقِيْرِ وَسِيْعٌ يَسَعُ فِيْهِ

اندک زیرا چہ مے گوید از خواندنی و از یادداشت و ظرف فقیر کشادہ است گنجایش

اور الہام ہوا کہ ای احمد ظرف ۔ تم کا تنگ ہے اسمیں شے قلیل آسکتی ہے کیونکہ عالم مقررات اور محفوظات سے کلام

مِنَ الْاَشْيَاءِ لِاَنَّهٗ يَنْطِقُ عَنِ الْمُلْهَمَاتِ وَالْوَارِدَاتِ وَقَلَّ يَا اَحْمَدُ اَوْيَلٌ لِمَنْ

مے کند در آن بسیارے از اشیا زیرا چہ فقیر مے گوید از روشنی دل و از چیزیکہ ایندا است

کرتا ہے اور ظرف فقیر کا وسیع ہے اسمیں وسعت بہت اشیا کی اینکو ہے کیونکہ یہہ کلام کرتا ہے ملہمات

وَقْتُهٗ مَقْتٌ وَقَلَّ يُقَالُ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ اَيْ لَا يَخُوْضُ فِيْ حَدِيْثٍ

از خدا ای احمد بلا کے مر کسے را وقت وی بیفائدہ است ای احمد گفتہ مے شود کے کہ شناسد خدا را گنگ شود

اور واردات سے اور الہام ہوا کہ ای احمد بلا ہے اسکے لئے جسکا وقت بیفائدہ جاتا ہے الہام ہوا کہ ای احمد کیا گیا ہے

لَا يَعْنِيْهِ وَقَلَّ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَكَرَ وَكَدَّ فَقَدْ هَلَكَ وَبَادَ وَقَلَّ يَا اَحْمَدُ

زبان او بیخبر درنے آید در حدیثی کہ بیفائدہ است ای احمد کسے کہ مکر کند و گوشش کند پس تحقیق

جسکو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اسکی زبان گنگ ہو جاتی ہے یعنی لایعنی باتوں میں خوض نہیں کرتا

اَلسَّخِيُّ يَمِيْزُ ثُمَّ يَسْخُوْ وَالْجَوَادُ يَجُوْدُ بِغَيْرِ التَّمْيِيْزِ وَالشَّاتُ

ہلاک شدہ و ہلاک شد اے احمد سخی تمیز می کند و مے دہد و جوادے

اور الہام ہوا کہ ای احمد جسنے مکر کیا اسکو مکر رکیا پس ہلاک ہوا اور تباہ ہوا اور الہام ہوا کہ ای احمد سخی وہ ہے کہ

اَلشِّعْرَانِ اَلسَّخِيُّ يَمِيْزُ بِسَخَائِهٖ تَمَّتْ

تمیز می دہد ۔ و انشاد کردم شعر در سخا ۔ سخی در سخاوت خود بچیز می کند

تمیز کرے بخشش کرے اور جواد جو بغیر تمیز کے سخاوت کرے اور اس مصرعہ کو ہم پڑھتے ہیں

ان الشعر احمد لبسخائہ یعنے شعر تمام کر ... سخاوت ہے ۔ (انگلیسی رنگ میں ترجمہ کیا ہے)

Marfat.com

Marfat.com

third a gnostic who reads with deliberation and pondering. The pious one studies exceedingly. There is great esteem for the gnostic because he talks with God.

O Ahmad, all words arise from the tongue, stay in the ears and all meanings arise from the breast remain in the heart.

O Ahmad, remembering with the heart is better than remembering with the tongue.

O Ahmad, the world has a small capacity and can contain little because whatever it says is out of memory and recalling. The *dervesh* has great capacity and can hold much because he speaks out of his inner light and inspiration.

O Ahmad, woe unto him whose time goes waste.

O Ahmad, he who knows God, he becomes tongue-tied, that is, he does not reflect upon frivolous matters.

O Ahmad, woe unto him who resorts to guile and does it again, is undone and destroyed.

O Ahmad, a charitable man is one who gives alms discriminatingly and a munificent one who does so indiscriminatingly, and we recite this line: A charitable person gives alms in a pertinent way.

Marfat.com

O Ahmad, a scholar wishes that lots of people should gather around him and a *dervesh* that no one should point towards him.

O Ahmad, there are two types of separations, one is separtion from people which comes by isolation and is easy the other is separation from the carnal self which cannot be acquired except by striving and exertion and is difficult.

O Ahmad, he who orens the fast and prevents the five senses from frivolous matters, is better than one that keeps fasts and plunges his mind into evils and forbidden things.

O Ahmad, many who fast are not restrained real fasters and many who restrain are not fasters because one who refrains from eating and drinking but plunges his organs into things forbidden, is a faster according to the followers of the Shariat and not according to the believers in Tariqat. And one who does not fast but restrains his organs from evils, is a non-faster according to the spiritualists, and one who keeps a fast and observes both these things, his fast is perfect from the point of view of both *Shariat* and *Tariqat*. I looked at both stinginess and ill temper and found them bad. Both are offshoots of disbelief: and I looked at munificence and good nature and found both good, because they are a part of faith. Woe unto him, therefore, who observes the faults of others and not his own.

O Ahmad, a person who controls his ears and eyes, Satan cannot overcome him.

O Ahmad, one who masters his hand and feet, Satan cannot draw near him.

O Ahmad, happy is he who controls his two arms and two thighs, God exalts him in both the worlds.

O Ahmad, he who controls his self in the world, would rise as the king of a tribe on Doomsday.

O Ahmad, there are three types of reciters of the Qur'an. One a scholar, second a pious person and the

Marfat.com

O Ahmad. let not the visitor see me because I am the worst of men and whomsoever you meet except me, would be better than I am.

O Ahmad, he who leaves his carnal self to its cravings the door of knowing God is closed on him.

O Ahmad, the resolve (to be spiritual) really results in fulfilment if one repents from one's sins and by giving up the world and its petty things. So one who is characterised by these two unworthy qualities is not regarded as a person who really makes a resolve.

O Ahmad, he who is a slave to his carnal self and obeys it in the evening also, is not counted among men but among eunuchs.

O Ahmad, if love dominates in the morning and holds power, the intellect is over-powered and helpless by the evening.

O Ahmad, love and reason cannot remain together in one heart because when the monarch of love enters the heart with power and glory, the intellect is worsted and flees.

O Ahmad, every physician treats and cures the patient but my physician enhances my illness and ailment.

O Ahmad, the physician cures the patients but mine makes me ill with his diseases and I am pleased with what he orders.

O Ahmad, a scholar is versed in speech and worship but a gnostic is conversant with signs and symbols.

O Ahmad, a scholar seeks fame and a seer seeks obscurity and concealment. The former knows his self through his wisdom and rhetoric. A saint forgets it with his knowledge and eloquence.

O Ahmad, a scholar strives to get plenty but a *dervesh* exerts himself in prayer and worship.

Marfat.com

O Ahmad, the saints are viceroys of God because they follow the prophets and acquire their qualities.

O Ahmad, when a pupil sits before a teacher and receives a word from his mouth, the teacher acquires a right over him.

O Ahmad, a teacher has many rights over the pupil. So it is meet he discharges his obligations towards him as far as he can.

O Ahmad, the teacher is the best of fathers. So why do you deny his rights by disobedience ? If any pupil opposes his teacher, he would be taken to task for it on the Day of Judgment.

O Ahmad, I am the worst of men because people take me for a good person which I am not.

O Ahmad, two disciples fall out and then get reconciled ; there is no blame on them after connonation.

O Ahmad, happiness and felicity proceeds from their deeds.

O Ahmad, many who adorn their houses would lodge in the houses of scorpions.

O Ahmad, the word *Sumt* has three letters : *Sad. Mim* and *Tay.Sad* means *Suf* (woollen garment of a sufi), *Mim* means falsehood, and *Ta* means tars (shield). So one who kept silence, was indeed saved from calamity, he is free from falsehood. Thus his silence has become a shield for him protecting him against all the ills which arise from speaking.

O Ahmad, all troubles arise from speaking.

O Ahmad, he who opposes his carnal self is a man and he who obeys it is a eunuch.

O Ahmad, one who aspires does not achieve his purpose unless he escapes from his carnal self because it seeks its own object which cannot be acquired except being engrossed in the world and losing the pleasure of God.

Marfat.com

O Ahmad, a devout person is he who duly observes the modes and practices of devotion so that the doors of felicity should be opened for him.

O Ahmad, it is proper for a devout person that he should be humble like dust under the feet of everyone young and old.

O Ahmad, he who harms a *Sheikh* or *khalifa*, never fares well.

O Ahmad, he who finds fault with the *Sheikh* and *khalifa* acquires the worst of names.

O Ahmad, he who bears malice to the *Sheikh* and *khalifa* on account of *dirhams* and *dinars* (riches), opens the gates of hell on himself.

O Ahmad, he who holds dear the *derveshes*, is an angel, and he who bears them illwill falls into a well.

O Ahmad, he who holds affection for the *Sheikh* is the noblest of men; and he who bears them illwill, is one of the wicked devils.

O Ahmad, friendship of the *derveshes* draws you towards heaven and enmity with them to hell.

O Ahmad,do not speak to a *dervesh* in a loud tone, and do not raise your voice above his ; speak to him in a lowly and humble manner with full respect.

O Ahmad, all big and small are inimical towards a miser, and the virtuous and pious regard a generous person as noble.

O Ahmad, a sinner is afraid of the physical death and one loyal is not afraid because the sinner is obedient to his carnal self, and the really obedient is obedient to God.

O Ahmad, the most precious of recitations is the *Kalima Tayyebah* so that the One is realised as a sublime Master.

Marfat.com

O Ahmad, tidings to him who is enabled to perform good deeds and ill befalls him who is set to commit bad deeds.

O Ahmad, if you want to reach the goal, leave your (carnal) self on the way and turn away from your companion.

O Ahmad, do not engage yourself in acquiring riches, wealth and rank and abstain from what keeps you from the remembrance of God.

O Ahmad, Satan had boasted and said he was superior to Adam Therefore he who is proud is a disciple of Satan.

O Ahmad. draw near one who draws you close to Us.

O Ahmad. keep away from one who draws you away from Us and stay not near him.

O Ahmad, catch the hem of noble personages any and every time.

O Ahmad, retaining secrets is a sign of the noble and disclosing them that of the wicked.

O Ahmad, the heart of a believer is a treasure of secrets and his palm is a mine of virtue.

O Ahmad, do not divulge the secret of a fellow believer and conceal it in your heart so that you may have hope on the Doomsday.

O Ahmad, it is well of a devoted person that he should be engrossed in remembering God and not miss the recitals of day and night.

O Ahmad, it behaves a devout person that he should offer supererogatory prayers at night and fast during the day ; he should make his eyes fountains with weeping.

O Ahmad, it is proper for a devout person to befriend his mates and companions and not bear malice to them.

O Ahmad. a devout person is he who cleans his breast of ill will and purges his heart of rust like a mirror.

Marfat.com

The *dervesh* has six virtues : His deeds are good ; his words and acts are soft ; he eats less ; he is lean ; his dress is righteousness, and his object is God.

O Ahmad, a *dervesh* likes obscurity.

O Ahmad, you have wasted your life in falsehood and fallen in the well of loss.

O Ahmad, indeed you lived in heedlessness, idleness and distraction ; so you did not bring anything good for the Doomsday and resurrection.

O Ahmad, you inclined towards the mean world and did not accumulate anything for the last day.

O Ahmad, you have engrossed and cast yourself in base desires. Therefore, you are plunged in affliction.

O Ahmad, your brothers have reached the path of the noble and you are lost in the company of the low and vicious.

O Ahmad, he who associates himself with the worldly men, denies himself the company of God.

O Ahmad, God is wroth with the world. The saints do not treat it except with wrath.

O Ahmad, gold is like dust in your hands ; it is perishable. When you give it to others, it becomes pure gold.

O Ahmad, happy is he who takes to midnight prayer and keeps awake at night, and seeks forgiveness in the morning.

O Ahmad, happy is he who rises up at night and spends the night in worship. If he sleeps, he does so far a short while only and offers the midnight prayer. Happy is he who spends the night reciting the Qur'an, or remembering God, offering prayer prostrating himself. Happy is he who keeps awake at night and seeks forgiveness in the morning. Alack the person who remains asleep.

Marfat.com

O Ahmad, a person with vindictive spirit has foulness in his mind and he is not respected just like an envious person.

O Ahmad, vindictiveness is a fire lighted in the heart and burns up all one's good deeds.

O Ahmad, a gourmandiser is base and one who eats less is dignified.

O Ahmad, he who eats much prays less and he who eats sparingly can pray more.

O Ahmad, eat less so that you should be respected.

O Ahmad, when you become aware of death, nothing would avail you except good deeds.

O Ahmad, one's pedigree will not be considered on the Day of Judgment ; and judgment will not be on that basis.

O Ahmad son of Khatib, (hasten towards God and) place your forehead on the threshold of the beloved.

O Ahmad, hasten towards God, put your face with humility on his door.

O Ahmad, going towards God's door is right and high.

O Ahmad, God's door is open and His munificence universal.

O Ahmad, the door of affliction is open to the lover and the sword of love has shed his blood.

O Ahmad, he who considers the *derveshes* insignificant becomes contemptible in the eyes of men and he who respects them is great.

O Ahmad, he who respects a *dervesh*, the dervesh respects him.

And he who bears malice towards a *dervesh*, the *dervesh* feels malice for him.

When he is afflicted (*dervesh*) he forgives ; when he is cast into trouble, he bears it with patience.

Marfat.com

O Ahmad, he who denies the world and yearns for the Hereafter, is pious, and he who does not desire any of these, is indeed a gnostic,

O Ahmad, hunger makes one turn towards God and satisfaction to Satan.

O Ahmad, he who does not surrender to God's order, is the worst of men and women.

O Ahmad, keep company with spiritual men because they have reached the Beloved.

O Ahmad, adopt the company of a sick person who cannot be cured and whatever arises from his self makes him ill.

O Ahmad, *Sidq* consists of three letters : *Sad*, *Dal* and *Qaf*. *Sad* means guarding, *Dal Deen* and *Qaf Qurb*, that is nearness. So one who guards himself guards his Deen from Satan, and he who guards the *Deen* acquires nearness of God Almighty.

O Ahmad, the word *Zanb* consists of three letters : *Zal*, *Nun* and *Bey*. *Zal* means degradation, *Nun* affliction and *Bey* calamity. So he who commits sin is debased, falls into the well of affliction and calamity.

O Ahmad, a pious person is one who strives, the gnostic is he who witnesses.

O Ahmad, a pious person merely performs and a gnostic acquires union.

O Ahmad, the self is a biting dog and people hate it.

O Ahmad, self is a biting dog ; chain it so that it does not bite men.

O Ahmad, to be absorbed in ablution is to be rapt into prayer, also ;

O Ahmad, be not vindictive like a serpent for a vindictive person is the worst of men.

Marfat.com

O Ahmad, when the self becomes strong the mind becomes weak and when the self gets weak, the mind becomes strong.

O Ahmad, the staid self takes you to worship, and the commanding self draws you towards sin.

O Ahmad. the carnal self is your enemy, so do not obey it, for obedience to it is sin against God.

O Ahmad, he who separates himself from the carnal self draws near to God.

O Ahmad, excess of love leads to perpetual remembrance.

O Ahmad, intense passion leads to activity and Union leads to peace of mind.

O Ahmad, he who follows desires, perishes.

O Ahmad, he who denies the world and seeks the Hereafter is devout and he who seeks both is a gnostic.

O Ahmad, hunger takes you towards God and satiety to Satan.

O Ahmad, he who does not obey God's behest is most unworthy.

O Ahmad, he who tires out the self by striving. comforts his heart by sight of God.

O Ahmad, he who satisfies himself with carnal pleasures. denies himself the felicity of nearness and company of God.

O Ahmad, he who sinks himself in the well of the world, how can he reach the court of God ?

O Ahmad, let not your self go towards the world so that it should deprive itself of Divine audience. Indeed the greedy one's belly is never filled and he is not satisfied with what has been apportioned for him. He seeks evil by what he commits.

Marfat.com

dissembler and profligate are afraid. It is said it has thousands of benefits as Allah has mentioned in the episode of Hadrat Musa (PBUH) : O Musa, what is there in your hand ? Musa answered it is my staff ; I depend upon it and drive goats with it, and there are many other uses in it. Those who raise buildings would live in the graves, and whoever observes his faults does not note other men's faults. He who guards his ears and eyes, Satan has no hold on him ; he who keeps watch on his hands and feet, Satan does not come near him. He who is renowned among men is not saved from destruction.

O Ahmad, he who lives obscurely among men, his affairs are facilitated and he is always pointed out. He who spends his life in obscurity is saved from calamities. He who becomes known certainly falls into troubles.

O Ahmad, marks of dissembler are three : a mind complaining, a tongue erring and body rebellious.

Abul Qasim Samarqandi said : A believer has three marks : mind, grateful tongue remembering and body. patient

O Ahmad, remembrance relieves from the present and leads us to the One remembered.

O Ahmad, remembrance of God removes evil and burns up doubts.

O Ahmad, mention of the preceptor in talk is like salt in the food or light in darkness, or spirit in the body.

O Ahmad, God is alive ; He would never die. Similarly are the saints. They would not die because a saint is indeed alive by virtue of Divine cognition. Hence his remaining alive is right and proper.

O Ahmad, he who opposes his self, obeys God, and he who obeys the self, disobeys God.

O Ahmad, give up the self and seek nearness of God because the self takes you away from God.

Marfat.com

who wears woollen cloth should be a sage or bearer of burden like a camel. A saint should wear a woollen garment for a meaningful purpose and not for gratifying his carnal self.

O Ahmad, wearing woollen dress by a *dervesh* to acquire renown is pernicious.

O Ahmad, it is not right for a disciple to put on *khirqa* without the permission of the spiritual leader. The *khirqa* by itself has no importance ; it is the preceptor's order that carries weight.

O Ahmad, whoever wears woollen dress is only *sufi* formally wearing this dress ; he who purifies his mind is a genuine *sufi*. He who wears woollen dress but is not pure of heart, is a *sufi* in the eyes of the common folk, not in the eyes of God. Hadrat Abu Saeed Abul Khair (God bless him) said, the *khirqa* is the coffin of the living, the heritage of the prophets ; it is the scales of the *Deen* and a mark of the believers. It is the screen of faults and key of the Unseen. It is the ornament of the noble and the distress of the evil-doers. It is the purity of both the worlds and terror for the profligates. It is good in the eyes of God but is bad in the eyes of the people. It is honour for the noble and degradation for the heedless. It is the rendezvous of the God-fearing. Said Abu Saeed, knowledge of Divine Unity consists of eight qualities : generosity, patience, surrender, sacrifice, humility, wearing woollen cloth and travelling. Generosity was there in Hadrat Ibrahim (PBUH), surrender in Hadrat Ismail (PBUH), patience in Hadrat Ayyub (PBUH), sacrifice in Hadrat Zakariya (PBUH), forlornness in Hadrat Yahya (PBUH), wearing woollen dress pertained to Hadrat Musa (PBUH) travelling to Hadrat Isa (PBUH), and *Faqr* to Hadrat Muhammad (PBUH). Said Hadrat Hasan Basri : the staff has six virtues : it is the way of the prophets, adornment of the virtuous and a weapon for enemies. that is the dog, snake etc., and help for the weak, woe for the treacherous ones, and increase in virtuousness. It is said if anyone has a staff, Satan runs away from him and the

Marfat.com

O Ahmad, loneliness is of two types ; the external and internal. The first is this that one should remove the dress and apparel from the body. This is the solitude of the novice. The other is that the mind should be purged of gross qualities and foul habits. This is the solitude of the perfect.

O Ahmad, I regard this as solitude that the traveller should divest his mind of lusts and coveted things, and subject it to rigours by severe discipline and regimen by starving it.

O Ahmad, segregation is this that one should remove oneself from all that is created and brought forth, and summon such one's mind to the Creator of heaven and earth.

O Ahmad, there are seven benefits of isolation : firstly, saving of the created things and creatures from you ; secondly, not alighting of the eyes on what is forbidden ; thirdly, preventing the ears from listening to false things ; fourthly, restraining the tongue from back-biting and foul talk : fifthly, to be unmindful of going about ; sixthly, be always worshipping and praying, and seventhly, engrossment in the love of God.

O Ahmad, there are two types of journeys: the apparent one and the inner one. The first is this that the traveller should journey in villages and towns, and *move* from stage to stage and place to place. The other is that one should travel in the mind and cut down the trees of desires and whims that spring up in it.

O Ahmad *Suf* has three letters: *Sad*, *Vao* and *fey*. *Sad* generates *safa* (purity), *vao* creates *wafa* (fidelity), and *fey fana* (self-annihilation). The saint who possesses these qualities, reaps the benefit of saintliness. But the *dervesh* who puts on the *Suf* for lust and embellishment, should weep over his self ; he who wishes to dominate his self, should put on woollen cloth, because Hadrat Isa (PBUH) used to put on a woollen garment to suppress his self. Woollen dress is the wear of prophets. So one

Marfat.com

O Ahmad, it is proper for a disciple that he should part from his self so that he should have a higher station than that of the djinns and men.

O Ahmad, he who falsely calumniates the Sheikh or the Khalifa, incurs loss both in this world and hereafter.

O Ahmad, he who vexes the Sheikh or Khalifa, vexes God and His messenger.

O Ahmad: when you go to a Sheikh's place, do not look right and left but sit with head bowed and eyes shut. If one sits in front of him, you should keep your mind present and listen to what he says by way of advice.

O Ahmad, when you walk with the Sheikh, you should go behind and not ahead of him, or on the right and left because this is disrespectful ; anyone who looks up to the Sheikh or sees right and left, without keeping his mind attentive, is unmannerly and loses all the benefits.

O Ahmad, there are two persons condemned of the *Shariat* and *Tariqat*. The former is one who forsakes Islam after accepting it and becomes an apostate The latter is one who becomes the disciple of a Sheikh and does not obey his orders.

O Ahmad, baths are of two types, that of the *Shariat* and the *Tariqat*. The first is that one should pour water on one's head and the whole body. The latter that one should please the Sheikh after committing a sin.

O Ahmad, ablutions are of two types : that of the *Shariat* and the *Tariqat* The former consists of washing one's hands, drawing the hand over the lower hind part of the head, and washing the feet with the water of tanks and wells. The latter is bathing the heart with the water of rapt devotion to and ardour for God and perform the *masah*.

O Ahmad, sin is such a disease which has no remedy except repentance

Marfat.com

O Ahmad, he who looks down upon a *dervesh* is himself maligned and he who regards him as respectable is esteemed. Respecting saintly persons is a characteristic of the noble and despising them is a sign of mean people. A saint is one worthy of respect, honour, dignity, veneration and reverence.

O Ahmad, one who looks down upon a saint himself goes down in the eyes of people, and he who regards them as noble is himself respected.

O Ahmad, when a saint is subjected to affliction. he is forgiven, and when plunged in trouble, he is given patience because the saints have fine morals and their actions are accepted. Their words are true and actions good ; they have meagre meals and their bodies are slender ; their dress is piety and objective God.

O Ahmad, remembering the Sheikh (spiritual leader) in one's talk is like having salt in the food or light in darkness, or spirit in the body.

O Ahmad, the Sheikh orders and the disciple is one whose will is subject to the will of the preceptor. O disciple, keep in mind whatever the preceptor inculcates and keep acting upon it as long as you live. If you oppose him in word or deed, you are not sincere in your devotion to him. Adorn your exterior with good qualities and remedy your evils with devoutness. The hair on the disciple's head is a veil ; getting it shorn is a source of benediction.

O Ahmad, conceal the secrets in your heart like the pure ones, otherwise your heart would not be a treasure of secrets.

O Ahmad, a disciple should be engaged in remembrance and not give up the devotional practices day and night. He should shut his eyes, close his ears, shear his tongue, lame his feet and see without eyes, hear without ears, speak without tongue, hold without hands, and walk without feet,

Marfat.com

O Ahmad, the *derveshes* are the kings of monarchs and potentates.

O Ahmad, the *derveshes* are men of the inner self. They give up comfort and accept afflictions.

O Ahmad, *derveshes* are not afraid of the angels and look towards the heaviest impositions.

O Ahmad, sit among the poor and the destitute, and give up the rich and affluent.

O Ahmad, I swear by my self that the *derveshes* have traversed the course, reached their destination and found what they sought; so they became silent on reaching the stage of God's love and devotion. I swear by my self, that the *derveshes* are the friends of God.

O Ahmad, the saints are imbued with the qualities of a Prophet because a saint can perform exploits and a prophet miracles. Therefore a saint conceals his spiritual capacity whereas a prophet displays it, because saints have not been ordered to claim miraculous powers but a prophet is ordered to do so;

O Ahmad, whoever woos fame, suffers, and whoever assumes obscurity remains secure. One coveting fame is stricken with woe and that remaining obscure is free from perplexity. He who is renowned is often lost in woe and an [illegible] is often happy.

O Ahmad, the saints are insignificant in the eyes of [illegible] and esteemed in the eyes of the noble-[illegible].

O Ahmad, *Faqr* is of two types; the essential and the [illegible] essential is that which when it comes, a [illegible] able to bear its intensity and gives it out.

O Ahmad, *Faqr* is of two kinds; one of black face in both the worlds and the other of a bright one in both. That which is of the black face, brings heresy and rebellion; that which spells dignity in both the worlds, takes one to [illegible] of God.

Marfat.com

O Ahmad, a scholar is polemical and argumentative, but a saint is a man of ecstasy and trance.

O Ahmad, *Faqr* consists of three letters : *Fa*, *Qaf* and *Ra*. *Fa* means *fanum*, *Qaf* means *qurb* (nearness) and *Ra* *ruyat* (Sight of God).

O Ahmad, *Faqr* is a great thing. Only the strong yearn for it and the weak turn away from it.

O Ahmad, *Faqr* is dignified. The saints are proud of it but the rich and wealthy reject it. There is such dignity in *Faqr* that it leads to chastity, piety, devoutness, righteousness, worship, obedience, hunger, starvation, meekness, contentment, magnanimity generosity, honesty, self-guarding, trustworthiness, keeping awake at night, rising towards the end of the night, humility, fearing God, lowliness, forbearance, restraint, forgiving, connivance, kindliness, charity, sacrifice, feeling for others, sincerity, severing and breaking (with the world and worldly), truthfulness patience, gratitude, tolerance, purity, submission, modesty, charitability, munificence, liberality, fearing God, dread, hope, persistence in doing good and fair dealings, belief in unity, culture, dynamism, exertion, exercise, striving, self-censor, meditation, seclusion, being elevated, regarding others as equal, kindness, indulgence, abasement, intercession, beneficence, humanity, reflection, trance, remembrance, respecting courtesy, innocence, honouring, seeking, affection, being admonished, insight, waking, wisdom, spiritedness, cognition, spirit of serving, lowliness, self-surrender, reliance, severance, weightiness, affluence, consistency, affability. These are all good qualities and a person who possesses them is a perfect saint ; if not he is not one.

O Ahmad, he who affiliates himself to the spiritually high, would be with them on the Doomsday, and he who bears them ill will would be one lacking and regretting.

O Ahmad, love of the *derveshes* brings salvation and their enmity brings destruction,

Marfat.com

O Ahmad, separation is more bitter than death and union sweeter and stronger than life.

O Ahmad, good nature is the best of things and truthfulness is the best of qualities both in men and women.

O Ahmad, *Sidq* (Truth) has three letters : *Sad*, *Dal* and *Qaf*. *Sad* means watching, *Dal Deen* (Faith) and *Qaf* nearness.

O Ahmad, *Kizb* consists of three letters : *Kiaf*, *Zal* and *Ba Kaf* means *Karb* (anguish), *Zal* speaks for *Zanb* (sin) and *Ba baitunah* (separation).

O Ahmad, scholars are the most noble of men and the saintly persons the noblest of the noble. The chieftains are the marshalls of time and the religious scholars soldiers of night ; the *derveshes* are the vanguard.

O Ahmad, if you are an eloquent scholar, be not proud of that ; if you are pious in matters legitimate and forbidden, than too be not proud : if you are grateful, be not proud. But if you are an insignificant saintly person, be proud of that.

O Ahmad, indeed poverty is a matter of pride for the dervesh : This man feels it a matter of reproach to whom people turn because of his richness.

Indeed a rich man is befriended by worldly people, but God befriends a saint.

O Ahmad, scholars live in paper and their self, and the saints come out of paper and their selves.

O Ahmad, a saint is among scholars like the moon among the stars of heaven.

O Ahmad, learning is of two kinds, acquired and bestowed. Acquired learning cannot be acquired except by instruction, soliciting and formal seeking. That bestowed is granted by God the Most Granting, Wise and Forgiving.

Marfat.com

O Ahmad, *Kizb* (Falsehood) is composed of three *K*, *Z* and *B*, *Kaf* means *Karb* (anguish), *Z* means *Zanb* (evil) and *B* means separation.

O Ahmad, *Tauba* consists of three letters : *T*, *V* and *B*. *T* means *Tark* (giving up), *V* means *Vahdat* (worship) and *B* means *Bazl* (charity).

O Ahmad, talking is a vexation for the lips and silence a means of comfort.

O Ahmad, talking breeds troubles and silence is a source of relief.

O Ahmad, a contented person satisfies himself with little and a greedy one is not satiated with much even. A contented person is rich in spite of having less and a greedy one is destitute despite having abundant wealth. The former is happy with what God allots him and the latter hankers after the livelihood of others.

O Ahmad, perform some deeds before dying and die before death.

O Ahmad, one ardant for God's sight is not afraid of death and longs for it because he can see God after dying.

O Ahmad, he who kills the carnal self and the world, does not die ; he only passes on to the next world in the Hereafter. Death is of two kinds : the inevitable and the discretionary. The first is the departure of the spirit from the body at the appointed hour and this death would be tasted by all. The second one is met by destroying base human qualities. In this the spirit remains in the body. This is the morality of the perfect. The word *maut* (death) consists of three letters. *Meem*,*vao* and *ta*. Meem (M) means wealth, *vao worith* (heir) and *Tai* (T) *turab* (earth).

O Ahmad, when a person dies, his property is taken by the heirs and he is buried in the earth. Therefore a wise man is one who gives away his wealth in the way of God so that his heirs should not waste it after his death

Marfat.com

O Ahmad, speech leads to troubles and silence is a means of security.

O Ahmad, a contented person contents himself with a little and a greedy person is not satisfied even with much.

O Ahmad, a contented one is rich even with little belongings, and a greedy one is penurious even with plenty. A contented person is satisfied with what has been apportioned to him and a greedy one seeks the portion of others.

O Ahmad, do something before you die and before dying.

O Ahmad, the devoted one is not afraid of death and seeks it in order to see God.

O Ahmad, he who kills his self, does not die, instead he shifts to the abode of Hereafter. Death is of two kinds; one inevitable and the other discretionary. The inevitable one means departure of life from the body when the time comes; this would be tasted by all. The discretionary one is bad by destroying low human qualities so that the soul remains within the body. This is the death of perfect ones.

O Ahmad, the word *maut* (death) has three letters: *M*, *V* and *T* the letter *M* means *mal* (riches), *V* means *wazir* (heir) and *T* means *Turab* (earth).

O Ahmad, when a person dies his property is (taken) by heirs and he is buried in the earth. Hence a wise man gives away his property in the way of God when alive, while heirs do not waste property after his death.

O Ahmad, separation is more bitter than death, and meeting is sweeter and stronger than life.

O Ahmad, good nature is the best of virtues in men and women.

O Ahmad, *Sidq* is composed of three letters: *S*, *D* and *Q*, *S* means guarding, *D* means *Deen* (Faith) and *Q* means *qurb* (nearness).

Marfat.com

O Ahmad, those who seek Divine sight, crave for the hereafter and not for worldly matters.

O Ahmad, a vindictive person does not acquire the sweetness of faith.

O Ahmad, burn whatever of animosity and jealousy there is in you and clean your heart with the fire of God's remembrance.

O Ahmad, pride is bad and humility good. Pride is the cause of animosity and humility breeds friendship. Pride is bad and humility good. Pride causes enmity and humility creates love. Pride is the way of the unworthy and humility that of the noble. Pride separates friends and humility brings together friends. Pride is a very bad thing whether in men or women. Pride is the worst of traits in men and women.

O Ahmad, Ibn Abbas has reported (R. D. A.) the Prophet as saying : I am surprised how one who has twice come out from the urinary passage can feel proud.

O Ahmad, wrath damages homelands and separates relatives ; it displeases friends and pleases Satan ; it removes reason and leads to murder ; it gives rise to mischief and damages friendships ; it is the cause of enmity. And amity is meant of truth. Wrath is besought of Satan and amity friend of God. Anger arises out of the lower self and amity out of the spirit.

O Ahmad, refrain yourself from frivolous talk because it drags you towards commoners ; control your tongue because it brings you happiness of both the worlds.

O Ahmad, remain quiet and do not talk too much because there is security and comfort in silence and there is weariness and injury in talking.

O Ahmad, restrain your tongue from talking and be happy in being silent among men.

O Ahmad, speech torments the lips and silence gives comfort in both the worlds.

Marfat.com

O Ahmad, indeed generosity is a quality of prophets. So develop this similitude and know how worthy a generous person is.

O Ahmad, miserliness is a fire that is kindled and burns and generosity is a light which illumines.

O Ahmad, miserliness is bitter colocynth in the hands of bad men ; generosity is a rose in the hands of good and noble persons.

O Ahmad, a miser is small in the eyes of men even if he be high, and a bounteous person is big in the eyes of God even if he be small in the eyes of men.

O Ahmad, *Bakhl* (miserliness) consists of three letters ; *Bakh* and *L*. The first *B* means being away from God, *kh* means *khali*, that is empty, and *Lam* means *Laeem*, that is maligned of men.

O Ahmad, an avaricious person is not satisfied by anything he gets and seeks more than what is prescribed for him.

O Ahmad, a greedy person is hungry and a contented person is satisfied.

O Ahmad, a greedy person is disliked by men and is contemptible, but a contented person is rich and great, even if he has little wealth.

O Ahmad, greed kills you whereas contentment makes you a king.

O Ahmad, crave for worship like men and do not collect wealth like women.

O Ahmad, *hirs* (Greed) consists of three letters : *H*, *R* and *S*. *H*. means deprivation, *R* stands for livelihood and *S* for dishonouring.

O Ahmad, he who is greedy is deprived of contentment and destined scanty livelihood.

Marfat.com

O Ahmad, feeding others is the sign of the bounteous, and not doing so that of misers.

O Ahmad, reliance is leaving off seeking livelihood, and this is real faith, the very height of the *Deen* ; it is the way of the noble and a characteristic of the prophets.

O Ahmad, conviction arises out of Islam. It is all composure, there is no unrest in it. Reliance is relinquishing of means with mental repose, without any anxiety.

O Ahmad, he who gives up the cover, is given the kernel.

O Ahmad, refrain from pride because it befouls one's acts and kills people.

O Ahmad, the worship of men is an adornment for them and being proud of worshipping is bad.

O Ahmad, being generous is a quality of prophets. Therefore it is good tidings for the generous.

O Ahmad, generous partakes the quality of prophets and becomes known for this good quality.

O Ahmad, the word *Jud* consists of three letters, *J*, *Vao* and *D*. *J* means jalalat, that is elevation, *Vaow* means saintliness, and *D* high station.

O Ahmad, one does not attain one's object by numerous prayers and fasts but by meeting the needs of men.

O Ahmad, *bukhl* (miserliness) consists of three letters : *B*. *kh* and *L*. *B* means being dull, *kh* abusement, and *L* condemnation.

O Ahmad, miserliness is the worst of qualities in men and women.

O Ahmad, a miser is abused and satirised, and a generous one praised and exalted.

O Ahmad, give away whether less or more because it would serve you well ; indeed generosity is above heaven.

Marfat.com

O Ahmad, the domination of the self over one craving is severer than that of Satan, the condemned.

O Ahmad, the self is a mad dog and people flee from it.

O Ahmad, the best of men is he who makes others weep and the worst is he who makes men laugh.

O Ahmad, all men are dead except those who are engrossed in the Lord of the earth and heaven.

O Ahmad, company of the self is harmful and following it is bad.

O Ahmad, he who disobeys the self is a man and he who follows it is a eunuch.

O Ahmad, the word *rajul* (man) has three letters : *R*, *J* and *L*. *R* means devotion, *J* means morality and L means committing oneself to good deeds.

O Ahmad, he who gratifies himself with striving and gives away whatever he gets in the way of God and does not hoard it, and makes worship of God incumbent upon himself as long as he lives, is a real man.

O Ahmad so long as one does not derive any benefit from silver, considers it as stone. O Ahmad, gold and silver are two stones. Therefore, according to appraisers they have no value.

O Ahmad, one whose body is full, performs the journey of the world, and he who is hungry, performs the journey of the Hereafter. So being pampered is the fare of the world and being hungry the provision of the Hereafter. Therefore one who eats less is honoured by all.

O Ahmad, food is of two kinds : that of the self and the other of the heart. The meal for the self is made of eatables and that for the heart is the remembrance of God who is the Creator.

Marfat.com

O Ahmad, love is a malady without cure; the physician is helpless therein, for recovery from it is impossible.

O Ahmad, hearing music moves the hearts of the listeners and kindles the fire of passion in men's hearts. Its listener is one whose heart is alive and the body is dead. Music is fond of the longing ones and calls them towards God. Hearing music takes those who listen to it towards God, and music is very good and excellent.

O Ahmad, sound or voice is of two kinds ; one which calls towards the false and the other which calls towards the True. The first relates to the maintainers of falsehood and the second to the champions of truth.

O Ahmad, patience is extremely bitter. No one can have patience over the hardships of the world except one resigning to the will of God. And having patience in troubles is the better of worships and befitting of prayers.

O Ahmad, those longing for self-gratification are dead and those with waking hearts are living.

O Ahmad, those led by craving for the self are carried away and severed from God, and those spiritually alive are with Him.

O Ahmad, those with putrid hearts are bereft of God's mercy. and the spiritually alive are forgiven.

O Ahmad, those craving for the profane are sick and those with live heart are healthy.

O Ahmad, associating with the profane folk leads to loss, and to revel with them is bad.

O Ahmad, company of the self is a wound and fleeing from it comfort.

O Ahmad, company of the people is a deadly poison and keeping away from it, an antidote.

O Ahmad, God's pleasure lies in being severe to the self and His severity means gratifying the self,

Marfat.com

O Ahmad, He who falls in love, surely gets near sorrow ; his breast becomes full of anguish and woe.

O Ahmad, *Ishq* (love) consists of three letters, *Aiyn*, *shin* and *qaf*. *Aiyn* means *'Ibna* (affliction), *shin* means *shiddat* (hardship) and *qaf quh* (exhaustion) so these three letters were put together and named *Ishq*. Therefore he who falls in love, his body is wholly afflicted with woe, hardship and exhaustion, and his heart feels exhilarated by the excess of love.

O Ahmad, he who reaches the presence of the Lord, exaltation and dignity behove him.

O Ahmad, he who is separated (from the world), is united with God.

O Ahmad, how can a sick person be cured if the physician forbids, and how can a lover be happy if he is separated from the Beloved ?

O Ahmad, how can a fish feel happy in fire, and one separated from the Beloved ? How can one passionate feel calm in his passion, and how can a lover feel comfort in separation ? For the lovers feel no rest day and night like *Majnu* stricken with madness on separation from *Laila*.

O Ahmad, separation from the Beloved is poison and union therewith the antidote ; in fact the lover's life is union and separation death.

O Ahmad, love makes restless the wise ; it causes affliction and torment.

O Ahmad, love is the uprooter of homelands and destroyer of homes.

O Ahmad, love is of two kinds : love of the common and that of the elect. Love of the common is love for houris and palaces, and that of the elect, love for the Lord Who forgives.

Marfat.com

O Ahmad. separation (from the beloved) is death and union with Him life.

O Ahmad, the beloved of the pious person is Hereafter and that of the gnostic God.

O Ahmad, signs of gnostics are three : their eating is the eating of a sick person ; their sleep the sleep of saints and their crying the crying of a woman whose son has died.

O Ahmad, it is good and commendable to turn towards the door of God ;

O Ahmad, God's door is wide and His beneficence is unlimited.

O Ahmad, the door of calamity is open unto the lover and his blood has been shed with the sword of love.

O Ahmad, the blood of the lovers has been shed with the sword of love and passion.

O Ahmad, the lover is bound with the anguish of the heart and the rope of friendship.

O Ahmad, the passion of the lovers arouses ardour.

O Ahmad, love is a fire lighted with the fuel of passion and burns in the breasts of the lovers.

O Ahmad, I am the one who has a friend, and one whom He befriends is I. We are two spirits that have entered into one body. Hence when you see me, you see Him, and when you see Him, you see me. Love and reason do not come together in one heart. When the king of love dominates, reason runs away higgledy piggledy.

O Ahmad, he who becomes a lover, surely plunges in a multitude of troubles and is bound with the rope of affliction and woe.

O Ahmad, he who falls in love, is bereft of happiness and cast in the love of calamities.

Marfat.com

4

O Ahmad, the ascetic washes his limbs and the gnostic sees the Creator of earth and heaven.

O Ahmad, the ascetic traverses the pathway and the gnostic reaches the goal.

O Ahmad, the vocation of the gnostic consists of six things. When he remembers God, he feels elated; when he remembers his own self, he considers it worthless; when he sees Signs of God, he acknowledges them; when he inclines towards sin or lust, he reprimands himself; when he remembers God, he felicitates himself, and when he remembers his sins, he seeks forgiveness.

O Ahmad, there are two houses, one the world and the other the Hereafter. The seekers of the world are avaricious, and those of the Hereafter are few.

O Ahmad, what the gnostics seek transcends the world, that is God.

O Ahmad, the ascetic is one striving and the gnostic beholds God.

O Ahmad, the pious man endeavours day and night to get out of his self; the gnostic has come out of it, and sees the beauty of his Beloved for ever.

O Ahmad, felicity is for him who relinquishes the world and occupies himself with the behest of God.

O Ahmad, woe unto him who is engrossed in the world and becomes careless to the Hereafter.

O Ahmad, people are of three kinds: those who seek the world are most; those who seek the Hereafter less, and the seekers of God the least.

O Ahmad, the Lord is the one Living without mortality. Similarly are the saints, indeed they are so because of cognition. Hence there being abiding is meet and manifest.

Marfat.com

O Ahmad, happy tidings for him who remembers God in the heart of night, and woe unto him who spends his night in sin and is incontinent.

O Ahmad, the seeker of the world is arrogant, that of the Hereafter wise, and that of God perfect.

O Ahmad. seeker of the world is condemned, that of the Hereafter befriended, and that of God laudable.

O Ahmad, seeker of the world is loss-stricken, that of the Hereafter auspicious, and that of the Lord granted security.

O Ahmad, seeker of the world is deprived, that of the Hereafter forgiven.

O Ahmad, seeker of the world is spurned, that of the Hereafter is the one served.

O Ahmad, seeker of the world perishes, that of the Hereafter is treader of the right path, and seeker of God is the master.

O Ahmad, seeker of the world is chained, that of the Hereafter is a seer, and that of God the chief.

O Ahmad, seeker of the world is small, that of the Hereafter big, and that of God far greater.

O Ahmad, seeker of the world is base, that of the Hereafter glorious, and that of God a close friend.

O Ahmad, seeker of the world is low, that of the Hereafter wealthy, and that of God high-ranking.

O Ahmad, seeker of the world is one reviled, that of the Hereafter exalted, and that of God great.

O Ahmad, the ascetic forsakes the world for the Hereafter and the gnostic does so for God.

O Ahmad, the ascetic cleans his outside with water, and the gnostic purges his inside of carnal desires and Satan,

Marfat.com

2

O Ahmad, every prayer without devoutness is like the moon under eclipse from which light disappears.

O Ahmad. absorption of the heart in prayer is like light in the verses of the Qur'an.

O Ahmad, when Allah loves a bondsman, He inspires him to pray, and when He is wroth with someone. He plunges him in evil.

O Ahmad, God's Remembrance is sweetness for the tongue and felicity for the heart.

O Ahmad, Remembrance is a furnace for the heart and prover of friendship.

O Ahmad, *Dhikr* (Remembrance) consists of three letters, first *Dh*. second *K* and third *R*. *Dh*. means sagacity, *k* signifies intelligence, and *r* intensity of feeling. Therefore (anyone) who remembers God, his heart is purified, the (carnal) self is broken, and he becomes softly sensitive highly feeling.

O Ahmad. if you keep remembering yourself, you will forget God.

O Ahmad, one who is unmindful of remembrance, surely he makes good taboo for himself.

O Ahmad, make worship incumbent upon yourself ; one who is enabled to remember God, is granted the best of dignities.

O Ahmad, felicity is for one who stands up somewhere in the morning and devotes himself to prayer, reciting the Qur'an and seeking forgiveness.

O Ahmad, many nears are far and many fars are near.

O Ahmad, remembrance is of two kinds : one of men and the other of God. The remembrance of men is to repent and return to God ; and the remembrance of Allah means, He accepts one's repentance.

Marfat.com

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

Praise be to Allah, Lord of the Worlds. And good Hereafter for the righteous. Benedictions upon and salutations unto the Messenger of God, Muhammad (P.B.U.H.) and his Companions. After that, this is an auspicious booklet consisting of the inspired sayings of our master and exalted saint, Jamaluddin Hansvi (may God bless his soul.)

He said that repentance wipes out sin.

O Ahmad, you have good qualities and bad qualities. So preserve the good ones with worship and devotion and remove the bad ones with discipline and (spiritual) exercises.

O Ahmad, prayer is the collection of devotional acts and a treasure of worship,

O Ahmad, the prayer is like the body and absorption (in God) like the spirit ; all those prayers in which there is no absorption are like body without soul.

O Ahmad, prayer is the best of all devotional acts and the key to felicities. Therefore no one maintains it except a believer who has staunch faith and is a devout Muslim.

O Ahmad the best of noble deeds is that a bondsman is graced with the felicity and inspiration to offer prayer.

O Ahmad, make your heart absorbed in prayer so that you may acquire the felicity of supplication.

O Ahmad, rapt ness in prayer is light ; for prayer is like the eye whose light is Absorption.

O Ahmad, prayer with devoutness is like Moses (peace be on him) on Sinai.

O Ahmad, prayer without devotion and mental concentration is like food without salt and oil.

Marfat.com

Marfat.com

Inspired Sayings

of

Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad Hansvi

Translated into English by

Sardar Ali Ahmed Khan,

Assistant Secretary General,

Motamar Al-Alam el Islami, Pakistan.

Marfat.com

the various Chishti organisations for the pro. agation of Islam should work in an organised manner and those above should have an eye on those under them. Qutb Jamal-ud-Din's piety and saintliness drew large number of people to him and he did all he could to help console and guide them.

Here are some of the sayings ascribed to him: The recital of God's name is the food of the soul. and His praise the wine of the soul.

An autocratic ruler and an ignorant priest are the enemies of the country and religion.

A wise man deprecates two persons ; the talented person who makes no use of his talents, and the ignorant hermit who is eager for perfection.

Hadrat Jamal-ud-Din Hansvi's motto like all other Chishti saints was "To speak less. eat less, sleep less, and to avoid the company of the well-placed". He died at Hansi (Haryana-India) on 12th of Shaban 659 A.H , at the age of 76 years. He left behind *Mulhimat*, translated version accompanying, his Persian *Diwan* in two volumes. *Pandnama Farsi and Umdatul Waizeen.* He lies buried in a mausoleum at Hansi. In the wake of partition of the Punjab in August 1947, Hansi witnessed a great massacre unparallel-ed in the annals of barbarity. The precincts of the Mazar of Hadrat Jamal-ud-din presented awein spiring spectacle of second Karbala. With the exodus of entire Muslim population from Hansi, the Mazar remained neglec-ted for sometime It was in the year 1961 that Shah Waliur Rehman Jamali (d. 1961) restarted observance of Hadrat Qutb Jamal's urs at the Dargah Sharif in Hansi, which is continuing. Thousands of devotees from all over the subcontinent gather together annually to pay their devout homage there.

Marfat.com

Hadrat Qutb Jamal-ud-Din Ahmad Hansvi

(Sardar Ali Ahmed Khan)

Sheikh Jamal-ud-Din Ahmad was a direct descendant of Hadrat Imam Abu Hanifa, the renowned jurist of Islam. He was born at Ghazni (Afghanistan) in the year 583 A.H, He was five years old when his family came to Hansi. He became a disciple of Hadrat Baba Fariduddin Shakar Ganj of Pakpattan at the age of 50. He learnt deeply and served devotedly. It is said that once Sheikh Bahauddin Zakarya of Multan came to Baba Farid and stayed with him for some time. On his return, he wrote to Baba Sahib "Give me your disciple Jamal and have all mine and courtesy demands that request be not turned down." Baba Farid is reported to have replied : "Exchange is permissible in goods material. But Jamal (which means beauty) is not exchangeable." Baba Farid liked Sheikh Jamaluddin so much that he went to Hansi to stay with Sheikh Jamaluddin for 12 years. He nominated the latter as his Khalifa. He trusted him so much that whenever Baba Farid would give the letter of Khilafat to anyone, he would direct him to have it countersigned by Sheikh Jamal-ud-Din of Hansi. Hadrat Jamal-ud-Din passed away during Baba Fariduddin's life time. A lady took a minor son of Qutb Jamal to Baba Sahib. He treated him most kindly and appointed him a khalifa. She said to Baba Sahib in Hindi : Khawaja Bahauddin is a child. To which Baba Sahib said : The moon too begins as a crescent and gradually becomes full moon. Directed by Baba Farid, Sahibzada Bahauddin often waited upon Sheikh Nizam-ud-Din Auliya of Delhi. He had such a deep faith in him that he never took anyone as his disciple during the latter's lifetime Sheikh Qutb-ud-Din Munawwar who was the special Khalifa of Hadrat Nizam-ud-Din Auliya was Hadrat Baha-ud-Din's son. Qutb Jamal-ud-din Hansvi was Baba Farid-ud-Din's right-hand man in his far-flung programme for the propagation of Islam. It has been remarked above that Baba Farid would have his appointees as khalifa get the appointment countersigned by Qutb Jamal-ud-Din Hansvi. This was not merely out of regard for him, its real object was that

Marfat.com

but many of them look beautifully harmonised. Islamic Tasawwuf is an aristocracy of self-sacrifice, an elitism of the mind and the spirit, an exclusiveness of the humble.

"So high did He raise the dust
that on coming to itself,
it become the passionate desire to see.
Of this passion He Himself became the object.
O How passing strange it was."

S.A.A K.

Marfat.com

CHIAROSCURO

The concept of recompense in future life for the trials of the present one, is very old one. All the great religions over the globe stand for it. There is nothing repulsive about religion. The consolations of religion have, through the ages, kept social discontent and defiance very largely at bay. The Creator of the universe and a Dispenser of its existence is a mystically comprehensible and attainable entity beyond cognition———the ultimate, unfathomable, super-matter reality behind the appearance of things.

> "Intoxicated with His beauty He is driven to manifest Himself,
>
> As regards my eyes, they are afflicted with the malady of hiding Him from me."
>
> (Iqbal)

Islam is not devoid of spiritualism. Blessings of the Almighty descend to earth and cause His saints to go to rescue of humanity. Aulia (saints) solely rely on God and take total refuge in Him. Associating oneself with these pious men, listening to or reading their exposition of the holy scriptures, praising Allah's glory, realising the purely vanishing nature of worldly pleasures, offering prayers and resorting to spiritual exercises as enjoined upon by the Quraan and sunnah of our Holy Prophet make us true Muslims and Momins.

Since God is the embodiment of love, He can be experienced only through divine love. The only qualification needed for God—experience is intense longing and selfless love for Him. The way of Sufis or saints is neither dogmatic nor static It is virile. It represents inquiries, quests and Kashf (revelations) of super—intellectuals endowed with intuition of the highest order. The path of Saluk was illumined by the insights of very many seers and thinkers with active blessings of our Holy Prophet's great Soul. Work of many centuries, it embraces many strains and beliefs, some of them seem discordant (to the beginners)

Marfat.com

Hadrat Qutab Jamal Hansvi always gave to himself and his disciples a high standard in piety, humility, friendliness and devotion to the cause of Islam. He followed the sunnah of our Holy Prophet even in small details of life and work. Mulhemaat is a masterly book from the pen of Qutab Jamal Hansvi and is a deification of reality. Its study ennobles the heart, unveils the true meanings of Tasawwuf so that one discovers the secret rays of the metaphysical untranslatable truths.

Sardar Ali Ahmed Khan

Alfateh, 8 - Garden Town,
Lahore.

2-1-1984

Marfat.com

PREFACE

The amazing technological advancement in modern times has provided man with all the material comforts, yet even the prosperous feel that there is a vacuum in heart and desire to enjoy peace of mind which eludes and in the heart of hearts suffers from inexplicable grief, and it is here that faith steps in to ensure unalloyed bliss, through prayers, meditation, reading or reciting of the Revealed Word of God. Spiritual progress is attainable through religion alone which strengthens the sagging morale of the soul and leads it to the kingdom of God. What spring is to trees, inspiration is to the human race. The *sufi* thought has contributed a great deal to our peace of mind in all ages, conveying the transcendental truth and opening up beautiful vistas of divine vision, suggesting the infinite and inexpressible, and attuning the soul to heavenly harmonies, thereby preparing it for the highest mystical experience. To the wise, the purpose of man's existence on the earth is to know who he is, what is his link with his Creator and attainment of beautitude.

Hadrat Qutbuddin Ahmad Jamal of Hansi subscribed to the Chistia Order which aims at grasping the ultimate reality of things and to enjoy the blessedness of actual communion with the Highest. The thought which is most intensely present with the Chishtia saints is that of a supreme, all-pervading and in-dwelling power in whom all things are one ;

> "Calling on my Beloved incessantly, I have become one with Him :
>
> (So) call me by His name, O friends, call me not by mine"

The goal of mysticism is a simple and sublime longing (on a sufi's part) to lose one with all one's worldly weaknesses and imperfections in a perfect entity to become moer perfect. It is the quality of saintly men both to serve as an example for the age in which they live and to transcend its limitations by the force of their personality.

Marfat.com

Marfat.com

A Prayer

"Lord make me an instrument of Thy peace.

Where there is hatred let there be love.

Where there is injury, pardon.

Where there is doubt, faith.

Where there is despair, hope.

Where there is darkness, light.

Where there is sadness, joy.

O Divine Master, grant that 'I may not so much seek as to give, not so much to be consoled as to console ; to be understood, as to understand ; to be loved, as to love ; for it is in giving that we receive, it is in pardoning that we are pardoned, and it is in dying that we are born to Eternal life."

Marfat.com

Marfat.com

It is in Persian and two volumes. He got photo copies and handed me one set. I wish *Diwan* can also be published one day with translations in Urdu and English for a larger reading public.

I conclude with apology for mistakes of man—including my own. God is forgiving. Let his creature do the same.

ABDUL SHAKURUL SALAM

64-D Model Town Lahore.

Dated, 24-1-1985.

Acknowledgement

The Publishers wish to express thanks to Alhaj Seth Abdul Qadir Usman, Haji Taj Din and Alhaj Mian Saeed Wamiq for their valuable monetary help. Thanks are also due to Mr. Mohammad Sabir, Master Muhammad Safdar and Syed Ziauddin Ahmed Gilani for printing and proof reading, but for whose labours the book could not see light of the day.

Marfat.com

Persian and Urdu translations in Delhi by one of the descendents of Qutab Jamaluddin of Hansi namely Pir Rafiuddin in 1889. I got it printed from Talimi Printing Press, outside Akbari Gate, Lahore sometime in April/May, 1961. All the copies were passed on to persons interested. I was left with a couple or so. I thought many times to get it re-printed. But probably time was not ripe or I was not deemed fit to get the honour. By chance I was introduced to Sardar Ali Ahmad Khan. The latter met me few times and I found him a very learned gentleman, master of quite a few languages and interested in mystic thought of Muslim missionaries who had spent their lives in living and preaching Islam. Man learns mostly by immitation and hearing. Intellect comes later. That is why the impact of Muslim holy men who lived life of Islam, spoke and wrote its precepts—with clear understanding that God created all men and directed the Arch-Angel to prostrate before man to prove that man is His best creation and that it is everybody's business to treat all people with respect and sympathy, lived amongst them, learnt their language to communicate daily and be part of them, that these holy men could leave imprint of Islam on millions upon millions' people's hearts. Hav'nt I digressed a little ! I was talking about Sardar Ali Ahmad Khan. When I found him as I said before, I mentioned about *mulhaimat* and my desire for its reprint. He at once said that he would undertake the job, if I could give him the book. He also remarked that he could translate it into English so that English readers could benefit as well. Of course, I agreed at once.

He has translated it. He has contributed articles from known sources and also from *Tazkarai Hansi* by the City Qazi, Syed Sharif Hussain published by Gulshan Ibrahimi Arueen, Lucknow in June, 1915 He has included very learned treatise full of references of Prof. Muhammad Masud Ahmad of Hyderabad, Sind published in the Magazine 'Burhan' Delhi in November and December, 1960 issues, on the life and poetry of Qutab Jamaluddin. Also a pedigree-table published by Pir Rafiuddin aforesaid and reprinted by Pirzada Muhammad Hanif Jamali Hansvi and brought it uptodate. He searched the *Diwan* of Qutab Jamaluddin Ahmad from Diyal Singh College Liberary, Lahore.

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

JUDGE

Lahore High Court
Lahore.

FOREWORD

Strange are the ways of God. No body can get created of his volition nor does he positively know what will happen to him after the allotted span. Interregnum is determined by the place race and time of the birth. But some may be overlifted to create their own life and affect others in innumerable ways.

Inquisitiveness seems to be ingrained in man. Philosophers fathom the inscrutable by reason for peace and harmony. Men of religion by faith and intuition. Such are called Soofis in Islam and mystics in other faiths or systems.

The book in your hand is a composition of the utterances, in Arabic of Qutab Jamal-ud-din Ahmad Hansvi in alterative form. It is called *mulhaimat*. Its publication now has come about in a strange manner. When I joined the Bar at Lahore, late Raja Hassan Akhtar (may his soul rest in peace) who had once been a Punjab Civil Service Officer posted at Hissar district of Hansi. saw me one day and said : I hear you are from the family of Qutab Jamal of Hansi. I have a book of his *mulhaimat* and probably also his *Diwan*. I at once said : if you could kindly lend me the copy of *mulhaimat*, I will get it printed and return the original. Though you don't know me personally but you may kindly trust me. He was kind and good old gentleman. He gave me the book. It was got printed with

Marfat.com

Marfat.com

FOREWORD ... ... Mr. Justice Pirzada Abdul Shakurul Salam,

A PRAYER

PREFACE ... ... Sardar Ali Ahmed Khan,

CHIAROSCURO ... ... S.A.A.K.

Hadrat Qutub Jamaluddin Ahmad of Hansi, ... Sardar Ali Ahmed Khan.

Inspired sayings of Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad.

Marfat.com

Marfat.com

ERRATA

In Foreword :

At Page 11 line 2 Read descendants instead of descendents
,, line 13 Read imitation for immitation
,, last line Read liberary for library

—:o:—

In Preface :

At Page i. line 34 Read more for moer
At Page ii. line 6 Read became for become

—:o:—

At Page 10 line 13 Read Bu'kh for Bulkh
At Page 12 line 18 Read had for bad
At Page 13 line 19 Read ardent for ardant
At Page 14 line 18 Read then for than
At Page 16 line 20 Read woos for woes
At Page 26 line 27 Read behoves for behaves
At Page 28 line 16 Read condonation for connonation

—:o:—

حصہ اردو صفحہ نمبر ۲۸ سطر نمبر ۱۰
حضرۃ کی بجائے حضرۃ پڑھیں

Marfat.com

Marfat.com

INSPIRED SAYINGS

OF

Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad of Hansi

Translated into English

BY

SARDAR ALI AHMED KHAN

Marfat.com